

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

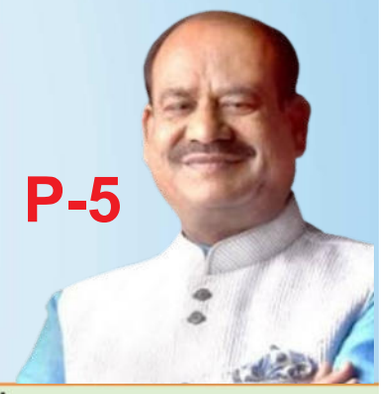

P-5

Tuesday 24 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 435 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | منگل، ۱۳/جمادی الثانی1448

شیئر مارکیٹ کریش: ایک ہی جھٹکے میں

سرمایہ کاروں کے 5 لاکھ کروڑ روپئے ڈوب گئے



ممبئی۔(ایجنسی) ہفتہ کا پہلا کاروباری دن شیئر بازار کے سرمایہ کاروں کے لیے 'بلیک منڈے' ثابت ہو رہا ہے۔ زبردست تیزی کے ساتھ اوپننگ کرنے کے بعد اچانک مارکیٹ کریش ہوگئی۔ سینسیکس-نفٹی میں ایسی گراوٹ آئی کے بازار میں کہرام مچ گیا۔ بامبے اسٹاک ایکسچینج کا 30 شیئرز والا بی ایس ای سینسیکس شروعاتی کاروبار میں 700 پوائنٹس اچھلنے کے بعد دوپہر تقریباً 1 بجے دن کی بلند ترین سطح 1800 اور نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی تقریباً 500 پوائنٹس سے زیادہ ٹوٹ گیا۔ بازار میں آئے بھونچال کے باعث ایک ہی جھٹکے میں سرمایہ کاروں کے 5 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ڈوب گئے۔

شیئر بازار کے آغاز پر نظر ڈالیں تو 30 شیئرز والا بی ایس ای سینسیکس اپنے گزشتہ بند 83919 کے مقابلے میں زبردست چھلانگ لگاتے ہوئے 84421 پر کھلا و پھر شروعاتی چند منٹوں میں یہ 743 پوائنٹس کے زبردست اضافے کے ساتھ 84662 کی سطح پر جا پہنچا تھا۔ لیکن اس کے بعد مارکیٹ میں گراوٹ کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ کاروبار آگے بڑھنے کے ساتھ مزید تیز ہوتا چلا گیا۔ خبر لکھے جانے تک سینسیکس دن کی بلند ترین سطح سے 1800 پوائنٹس گر کر 82862 پر آ گیا تھا۔ بی ایس ای نفٹی میں بھی زبردست گراوٹ دیکھنے کو ملی۔ 50 شیئرز پر مشتمل اس انڈیکس نے پیر کو گزشتہ کاروباری سیشن کے 25800 کی سطح کے مقابلے تیزی کے ساتھ 25929 پر کاروبار کا آغاز کیا اور اگلے ہی لمحے 25992 کی سطح پر پہنچ گیا۔ لیکن سینسیکس کی طرح یہ بھی تیزی سے لڑھک گیا اور خبر لکھے جانے تک دن کی بلند ترین سطح سے 525 پوائنٹس گر کر 25467 کی سطح پر کاروبار کر رہا تھا۔ اسٹاک مارکیٹ میں گراوٹ کے باعث سرمایہ کاروں کو ہونے والا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کا اندازہ بامبے اسٹاک ایچ پر لسٹڈ کمپنیوں کے کمبائنڈ مارکیٹ کیپٹلائزیشن (بی ایس ای ایم کیپ) کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ دراصل گزشتہ ہفتہ کے آخری کاروباری دن جمعہ کو بی ایس ای مارکیٹ کیپ تقریباً 515 لاکھ کروڑ روپے ریکارڈ کیا گیا تھا، جو پیر کو دوپہر 1 بجے 510 لاکھ کروڑ روپے رہ گیا۔ یعنی سرمایہ کاروں کے تقریباً 5 لاکھ کروڑ روپے ڈوب گئے۔

ہندوستان اور نیپال کے درمیان 8 معاہدوں پر دستخط، تعاون بڑھانے پر اتفاق



نئی دہلی:(ایجنسی) نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے دورۂ ہندوستان کے دوران دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے 8 مفاہمت ناموں (ایم او یوز) پر دستخط کیے گئے۔ ان معاہدوں میں خلائی ٹیکنالوجی، سکیورٹی ٹریننگ، سرکاری ملازمین کی صلاحیتوں میں اضافے، صحت، روایتی طب، پائیدار شہری ترقی اور زراعت سمیت کئی اہم شعبوں کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ معاہدے وزیر اعظم نریندر مودی اور نیپال کے وزیر اعظم بالین شاہ کے درمیان نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں ہونے والی دوطرفہ بات چیت کے بعد طے پائے۔ دونوں ممالک نے باہمی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے اور مختلف شعبوں میں اشتراک بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا۔ خلائی ٹیکنالوجی اور مواصلات کے شعبے میں تعاون کے لیے ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارے (اسرو) اور نیپال کی وزارت اطلاعات و مواصلات کے درمیان ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ اس معاہدے کا مقصد جنوبی ایشیا سیٹلائٹ کے استعمال کے لیے سیٹلائٹ کمیونی کیشن نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔ اس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان مواصلاتی سہولتوں کو بہتر بنانے اور خلائی ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے کے امکانات بڑھیں گے۔ پولیس اور فارنسک سائنس کے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بھی دو معاہدے کیے گئے۔ پہلا معاہدہ گجرات کے گاندھی نگر میں واقع نیشنل فارنسک سائنسز یونیورسٹی (این ایف ایس یو) اور نیپال پولیس کے کرائم انویسٹی گیشن ڈپارٹمنٹ کے درمیان ہوا۔ اس کے تحت تعلیمی سرگرمیوں، تحقیق اور متعلقہ شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔

یو پی اسمبلی انتخابات 2027: سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان اتحاد جلد طے پانے کا امکان

نئی دہلی، 23 نومبر: (ایجنسی) اتر پردیش اسمبلی انتخابات 2027 کے پیش نظر سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس نے انتخابی اتحاد اور نشستوں کی تقسیم کو حتمی شکل دینے کے لیے پیر کے روز نئی دہلی میں اہم مذاکرات کیے۔ دونوں جماعتوں کے قائدین نے بات چیت کو مثبت قرار دیتے ہوئے آئندہ 2 سے 4 دن میں نشستوں کی تقسیم کا فارمولہ طے ہوجانے کی امید ظاہر کی ہے۔ یہ ملاقات کانگریس کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ پرمود تیواری کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جہاں کانگریس قائدین نے سماج وادی پارٹی کے نمائندوں کے حوالے ان نشستوں کی فہرست کی جن پر وہ اپنے امیدوار میدان میں اتارنا چاہتی ہے۔ ایس پی قائدین اس فہرست کا جائزہ لینے کے بعد آئندہ چند دنوں میں اپنا جواب دیں گے۔ سماج وادی پارٹی کی جانب سے مذاکراتی کمیٹی کی قیادت سینئر لیڈر رام گوپال یادو کر رہے ہیں، جبکہ کمیٹی میں ریاستی صدر شیام لال پال، لوک سبھا ارکان پارلیمنٹ راجیو رائے اور اقرا چودھری بھی شامل ہیں۔ مذاکرات کا پہلا دور محض 15 سے 20 منٹ جاری رہا۔ ملاقات کے بعد رام گوپال یادو نے کہا کہ بات چیت مثبت رہی ہے اور مذاکرات کا دوسرا دور منگل کے روز منعقد ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ 2 سے 3 دن میں اتحاد کو حتمی شکل دے دی جائے گی۔ کانگریس کے اتر پردیش انچارج راجندر پال گوتم نے بھی مذاکرات کو کامیاب قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں جماعتیں صحیح سمت میں آگے بڑھ رہی ہیں اور معاہدہ بہت جلد طے پا جائے گا۔ ان کے مطابق اتحاد کا معاملہ تقریباً طے ہو چکا ہے۔ تاہم دونوں جماعتوں نے فی الحال یہ واضح نہیں کیا ہے کہ نشستوں کی تقسیم کے تحت کس پارٹی کو کتنی نشستیں ملیں گی۔

4 تا 13 دسمبر بنگلورو فیسٹول منایا جائے گا: کرشنا بائرے گوڑا

شہر بھر میں 200 سے زائد ثقافتی پروگرام، 500 لوک فنکاروں پر مشتمل عظیم الشان جلوس، رسل مارکیٹ کے قریب بھی خصوصی پروگرام، 13 دسمبر کو مانک شاہ پریڈ گراؤنڈ میں اختتامی تقریب

بنگلورو، 23 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) شہر بنگلورو کی تاریخی تہذیب، ثقافت، روایات اور مشترکہ شناخت کو اجاگر کرنے کے مقصد سے گریٹر بنگلورو اتھارٹی کی جانب سے 4 سے 13 دسمبر تک 10 روزہ ''بنگلورو جترے'' کا انعقاد عمل میں لایا جائے گا۔ اس دوران شہر کے مختلف علاقوں میں 200 سے زائد ثقافتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ریاستی وزیر برائے بنگلورو ترقیات کرشنا بائرے گوڈا نے پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ اس تہوار کا مقصد پورے بنگلورو کو ایک بڑے گاؤں کی طرح متحد کرتے ہوئے شہریوں کو اپنی تہذیب اور ثقافتی ورثے کا جشن منانے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی شہر کی ترقی صرف سڑکوں اور بنیادی سہولتوں تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ ادب، فنون، ثقافت اور عوامی سرگرمیاں بھی اس کی ترقی کا اہم حصہ ہیں۔ یہ پروگرام وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کے تصور کے مطابق منعقد کیا جا رہا ہے۔ بنگلورو جترے کا افتتاح 4 دسمبر کو ایم جی روڈ اور بریگیڈ روڈ پر ایک عظیم الشان ثقافتی جلوس کے ساتھ ہوگا، جس میں کرناٹک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 500 لوک فنکار 20 گروپوں کی شکل میں شرکت کریں گے۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار شام 4 بجے جلوس کو روانہ کریں گے، جبکہ شام 6 بجے معروف فنکاروں کے ثقافتی مظاہرے پیش کیے جائیں گے۔ اس تہوار کی خاص بات یہ ہے کہ پروگرام کسی ایک مقام تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ شہر کی پانچ میونسپل کارپوریشنوں کے مختلف علاقوں میں منعقد ہوں گے۔ پارکوں، آڈیٹوریم، کالجوں، عجائب گھروں، شاپنگ مالز، آئی ٹی پارکس، میٹرو اسٹیشنوں اور دیگر عوامی مقامات کو ثقافتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ فورٹ ہائی اسکول کے میدان میں کیمپے گوڈا کے تصوراتی بنگلورو کی تاریخی عکاسی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ شہر کے قدیم پیٹھوں اور موجودہ دور کے گیگ ورکرز، ہوٹل ملازمین، خدمات فراہم کرنے والے کارکنوں اور دیگر پیشہ ور افراد کی خدمات کو بھی اجاگر کیا جائے گا۔ نوجوانوں کو شہر کے تاریخی مقامات سے واقف کرانے کے لیے آن لائن ''بنگلورو ٹریژر ہنٹ'' بھی منعقد کیا جائے گا۔ پروگرام کے دوران بنگلورو کی مختلف زبانوں اور برادریوں کی تہذیب و روایات کو بھی نمایاں کیا جائے گا۔ دیوانگا، تگلا اور مدیوالا برادریوں کے علاوہ تلگو، تمل اور دیگر زبانیں بولنے والی برادریوں کو اپنی ثقافت پیش کرنے کا موقع ملے گا۔ اس سلسلے میں شیواجی نگر کے رسل مارکیٹ کے قریب خصوصی پروگرام منعقد ہوگا۔ فریڈم پارک میں 5 اور 6 دسمبر کو ثقافتی پروگراموں کے ساتھ بچوں کا میلہ اور فوڈ فیسٹیول بھی منعقد کیا جائے گا۔ رام مندر گراؤنڈ، شانی گراؤنڈ اور آئی ٹی آئی گراؤنڈ سمیت شہر کے مختلف علاقوں میں موسیقی، رقص اور ادبی پروگرام پیش کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً 50 پارکوں میں ''اَن باکسنگ بنگلورو'' کے تحت مختصر ثقافتی مظاہرے ہوں گے۔ مانیتا اور پریسٹیج ٹیک پارک سمیت مختلف آئی ٹی پارکس اور شاپنگ مالز بھی اس جشن کا حصہ بنیں گے۔ بنگلورو کی معروف کتابی نمائش ''بنگلورو بک فیئر'' کو بھی دوبارہ شروع کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ نمائش 11، 12 اور 13 دسمبر کو منعقد کرنے کی تجویز ہے، جس کے مقام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ 10 روزہ جشن کی اختتامی تقریب 13 دسمبر کو مانک شاہ پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوگی، جہاں معروف کنڑ فنکار سنجیت ہیگڑے اور مشہور گلوکارہ سنیدھی چوہان اپنے فن کا مظاہرہ کریں گی۔ اس تقریب میں داخلہ مفت ہوگا، تاہم حفاظتی انتظامات کے پیش نظر پیشگی رجسٹریشن اور کیو آر کوڈ کے ذریعے داخلہ لازمی ہوگا۔ گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے مطابق اس تہوار پر تقریباً 20 کروڑ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ پروگراموں کے انعقاد میں سرکاری محکموں، تعلیمی اداروں، ثقافتی تنظیموں اور عوامی اداروں کا تعاون حاصل رہے گا۔ وزیر کرشنا بائرے گوڈا نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اس تہوار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اسے عوامی جشن بنائیں۔ پروگراموں کی مکمل تفصیلات سرکاری ویب سائٹ www.bengalurujatre.in پر دستیاب ہوں گی۔

ٹویوٹا کرناٹک میں گاڑیوں کی پیداوار 10 لاکھ تک بڑھانے کا خواہاں

سستی ہائبرڈ ٹیکسی متعارف کرانے کی تجویز، ریاستی حکومت کا سرمایہ کاری کے لیے مکمل تعاون کا یقین



بنگلورو، 23 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے جاپان میں ٹویوٹا موٹر کارپوریشن کے اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات کر کے کرناٹک میں کمپنی کی صنعتی سرگرمیوں اور سرمایہ کاری میں توسیع پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کمپنی کو حکومت کی جانب سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ ٹویوٹا مستقبل قریب میں اپنی پیداواری صلاحیت 10 لاکھ گاڑیوں تک بڑھانے پر غور کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کرناٹک میں سستی ہائبرڈ الیکٹرک ٹیکسی متعارف کرانے اور فلیکس فیول گاڑیوں کی تیاری کے امکانات پر بھی غور کرنے کی تجویز پیش کی۔ وزیر صنعت ایم بی پاٹل کے ہمراہ انہوں نے ٹویوٹا قیادت کو گلوبل انویسٹرز میٹ میں شرکت اور مزید سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ دونوں وزراء نے ٹویوٹا کے موٹو مچی پلانٹ کا دورہ بھی کیا اور جاپان میں تربیت حاصل کرنے والے کرناٹک کے 20 سے زائد آئی ٹی آئی نوجوانوں سے ملاقات کی۔

گودھرا ٹرین آتشزدگی معاملہ:

18 سال سے جیل میں قید عرفان کو ملی ضمانت

نئی دہلی، 23 نومبر: (ایجنسی) 2002 کے گودھرا ٹرین آتشزدگی معاملے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے عرفان سراج پڈو کو سپریم کورٹ نے طبی بنیاد پر ضمانت دے دی۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ نے یہ حکم جاری کیا۔ عرفان گزشتہ تقریباً 18 سال سے جیل میں قید ہے۔ سماعت کے دوران گجرات حکومت نے بھی اس کی طبی حالت کو تسلیم کیا۔ واضح رہے کہ 27 فروری 2002 کو سابرمتی ایکسپریس کے ایک ڈبے میں آگ لگنے سے 59 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس معاملے میں خصوصی عدالت نے 2011 میں 31 افراد کو قصوروار قرار دیا تھا، جن میں 11 کو سزائے موت اور 20 کو عمر قید سنائی گئی تھی۔ 2017 میں گجرات ہائی کورٹ نے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا تھا۔ دیگر قصورواروں کی اپیلیں سپریم کورٹ میں زیر التوا ہیں۔

مغربی بنگال کا نام ہوگا 'پشچم بنگا'

کولکتہ۔(ایجنسی) مغربی بنگال کی شناخت اب انگریزی میں 'ویسٹ بنگال' کے بجائے 'پشچم بنگا' کے طور پر درج کرانے کی تیاری ہے۔ وزیر اعلیٰ سووینڈو ادھیکاری کی حکومت نے ریاست کے نام کو تمام زبانوں میں ایک طرح لکھنے کی سمت میں قدم بڑھایا ہے۔ پیر (23 نومبر) کو نوان میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ کے بعد وزیر اعلیٰ نے اس کا اعلان کیا ہے۔ حکومت آئندہ اسمبلی اجلاس میں 9 دسمبر کو اس سلسلے میں ایک قرارداد لانے کی تیاری کر رہی ہے۔ اسمبلی اجلاس 4 دسمبر سے 14 دسمبر تک چلے گا۔ میٹنگ کے بعد سووینڈو ادھیکاری نے کہا کہ 'ویسٹ بنگال' کا نام بدل کر 'پشچم بنگ' کرنے کی قرارداد 9 دسمبر کو ایوان میں پیش کی جائے گی۔ ان کے مطابق اسمبلی سے قرارداد پاس ہونے کے بعد اسے منظوری کے لیے مرکزی حکومت کے پاس بھیجا جائے گا۔ واضح رہے کہ بنگال کی تاریخ میں 1905 کا سال انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت کے وائسرائے لارڈ کرزن نے 16 اکتوبر 1905 کو بنگال کی تقسیم کی تھی۔ اس کے تحت مشرقی بنگال اور آسام کو ملا کر الگ صوبہ بنایا گیا تھا۔

Gulshan گلشن
A COMPLETE FAMILY SHOP
حج Hajj
عمرہ UMRAH
حج کی فرضیت ہو یا عمرہ کی سعادت، مرد و خواتین عازمین کیلئے
احرام کے علاوہ سامان سفر کی تمام ضروریات دستیاب ہیں
برقعہ کاؤنٹر
بچوں کے ریڈی میڈ گارمنٹس کیلئے ایک مکمل فیملی شاپ
ہمارے یہاں ڈیزائنر برقعہ کے علاوہ جدہ، بحرین، دوبئی کے امپورٹیڈ برقعے
اسکارف، اسٹول اور پاکستانی چادریں اور شلوار قمیص وغیرہ مناسب دام پر دستیاب ہیں۔
آپ لڑکی والے ہوں یا لڑکے والے شادی بیاہ کی ضرورت کی ہر چیز مہیا کرنے والا شہر بنگلور کا واحد شوروم
FOR BRIDES & GROOMS
• مردانہ ملبوسات سوٹنگ، شرٹنگ
• شیروانی، کرتہ، پائجامہ
• پرنس سوٹ
• ریڈی میڈ سوٹس وغیرہ.....
EXCLUSIVE SHOWROOM
• Suiting Shirtings
• Sherwani, Kurta Pyjama
• Prince Suit
• Readymade Suit etc.
بنارسی سلک ساڑیاں
کشمیری کام کی
خوبصورت ساڑیاں
شلوار قمیص، گھاگرا چولی
لاچہ، شلوار، سوٹ وغیرہ
*BANARSI SILK SARYAN
*KASHMIRI KAAM KI
KHUBSOORAT SARYAN
SHALWAR QAMEEZ
GHAGRA CHOLI*
LACHA*SHALWAR
*SOOT WAGHAIRAH
KIDS WEAR & JUST BORN
بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات کے علاوہ نوزائیدہ بچے (Just Born) کیلئے بھی تمام ضروری چیزیں دستیاب ہیں
فیشن سنٹر گولڈ کورنگ کے شاندار زیورات
فیشن کارنر دولہا اور دلہن کیلئے تمام ساز و سامان
LINEN CLUB MADE FOR THE DIFFERENT | Raymond | Rene's Taylor | ARVIND FASHIONING POSSIBILITIES | Cut Pieces @ Discount 50%
ارونا چلم مدلیار روڈ، نزد اسلامی بیت المال شادی محل، شیواجی نگر، بنگلور-51
No. 93, ARUNACHALAM MUDALIAR ROAD, OPP. ISLAMI BAITULMAAL, SHIVAJINAGAR, BANGALORE-51
Ladies / Wedding Section : 7204089573/74 Men's Section : 7411016012
NOTE : WE HAVE NO OTHER BRANCHES ANYWHERE

RSK HERBAL
Estd. 1989
جوشاندہ راحت القلوب
یہ جوشاندہ دل کی رگوں میں جمے خون کو پگھلاتا ہے، خفقان، جول، وحشت، کولسٹرال اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن، دل اور گردوں کی سبھی بیماریوں سے چھٹکارا دلاتا اور وزن و بادی پن ختم کرتا ہے، بلند فشار خون کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔


Marketed By
RSK Herbal
248, 6th Cross, Gangondanahalli Main Road, Near Chandra Layout, Bangalore – 560039
RSK Herbal
Mfg at: Khasra No. 27M, Ramnagar (Sehrpur Khelmaw Road) Roorkee-247665, Dist Haridwar, U.K (India)
080-2318 0000 / 080-2339 7836 9343712908
amazon Flipkart meesho آن لائن آرڈر کر کے گھر بیٹھے منگوائیں
Timing
Morning 10:30am to 2:00pm & Evening 6:00pm to 9:00pm
(Friday Holiday)
حکماء حضرات اور ڈسٹی بیوٹر و ہول سیلر کیلئے خصوصی رعایت
کسی بھی بیماری کیلئے بالمشافہ مل سکتے ہیں یا آن لائن تشخیص کرا کر دوا منگوا سکتے ہیں

پولیسنگ پالیسیوں اور فیلڈ ٹریننگ کے ساتھ موثر پولیس افسران کو تیار کریں
ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار، آئی پی ایس

ٹرینی ڈی ایس پیز 24 ہفتوں تک ضلع کے مختلف پولیس محکموں میں عملی تربیت حاصل کریں گے

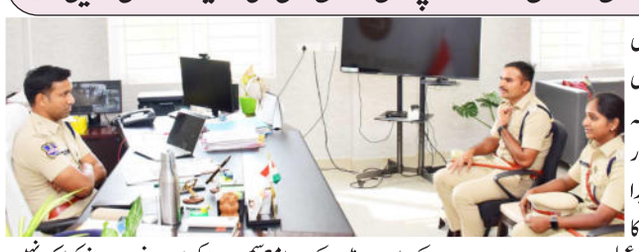

جگتیال: 22 نومبر (نومبر شیخ جمیل احمد) جگتیال ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار، آئی پی ایس نے کہا کہ محکمہ پولیس میں فرائض، ذمہ داریوں اور پولیسنگ کی پالیسیوں کی جامع سمجھ پیدا کرنے اور میدانی سطح پر درپیش چیلنجوں کا موثر طریقے سے مقابلہ کرنے کے لیے عملی تربیت بہت ضروری ہے۔ ٹرینی ڈی ایس پیز تیجسوینی اور نریندر، جنہیں جگتیال ضلع میں پولیس ٹریننگ کے حصے کے طور پر 24 ہفتوں کے لیے مختلف پولیس محکموں میں فیلڈ پریکٹیکل ٹریننگ کے لیے تفویض کیا گیا تھا، نے ٹریننگ کے لیے ضلع کو رپورٹ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ضلع پولیس ہیڈ کوارٹر میں ضلع ایس پی شری اشوک کمار، آئی پی ایس سے شائستگی کے ساتھ ملاقات کی اور پھولوں کا پودا پیش کیا۔ اس موقع پر ضلعی ایس پی نے ٹرینی ڈی ایس پیز کو ضلع میں مختص مختلف عملی تربیتی یونٹس، اپنے متعلقہ محکموں کے کام کاج، فرائض، ذمہ داریوں اور محکمہ پولیس کی جانب سے کی جانے والی مختلف سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ تربیت کے دورانیے کو موثر طریقے سے استعمال کریں اور محکمہ پولیس میں ہر شعبہ کے کام کاج کے بارے میں ایک جامع سمجھ پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں خاص طور پر تھانوں کا انتظام، سٹیشن ہاؤس آفیسر کے فرائض، مقدمات کا اندراج، فوجداری تفتیش، ملزمان کی شناخت، شواہد اکٹھا کرنا، عدالتی طریقہ کار، جرائم پر قابو پانے اور فیلڈ لیول پر امن وامان کی بحالی جیسے پہلوؤں کا مشاہدہ اور سیکھنا چاہیے۔ اسی طرح انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ ٹریفک مینجمنٹ، سیکورٹی ڈیوٹی، عوامی شکایات کی وصولی اور حل، خواتین اور بچوں کی حفاظت، سائبر کرائمز پر قابو پانے اور ٹیکنالوجی کے استعمال جیسے پہلوؤں پر خصوصی توجہ دیں۔ انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ 24 ہفتوں کے تربیتی دورانیے کے دوران پولیس کے مختلف محکموں کے افسران کے ساتھ مل کر فرائض کی براہ راست نگرانی کریں اور ہر پہلو کو دلچسپی سے سیکھیں اور مستقبل میں موثر پولیس آفیسر بنیں۔

نارائن پیٹ وارڈ نمبر 24 میں اندیرا فیملی لائف انشورنس اسکیم کا آغاز
مستحق خاندانوں کو 5 لاکھ کا مفت بیمہ تحفظ، کونسلر محمد تقی کی عوام سے استفادہ کی اپیل



نارائن پیٹ 23/نومبر (محمد ارشد فیصل) تلنگانہ حکومت کی جانب سے مستحق خاندانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے شروع کردہ ''اندیرا فیملی لائف انشورنس اسکیم'' کا آج نارائن پیٹ مستقر کے بلدی وارڈ نمبر 24 میں باضابطہ آغاز عمل میں آیا۔ اس موقع پر اسکیم سے متعلق عوام میں شعور بیدار کرنے اور اہل خاندانوں کے رجسٹریشن کے عمل کا بھی آغاز کیا گیا۔ اس موقع پر مجلس بلدیہ مینیجر محمد عظیم، جی پی او اشوک، رکن بلدیہ محمد تقی، آر پی غوثیہ سلطانہ کے علاوہ کثیر تعداد میں استفادہ کنندگان موجود تھے۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کے یومِ پیدائش کے موقع پر 19 نومبر کو ریاست بھر میں شروع کی گئی اس اسکیم کا بنیادی مقصد مستحق خاندانوں کو غیر متوقع حالات میں مالی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اسکیم کے تحت اہل خاندان کے بنیادی کفیل کی وفات کی صورت میں پانچ لاکھ روپے کا لائف انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ اس اسکیم کی خاص بات یہ ہے کہ مستفیدین کو کسی قسم کا پریمیم ادا نہیں کرنا ہوگا، بلکہ بیمہ کی مکمل رقم تلنگانہ حکومت برداشت کرے گی۔ اسکیم کے تحت 18 تا 59 سال عمر کے اہل افراد والے مستحق خاندانوں کو شامل کیا جائے گا۔ رجسٹریشن کے لیے اندیرا مکمیٹوں کے ذریعے گھر گھر پہنچ کر درخواستیں وصول کرنے کے علاوہ دیہی و شہری علاقوں میں خصوصی کیمپ بھی منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ای شرم پورٹل اور متعلقہ سرکاری دفاتر کے ذریعے بھی اندراج کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں نارائن پیٹ مستقر پر میونسپل آفس، قریبی گرام پنچایت، ایم پی ڈی او آفس یا مقامی اندرا کمیٹی کے ذمہ داران سے رجوع کرتے ہوئے اسکیم سے متعلق معلومات حاصل کرنے اور رجسٹریشن کا عمل مکمل کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر رکن بلدیہ محمد تقی نے کہا کہ وارڈ سمیت شہر کے تمام مستحق خاندانوں سے اپیل کی کہ وہ اس فلاحی اسکیم سے استفادہ کرنے کے لیے جلد از جلد اپنا اندراج کروائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام اس اسکیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کو بھی اس سے واقف کروائیں، تاکہ کوئی بھی مستحق خاندان معلومات کی کمی کے باعث حکومتی سہولت سے محروم نہ رہ جائے۔ تقریب میں اس بات پر زور دیا گیا کہ اندیرا فیملی لائف انشورنس اسکیم کے ذریعے مستحق خاندانوں کو مشکل حالات میں مالی سہارا فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے مؤثر نفاذ کے لیے عوامی تعاون اور زیادہ سے زیادہ رجسٹریشن ضروری ہے۔

اقلیتی نوجوانوں کیلئے مفت اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ، پلیسمنٹ پروگرام آن لائن درخواستیں مطلوب

کامارپڈی، 23 نومبر (سید کوثر علی) تلنگانہ مائناریٹیز اسٹڈی سرکل اینڈ کیریئر کاؤنسلنگ سینٹر، حیدرآباد، محکمہ اقلیتی بہبود، حکومت تلنگانہ کے زیر اہتمام اقلیتی نوجوانوں کے لیے مفت تربیت، روزگار اور پلیسمنٹ پروگرام کے تحت مختلف اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ کورسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام کے لیے تلنگانہ کے اہل اقلیتی امیدواروں سے آن لائن درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ اس میں مسلم، عیسائی، سکھ، جین، پارسی اور بدھ مت سے تعلق رکھنے والے اہل امیدوار درخواست دے سکتے ہیں۔ شروع کیے جانے والے تربیتی کورسز کی تفصیلات: ہر کورس میں صرف 60 نشستیں دستیاب ہیں۔

1. الیکٹرک وہیکل (EV) اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ۔
2. سائبر سکیورٹی (SOC اور DFIR) خصوصی طور پر لڑکیوں کیلئے۔
3. سائبر سکیورٹی (SOC اور DFIR) جنرل زمرہ۔
4. بنیادی کمپیوٹر، سافٹ اسکلز اور شخصیت سازی کی تربیت۔
5. بنیادی کمپیوٹر اور ڈیٹا اینالیٹکس۔
6. میڈیکل کوڈنگ اور بلنگ۔

آن لائن رجسٹریشن ابھی درخواست دیں! دلچسپی رکھنے والے اہل امیدوار درج ذیل سرکاری ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن رجسٹریشن کروائیں۔

ویب سائٹ: https://www.tgmscccc.com/

آن لائن رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 24-11-2026، چونکہ ہر کورس میں صرف 60 نشستیں مختص ہیں، اس لیے اہل ضلعی آفیسر محکمہ اقلیتی بہبود کامارپڈی نے اقلیتی نوجوانوں سے خواہش کی کہ وہ اس سنہری موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد اپنا آن لائن رجسٹریشن مکمل کریں۔ مزید تفصیلات اور رابطے کے لیے پتہ: تلنگانہ مائناریٹیز اسٹڈی سرکل، اندرا پریہ درشنی ڈگری کالج کیمپس MAM ، کیمپس، انٹرمیڈیٹ بورڈ کے پیچھے، سری بالاجی انکلیو، گوشہ محل، نامپلی، حیدرآباد 500001 – فون نمبر 040-23236112

موبائل نمبر: 9059050062

ای میل: directormsccctelangana@gmail.com

رابطے کا وقت: تمام دفتری ایام میں صبح 10:30 بجے سے شام 5:00 بجے تک۔ ضلع افسر برائے محکمہ اقلیتی بہبود، کامارپڈی۔

بی جے پی قومی صدر نتن نوین، مرکزی وزیر بندی سنجے کمار کا کانگریس پر سخت حملہ
ووٹوں چوری، ایس آئی آر اور راہول گاندھی کے بیانات پر تنقید، ریونت ریڈی حکومت کو بھی بنایا نشانہ 2029 میں دوبارہ مودی حکومت بننے کا دعویٰ



کریم نگر: 23 نومبر (نثار احمد پروانہ) بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین اور مرکزی وزیر مملکت برائے امورِ داخلہ و کریم نگر کے رکن پارلیمنٹ بندی سنجے کمار نے کریم نگر میں منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس اور انڈیا اتحاد کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس موقع پر رہنماؤں نے ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی (SIR)، مبینہ ووٹوں کی چوری، راہول گاندھی کے بیانات اور تلنگانہ کی کانگریس حکومت کی کارکردگی پر سوالات اٹھائے۔ اپنے خطاب میں بندی سنجے کمار نے دعویٰ کیا کہ ملک میں تقریباً تین کروڑ ووٹروں کے نام اور ان کی شناخت سے متعلق مسائل موجود ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ووٹر 2003 کی انتخابی فہرست میں اپنے نام یا رہائش کی تفصیلات فراہم نہیں کر پاتے تو ایسے معاملات کی جانچ کس طرح ہونی چاہیے؟ انہوں نے تلنگانہ میں بھی لاکھوں ووٹوں کی منتقلی کا دعویٰ کرتے ہوئے سوال کیا کہ کیا ایک ہی ووٹر کو دو مختلف مقامات پر ووٹ ڈالنے کا حق دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے راہول گاندھی اور کانگریس پر الزام عائد کیا کہ وہ انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی کے معاملے پر غیر ضروری اعتراضات کر رہے ہیں۔ بندی سنجے کمار نے کہا کہ ووٹ ڈالنے کا حق صرف قانونی طور پر اہل ہندوستانی شہریوں کو حاصل ہونا چاہیے اور انتخابی فہرستوں میں شفافیت برقرار رکھنے کے لیے ضروری جانچ ہونی چاہیے۔ انہوں نے کریم نگر کے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے عوام کو انتخابی عمل میں دلچسپی لینی چاہیے۔ انہوں نے کانگریس اور راہول گاندھی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ کانگریس کے دورِ حکومت میں آئینی اداروں اور جمہوری نظام کے حوالے سے کئی سوالات اٹھے تھے، لیکن آج یہی جماعت جمہوریت اور آئین کی دہائی دے رہی ہے۔ انہوں نے راہول گاندھی کے بیرونِ ملک بیانات پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ ملک کی معیشت اور ترقی کے بارے میں غیر ملکی پلیٹ فارم پر منفی بیانات دینا مناسب نہیں ہے۔ ریونت ریڈی حکومت پر بھی شدید تنقید بندی سنجے کمار نے تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی کو بھی نشانہ بناتے ہوئے الزام عائد کیا کہ کانگریس حکومت ریاست کی ترقی کے بجائے پارٹی کی مرکزی قیادت کو خوش کرنے میں مصروف ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی 83 سے زائد مرتبہ دہلی کا دورہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کے عوام نے کانگریس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے اقتدار سونپا تھا، لیکن کسانوں اور خواتین سے کیے گئے انتخابی وعدوں کی تکمیل کے حوالے سے حکومت کو جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس حکومت عوامی مسائل کے بجائے اپنے سیاسی مفادات کو ترجیح دے رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے عوام نے سابقہ حکومت سے تبدیلی کی امید رکھی تھی، لیکن اب موجودہ حکومت کی کارکردگی پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ ان کے مطابق تلنگانہ میں بدعنوانی اور عوام سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل اہم عوامی مسائل بن چکے ہیں۔ مودی حکومت کی ترقیاتی اسکیموں کا ذکر اپنے خطاب میں بندی سنجے کمار نے 2004 سے 2014 تک کے کانگریس دورِ حکومت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس عرصے میں ملک کو مختلف مسائل کا سامنا رہا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی معیشت، بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی منصوبوں میں پیش رفت کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں کے ذریعے غریب عوام تک سرکاری امداد پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور بی جے پی حکومت عوامی فلاح و بہبود کے لیے کام کر رہی ہے۔ 2029 میں بھی مودی کے وزیر اعظم بننے کا دعویٰ خطاب کے اختتام پر بندی سنجے کمار نے کریم نگر کے نوجوانوں اور عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ بی جے پی ملک کی ترقی اور جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے 2029 کے لوک سبھا انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ نریندر مودی دوبارہ ملک کے وزیر اعظم بنیں گے اور لال قلعہ سے قوم سے خطاب کریں گے۔ بی جے پی قومی صدر نتن نوین اور مرکزی وزیر بندی سنجے کمار کی شرکت سے منعقدہ اس جلسے میں کانگریس کی مرکزی قیادت اور تلنگانہ حکومت کے خلاف متعدد سیاسی الزامات عائد کیے گئے۔ تاہم ووٹر لسٹوں میں تین کروڑ ناموں، تلنگانہ میں لاکھوں ووٹوں کی منتقلی اور چیف منسٹر کے دہلی دوروں سے متعلق دعووں کی آزادانہ تصدیق ضروری

اہل امیدواروں کو معذوروں کیلئے بیک لاگ ملازمت کی جایدادوں کو پُر کرنے کیلئے درخواست مطلوب: ڈسٹرکٹ کلکٹر کویا سری ہرشا

پداپلی: 23 نومبر (امتیاز علی نصرت) ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے پیر کے روز ایک بیان میں کہا کہ پداپلی ضلع کے مختلف سرکاری محکموں میں معذوروں کے لیے مختص 19 بیک لاگ ملازمت کی جایدادوں کو پُر کرنے کے لیے اہل معذور امیدواروں سے درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ملازمتوں کی جایدادیں آفس کے ماتحت 08، واچ مین کی 02، باورچی کی 02، ایکسویٹر کی 01، پبلک ہیلتھ ورکر کی 04، سوپیر کی 01 اور فیلو کی 1 0 جایدادیں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نان گروپ IV ملازمت کی جایدادیں ہیں۔ یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ آفس کے ماتحت عہدوں کے لیے امیدواروں کا ساتویں جماعت پاس ہونا چاہیے اور واچ مین کی جایدادوں کے لیے امیدواروں کا پانچویں جماعت پاس ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ باورچی، ایکسویٹر، پبلک ہیلتھ ورکر، سوپیر اور دیگر جایدادوں کے لیے پڑھنا لکھنا معلوم ہونا چاہیے۔ کلکٹر نے کہا کہ انتخاب کا عمل متعلقہ ملازمتوں کے لیے مقرر کردہ تعلیمی قابلیت میں حاصل کردہ نمبروں، امیدواروں کی معذوری کی فیصد اور عمر کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان ملازمتوں سے متعلق مکمل تفصیلات، اہلیت، قواعد وضوابط اور درخواست فارم پداپلی ضلع کی سرکاری ویب سائٹ http://peddapalli.telangana.gov.in پر دستیاب کرائے گئے ہیں۔ اہل دیویانگ امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ 10 دسمبر 2026 کو شام 5 بجے تک اپنی درخواستیں جمع کرائیں۔ ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے اعلان میں کہا کہ اہل دیویانگ امیدواروں کو ملازمت کے ان مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور مزید تفصیلات کے لیے وہ ان سے فون نمبر 9440852495 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

درخواستوں کو جلد حل کیا جائے: ڈسٹرکٹ کلکٹر کویا سری ہرشا
جنہوں نے پرجاوانی پروگرام میں حصہ لیا، عوام سے درخواستیں وصول کیں

پداپلی: 23 نومبر (امتیاز علی نصرت) ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے متعلقہ حکام کو درخواستوں کو جلد حل کرنے پر جاوانی درخواستوں کو اولین ترجیح دینے اور انہیں زیر التواء رکھے بغیر حل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پیر کو ضلع کلکٹر کویا سری ہرشا نے ایڈیشنل کلکٹر بی سری رامولا کے ساتھ کلکٹریٹ میٹنگ ہال میں منعقدہ پرجاوانی پروگرام میں عوام سے درخواستیں وصول کیں۔ پداپلی منڈل کے پدابونکورو گاؤں کے لنگا پانے 22 مئی کو مضافاتی گاؤں کے سروے نمبر 93,92 میں سروے کے لیے درخواست دی، لیکن ابھی تک سروے نہیں ہوا ہے۔ جب اس نے درخواست دی تو اس نے اپنی زمین کا سروے کرنے اور حدود قائم کرنے کی درخواست کی، اور کلکٹر نے تحصیلدار کو خط لکھا اور فوری طور پر سروے کرانے کا حکم دیا۔ گودا وری کھنی کے بی رجیتا نے حکومت کی طرف سے اسے الاٹ کیے گئے مکان کے پلاٹ کے لیے درخواست دی اور درخواست کی کہ اسے اندرا ماہاؤسنگ اسکیم کے تحت ایک مکان دیا جائے، اور کلکٹر نے پی ڈی ہاؤسنگ کو خط لکھا اور اس کی جانچ کرنے اور کارروائی کرنے کو کہا۔ اودیلا منڈل کے پوتکا پلی گاؤں کے رامچندر ریڈی نے پنشن کے لیے درخواست دیتے ہوئے کہا کہ وہ گزشتہ چار سالوں سے بودا کالونامی بیماری میں مبتلا ہیں۔ کلکٹر نے ڈی آر ڈی او کو خط لکھ کر اس کی جانچ کرنے اور کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ کمان پور منڈل کے پنچکل پیٹ گاؤں کے پی بھوانی نے کہا کہ اس نے غریب خاندانوں کو حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی 200 یونٹ مفت بجلی کی اسکیم کے لیے درخواست دی تھی، لیکن اسے ابھی تک اس اسکیم کا فائدہ نہیں ملا ہے۔ اس نے گروہا جیوتی اسکیم کے نفاذ کے لیے درخواست دی، جو اس کے خاندان کو 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کرتی ہے۔ کلکٹر نے ایم پی ڈی او کمان پور کو خط لکھ کر اس کا جائزہ لینے اور کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ عوامی خدمت کے اعلان کے پروگرام میں متعلقہ ضلعی افسران اور دیگر نے شرکت کی۔

کانگریس کو نچلی سطح سے مستحکم بنانے پر خصوصی توجہ
ٹی پی سی سی کے توسیعی عاملہ اجلاس میں اے پی متھن ریڈی کی شرکت

محبوب نگر: 23 نومبر (عبدالاحد صدیقی) گاندھی بھون حیدرآباد میں تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے توسیعی سطح کے عاملہ اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں ٹی پی سی سی کے



ریاستی جنرل سکریٹری اے پی متھن ریڈی نے شرکت کی۔ اجلاس میں ریاستی چیف منسٹر اے ریونت ریڈی، ٹی پی سی سی صدر بوتا مہیش کمار، تلنگانہ کانگریس کے نومنتخب انچارج پی ایم سندیپ، ریاستی وزراء، ارکان اسمبلی، ارکان قانون ساز کونسل، پی سی سی عاملہ کے ارکان اور دیگر اہم کانگریسی قائدین شریک تھے۔ اجلاس کے دوران کانگریس پارٹی کو تنظیمی سطح پر مزید مستحکم بنانے، پارٹی کی سرگرمیوں اور پروگراموں کو عوام تک مؤثر انداز میں پہنچانے اور ریاستی حکومت کی جانب سے جاری فلاحی اسکیموں کی بڑے پیمانے پر تشہیر کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ پارٹی قائدین اور کارکنوں کے درمیان بہتر تال میل پیدا کرنے، تنظیمی سرگرمیوں میں تیزی لانے اور مستقبل کے لائحہ عمل کو مؤثر انداز میں مرتب کرنے پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ کانگریس پارٹی کے استحکام کے لیے تمام قائدین اور کارکن متحدہ طور پر اپنی ذمہ داریاں انجام دیں گے اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھیں گے۔

سول سروسز اکیڈمی (CSA) کی چھٹی سالگرہ تقریب کا شاندار انعقاد
جسٹس ہدایت اللہ فیلوشپ کا اعلان، مختلف شخصیات کا خطاب



ورنگل: 23 نومبر (محمد عبدالعلیم) سیول سروسز اکیڈمی (CSA) کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر میڈیا پلس آڈیٹوریم میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں CSA لاءسیٹ اکیڈمی کے تحت مفت کوچنگ حاصل کرنے والے ایل ایل بی گریجویٹس کی کامیابیوں کا جشن منایا گیا اور تعلیمی میدان میں اکیڈمی کی خدمات اور سماجی ترقی میں اس کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ اس تقریب میں سفیر ڈاکٹر بی ایم ونود کمار آئی ایف ایس نے بحیثیت مہمانِ خصوصی مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سول سروسز میں خدمات انجام دینے والے افسران کو معاشرے میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے طلبہ میں سول سروسز کے تئیں بیداری پیدا کرنے اور قوم کی تعمیر میں CSA کی خدمات کو سراہا۔ ڈاکٹر ریاض، چیرمین اسٹیٹ لائبریریز حکومتِ تلنگانہ نے بحیثیت معزز مہمان شرکت کی اور ہندوستانی آئین کی اہمیت، جمہوری نظام کے استحکام اور ملک کے آئینی ڈھانچے میں اس کے بنیادی کردار پر روشنی ڈالی۔ جناب محمد اسداللہ شریف سول جج و جوڈیشل مجسٹریٹ نے بحیثیت خصوصی مہمان شرکت کی انہوں نے قانونی پیشے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت محنت، لگن، مستقل مزاجی اور عزم و حوصلے کی اہمیت پر زور دیا۔ تقریب کا آغاز جناب کریم عرفان کی جانب سے سول سروسز اکیڈمی کے تعارف، اس کے قیام، وژن، سفر اور سرگرمیوں پر مبنی تفصیلی پیشکش سے ہوا۔ اس تقریب کا ایک اہم اور نمایاں پہلو جسٹس ہدایت اللہ فیلوشپ برائے قانون و انصاف (JusticeJustice) کا اعلان تھا، جس کا اعلان جناب انیس احمد، APCR نے کیا۔ یہ منفرد فیلوشپ خصوصی طور پر CSA لاءسیٹ اکیڈمی کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے تاکہ مستحق قانون کے فارغ التحصیل طلبہ کی معاونت کی جاسکے اور انہیں قانونی پیشے میں آگے بڑھنے کے بہتر مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ جناب عبدالقدیر صدر CSA نے اپنے خطاب میں قوم کی تعمیر میں سول سروسز افسران کی اہمیت اور معاشرے کی ترقی میں CSA کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اکیڈمی کے قیام سے لے کر اب تک کے سفر، اس کی جدوجہد اور محروم طبقات کے طلبہ کو تعلیمی مواقع فراہم کرنے کے لیے جاری کوششوں کا بھی تذکرہ کیا۔ جناب محمد سعید الدین، بانی و چیرمین سول سروسز اکیڈمی اور CSA لاءسیٹ اکیڈمی نے ماہرینِ تعلیم، مخیر حضرات اور صاحبِ استطاعت افراد سے اپیل کی کہ وہ اکیڈمی کی سرگرمیوں میں بھرپور تعاون کریں۔ پروگرام کنوینر جناب محمد بشیر احمد ڈائرکٹر آپریشنس سیول سرویس لاءسیٹ اکیڈیمی خیر مقدم کیا اور اپنے خطاب میں کہا کہ گزشتہ 6 سال کے دوران لاءسیٹ اکیڈیمی کی کوچنگ، رہنمائی اور سرپرستی کی بدولت 622 طلباء لاء کورسس کے لئے منتخب ہوئے۔ اس موقع پر طلباء کی کثیر تعداد موجود تھی۔

ہر خاندان کو پانچ لاکھ کا بیمہ تحفظ فراہم کرنا مقصد: ستیہ اما، ایم ڈی سلیم



نارائن پیٹ 23/نومبر (محمد ارشد فیصل) تلنگانہ حکومت عوامی فلاح و بہبود کے مقصد کے تحت ایک اور اہم اسکیم کا آغاز کرتے ہوئے ریاست کے غریب اور مستحق خاندانوں کو معاشی تحفظ فراہم کرنے کی سمت میں اہم قدم اٹھا رہی ہے۔ اندیرا فیملی لائف انشورنس اسکیم کا بنیادی مقصد ریاست کے ہر مستحق خاندان کو پانچ لاکھ روپے کے لائف انشورنس کے ذریعے مالی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار میونسپل کونسلر ستیما اور کانگریس پارٹی کے ڈی سی سی صدر سکریٹری و سابق میونسپل کونسلر ایم ڈی سلیم نے کیا۔ نارائن پیٹ ضلع مستقر کے اشوک نگر کمیونٹی ہال میں رکن اسمبلی ڈاکٹر چٹیم پرنیکا ریڈی کی ہدایت پر ساتویں اور آٹھویں وارڈ میں مذکورہ اسکیم کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ خاندان کی کفالت کرنے والے فرد کی کسی ناگہانی صورت حال میں موت واقع ہونے پر اس کے اہل خانہ کو شدید معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں پانچ لاکھ روپے کی بیمہ رقم متاثرہ خاندان کے لیے مالی سہارا بننے کی اور اسے معاشی بحران سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر ریونت ریڈی اور رکن اسمبلی ڈاکٹر چٹیم پرنیکا ریڈی کی قیادت میں عوامی حکومت متعدد فلاحی اسکیموں پر عمل آوری کے ذریعے غریب اور کمزور طبقات کی ترقی و خوشحالی کے لیے کوشاں ہے۔ نارائن پیٹ اسمبلی حلقہ میں سرکاری اسکیموں کے فوائد ہر مستحق فرد اور خاندان تک پہنچانے کے لیے رکن اسمبلی خصوصی توجہ دے رہی ہیں۔ کانگریس پارٹی کے قائدین اور کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی جانب سے نافذ کردہ فلاحی اسکیموں کے بارے میں عوام میں شعور بیدار کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ کوئی بھی مستحق خاندان ان کے فوائد سے محروم نہ رہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کی فلاحی ثمرات کو ہر گھر تک پہنچانا ہی ان کا بنیادی مقصد ہے۔ اس پروگرام میں میونسپل عہدیداران رحمان، سومیا، آر پی پشپا، جیوتی اور متعلقہ وارڈوں کے عوام نے شرکت کی۔

ریونیو ڈیوژن میں پرجاوانی منعقد



مریال گوڑہ: 23/نومبر (بورہان) مریال گوڑہ ریونیو ڈیوژن کانفرنس ہال میں پرجاوانی پیر کو منعقد کیا گیا۔ جس میں ۱۰ درخواست موصول ہوئے ہیں ۔ اس موقع پر پرجاوانی درخواست ڈی اے او جے۔ سرینواس شرما نے لی اور فوری متعلقہ محکمہ عہدیداروں کے حوالے کیا فوری حل کرنے کی ہدایت دی۔ اُسی طرح مریال گوڑہ منڈل پریشد دفتر میں پرجاوانی ایم پی ڈی او شیشا گیری شرما کی صدارت میں منعقدہ ہوا۔ پرجاوانی میں ہارٹی کلچر آفیسر نسیما مہرین، ڈی ای ای محمد احمد اللہ، اے ڈی اے جگدیش ریڈی، دیگر موجود تھے۔

ویلفیر ہاسٹلس پرائیویٹ تنظیم کو سونپنے پر ایس ایف آئی کیجانب سے دھرنہ



مریال گوڑہ: 23/نومبر (بورہان) ریاست بھر میں ایس سی، ایس ٹی، بی سی، مینارٹی سوشل ویلفیر ہاسٹلوں سنٹرلائز سسٹم کے تحت کھانہ دیگر اشیا طلبا کو دینے کنٹراکٹ دینے پر ایس ایف آئی کیجانب سے احتجاج کرتے ہوئے پیر کو مقامی ریونیو ڈیوژن دفتر کے روبرو دھرنہ کیا ۔ اس موقع پر ایس ایف آئی ضلع سیکرٹری کے۔ شنکر، جوائنٹ سیکرٹری سید انا نک نے کہا کہ ریاستی حکومت ناکپ سسٹم کو فوری رد کر کے قبل جو سسٹم ہے اُسی سسٹم میں ہاسٹل طلبا کو کھانہ دینے کا مطالبہ کیا۔ کسان سے باریک دھان خرید کر کدھر بھیج رہے ہیں جواب دیں۔ دھرنہ میں ایس ایف آئی لیڈرس ویرنا، سمپت، سومنا دیگر موجود تھے۔

طلبہ اعلیٰ مقاصد طے کرتے ہوئے اپنی تعلیم پر توجہ دیں، مدہول آشرما
اسکول میں منعقدہ گانجہ گشت پروگرام سے سی آئی رویندر نائک اور دیگر کا خطاب

مدہول: 23 نومبر (محمد حیدر/جنوبی سہارا) مدہول آشرما اسکول میں طلباء کو منشیات، بالخصوص گانجہ کے مضر اثرات سے آگاہ کرنے کے لیے ایک خصوصی بیداری پروگرام کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس پروگرام سے سی آئی مدہول رویندر نائک نے طلباء کو گانجہ اور دیگر نشہ آور اشیاء کے استعمال سے صحت، مستقبل اور خاندان پر پڑنے والے تباہ کن اثرات سے آگاہ کیا انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نشہ آور اشیاء کا استعمال نہ صرف نوجوان نسل کی صحت کو تباہ کرتا ہے بلکہ ان کے تعلیمی مستقبل اور خاندانی زندگی کو بھی بری طرح متاثر کرتا ہے۔ پروگرام میں طلباء کو منشیات سے دور رہنے، صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لینے اور ایک محفوظ و صحت مند معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ واضح رہے کہ تلنگانہ پولیس کے انسداد منشیات اقدام گانجہ مٹاؤ پروگرام کے تحت شروع کی گئی گانجہ گشت مہم کے تحت آج آشرم اسکول مدہول میں طلباء کے لیے مدہول پولیس کی جانب سے ایک بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام سے ایس آئی مدہول بلا پرسیس نے طلباء سے مخاطب ہو کر تعلیمی مستقبل کا تحفظ۔ منشیات کے استعمال سے پڑھائی اور کیریئر کو ہونے والے نقصانات کے بارے میں بتانا اور طلباء اور اساتذہ سے اپیل کی گئی کہ اگر اسکول یا اطراف کے علاقوں میں کوئی مشکوک سرگرمی یا منشیات کی فروخت نظر آئے تو فوری طور پر پولیس کو اطلاع دیں۔ اس موقع پر دیگر مقررین نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ چھوٹی عمر سے ہی بری عادتوں سے دور رہیں اور اعلیٰ مقاصد طے کرتے ہوئے اپنی تعلیم پر توجہ دیں۔

پرجاوانی کی شکایات کو فوری طور پر یکسوئی کی جائے، ضلع کلکٹر بی ستیہ پرساد کو مسائل پر

زندہ دلان حیدرآباد کے کل ہند مزاحیہ مشاعر کو عالمی مقبولیت ''پروفیسر ایس اے شکور''

مزاحیہ شعرا کے کلام سے رویندرا بھارتی تھیٹر قہقہوں سے گونج اٹھی

مقامی و بیرونی شعرا کو زبردست داد-محبان اردو کی کثیر تعداد شریک



حیدرآباد: 23 نومبر (راست) زندہ دلان حیدرآباد کا کل ہند مزاحیہ مشاعرہ جسے اردو دنیا میں کافی مقبولیت حاصل ہے اور جو 1966 سے متواتر حیدرآباد کے شائقین کو مزاحیہ مشاعروں کے ذریعہ محظوظ و لطف اندوز کر رہا ہے اور اہلیان حیدرآباد کو اس مشاعرہ کا شدت انتظار رہتا ہے ہفتہ کو رویندرا تھیٹر میں منعقدہ مشاعرہ میں مرد و خواتین شائقین طنز و مزاح نے وقت سے پہلے ہی آکر نشستیں سنبھال چکے تھے شام 6.30 بجے رویندرا بھارتی کا وسیع ہال تقریباً پر ہو چکا تھا ، مقامی و بیرونی سبھی شعرا سنیل کمار رنگ سیوان 'جہاز دیوبندی دیوبند' سجاد جھنجھٹ روڈ کی 'ڈاکٹر محمد علی رفعت 'شاہد عدیلی 'وحید پاشاہ قادری' لطیف الدین لطیف ' چچا پالموری محبوب نگر ' حامد سلیم بیدر بیلن نظام آبادی نظام آباد 'ٹیکل جگتیالی ' شیخ احمد ضیا بودھن ' ڈاکٹر علیم خان فلکی ڈاکٹر الزبتھ کورین مونا اور شبیر خان اسمارٹ نے اپنے کلام سے خوب داد حاصل کی اس موقع پر سکریٹری دائرۃ المعارف عثمانیہ یونیورسٹی پروفیسر ایس اے شکور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنگ آزادی ہند میں اردو زبان کا نہایت ہی اہم رول رہا ہے اردو زبان کے نعروں نے ہی جنگ آزادی کی تحریک میں عوام میں کافی جوش پیدا کیا اس سلسلے میں شعراء کرام 'صحافیوں' اور ادیبوں کی خدمات اور ان کے جذبے کو ہم فراموش نہیں کر سکتے اردو زبان و ادب کو فروغ کے سلسلے میں سارے ملک میں حیدرآباد کو نمایاں مقام حاصل ہے اردو ہماری مادری زبان ہی نہیں ہماری تہذیب بھی ہے مزاحیہ مشاعرہ کی صدارت ڈاکٹر محمد علی رفعت آئی اے ایس ریٹائرڈ نے کی شہر حیدراباد کے علاوہ دور دراز سے بھی محبان اردو نے اس مشاعرے میں شرکت کی پروفیسر ایس اے شکور نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ زندہ دلان حیدرآباد ہمارے شہر حیدرآباد کا ایک قدیم و عظیم ادبی و تہذیبی ادارہ ہے اردو کی پہلی کانفرنس کرنے کا بھی زندہ دلان حیدرآباد کو اعزاز حاصل ہے انہوں نے کہا کہ زندہ دلان حیدرآباد نے ادبی اجلاس 'محفل لطیفہ گوئی اور کل ہند مزاحیہ مشاعروں کے انعقاد کے ذریعے ملک بھر میں ہی نہیں عالمی مقبولیت حاصل کی ہے۔ پروفیسر شکور نے ماہنامہ شگوفہ کی اشاعت کے 58 سال کی تکمیل پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اور محبان اردو کی جانب سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے شگوفہ کی ماہنامہ اشاعت کو ڈاکٹر مصطفی کمال کی خصوصی دلچسپی کا نتیجہ قرار دیا انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مصطفی کمال اردو کی حرکیاتی شخصیت ہیں وہ نام و نمود اور شہرت سے بے نیاز ہو کر ماہنامہ شگوفہ کی پابندی کے ساتھ اشاعت عمل میں لا رہے ہیں جس کے لیے وہ ہر طرح سے لائق تحسین اور قابل مبارکباد ہیں انہوں نے امید ظاہر کی کہ صدر زندہ دلان حیدرآباد جناب محمد علی رفعت آئی اے ایس کی رہنمائی میں زندہ دلان حیدرآباد ترقیوں کی مزید بلندیوں پر پہنچے گا پروفیسر ایس اے شکور نے مزید کہا کہ حیدرآباد کو اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج میں اولین اہمیت حاصل ہے یہاں کئی یونیورسٹیز قائم ہیں یہاں سے کئی اردو اخبارات شائع ہوتے ہیں حیدرآباد کے سرکاری اسکولوں میں بھی اردو میڈیم طلبہ اور طالبات کی کثیر تعداد زیر تعلیم ہے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی بھی اردو والوں کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اردو زبان کے تحفظ اور مزید ترقی و ترویج کے لیے محبان اردو ایک خصوصی لائحہ عمل تیار کریں انہوں نے کہا کہ اردو کو عصری ٹکنالوجی سے لیس کرنا وقت کا تقاضہ ہے انہوں نے محبان اردو سے اپیل کی کہ وہ اپنی نجی محفلوں اور تقاریب میں اور گھروں میں اردو زبان کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر زور دیں اور اپنے بچوں کو بھی اردو زبان میں زیادہ سے زیادہ گفتگو کرنے کی ترغیب دیں اس موقع پر معتمد عمومی زندہ دلان حیدرآباد جناب غلام احمد نورانی بھی موجود تھے ممتاز و معروف مزاح نگار جناب علیم خان فلکی کنوینر نے مشاعرے کی نظامت کے فرائض انجام دیے اور دوران مشاعرہ وقفے وقفے سے مختلف لطائف اور دلچسپ واقعات سنا کر محفل کو زعفران زار کر دیا۔

2027 کیلئے منتخب عازمین حج

میڈیکل اسکریننگ ٹسٹ و سفری حج کی ایڈوانس رقم 30 نومبر سے قبل ادا کریں مولانا سید شاہ خسرو پاشاہ صدر نشین تلنگانہ حج کمیٹی کی اپیل



حیدرآباد: 23 نومبر (راست) حضرت مولانا سید شاہ غلام افضل بیابانی خسرو پاشاہ صدر نشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے اپنے ایک صحافتی بیان کہا کہ حج 2027 کے منتخب عازمین حج اپنے میڈیکل اسکریننگ ٹسٹ گورنمنٹ ہاسپٹل کنگ کوٹھی میں صبح 9:30 تا 12:30 بجے دوپہر کے درمیان میڈیکل اسکریننگ ٹسٹ کروا کر حج کمیٹی کے ویب سائٹ www.hajcommittee.gov.in پر اپ لوڈ کریں 30 نومبر سے قبل اپنی سفری حج کی ایڈ وانس رقم دو لاکھ ستتیر ہزار تین سو (300,77,2) روپے حج کمیٹی آف انڈیا کے اکاونٹ اسٹیٹ بینک آف انڈیا یا یونین بینک آف انڈیا کے کسی بھی مقامی برانچ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ مولانا سید خسرو پاشاہ صدر نشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے مزید کہا کہ مزید تفصیلات کیلئے حج کمیٹی کے ٹیلی گرام چینل پر ملاحظہ کروا سکتے ہیں ۔ یا تلنگانہ حج کمیٹی کے فون نمبر 040-23298793 پر اوقات دفتر صبح 10:30 تا 5:00 بجے شام کے درمیان راست ملاقات یا ربط پیدا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر مقبول حسین پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج مقرر

مختلف شخصیات کی جانب سے مبارکباد



حیدرآباد: گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج، حیدرآباد کے شعبۂ تحفظ و سماجی طب کے پروفیسر و صدر شعبہ ڈاکٹر مقبول حسین کو کالج کے پرنسپل کے عہدے پر فائز کیے جانے پر علمی، طبی اور سماجی حلقوں کی جانب سے مبارکباد پیش کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر مقبول حسین ایک ممتاز ماہر طب اور تجربہ کار معلم کی حیثیت سے اپنی علمی و تدریسی خدمات کے ذریعہ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کی بحیثیت پرنسپل تقرری کو طبی تعلیم کے فروغ اور ادارے کی تعلیمی و انتظامی ترقی کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر حکیم ڈاکٹر الحاج سید عبدالماخر قادری ابن حضرت ہادیٔ دکن حکیم وڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادیؒ، ڈاکٹر مدبر الدین، ڈاکٹر سید احراز الدین شعیب اور ڈاکٹر سید عین اللہ حسینی مہدی بابا نے ڈاکٹر مقبول حسین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ڈاکٹر مقبول حسین اپنی علمی بصیرت، تجربے اور انتظامی صلاحیتوں کے ذریعہ گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج کی ترقی، طبی تعلیم کے معیار میں بہتری اور طب یونانی کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں گے۔ انہوں نے ان کے روشن مستقبل، صحت و عافیت اور مزید کامیابیوں کے لیے دعا بھی کی۔

اورنگ آباد میں ساڑھے 11 لاکھ روپے کی لاگت سے پینے کے پانی کی نئی لائن کا آغاز



اورنگ آباد: 23 نومبر (پریس نوٹ) پٹیل نگر میں پینے کے پانی کی قلت دور کرنے کے لیے ساڑھے 11 لاکھ روپے کی لاگت سے پانی کی لائن بچھانے کا کام شروع کیا گیا۔ اس موقع پر آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کے کارپوریٹر اور مقامی سماجی کارکنوں نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق پٹیل نگر میں گزشتہ 26 برس سے پینے کے پانی کی قلت کا مسئلہ درپیش تھا۔ علاقہ پانی کی کمی سے متاثر ہونے کے باوجود بنیادی سہولت سے محروم تھا۔ مجلس اتحاد المسلمین صدر امتیاز جلیل اور کارپوریٹر صابر پٹیل کی مسلسل نمائندگی کے نتیجے میں پانی کی نئی لائن کے کام کو منظوری ملی اور اس کا آغاز عمل میں آیا۔ اس کام کے سلسلے میں سابق رکن پارلیمنٹ اورنگ آباد و صدر مجلس اتحاد المسلمین مہاراشٹر امتیاز جلیل نے اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر کارپوریٹر صابر پٹیل (وارڈ نمبر 28، پٹیل نگر)، مدثر انصاری، منوج واہولے اور متین کے علاوہ سماجی کارکنان سید افتخار نہری، انیس پٹیل، رفیع پٹیل اور جاوید پٹیل موجود تھے۔ میونسپل کارپوریشن چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد) کے انجینئر مہیش چودھری بھی اس موقع پر موجود تھے۔ سید افتخار نہری نے اس کام کی تکمیل کے لیے تعاون کرنے والے تمام افراد، بالخصوص امتیاز جلیل، انجینئر مہیش چودھری اور مجلس کارپوریٹر صابر پٹیل کے علاوہ مجلس کے کارپوریٹرز سے اظہار تشکر کیا۔ مقامی عوام نے امید ظاہر کی کہ نئی پانی کی لائن سے پٹیل نگر کے مکینوں کو پینے کے پانی کی فراہمی میں سہولت حاصل ہوگی اور طویل عرصے سے جاری قلت کا مسئلہ حل ہوگا۔

گرودوارہ صاحب انتظامی کمیٹی کے زیر اہتمام:

بڑے پیمانے پر پانچ بڑے سکھ قائدین کی قیادت میں ایک بڑے نگر کیرتن کا انعقاد



حیدرآباد 23 نومبر (نیوز فیرسروس) گرودوارہ صاحب سکندرآباد کی انتظامی کمیٹی کے چیرمین سردار کلدیپ سنگھ سلوجا کی سرپرستی میں سری گرو نانک دیو جی مہاراج کی 557 ویں پیدائش کی یاد میں اتوار 22 نومبر کو پانچ صاحبان کی رہنمائی اور گرو گرنتھ صاحب کی حفاظت میں ایک بڑے نگر کیرتن کا انعقاد کیا گیا۔ نگر کیرتن سری گرو سنگھ سبھا، اشوک بازار، افضل گنج سے شروع ہوا اور سدی عنبر بازار، معظم جاہی مارکیٹ، جاباغ، پتلی باؤلی، سنٹرل گرودوارہ صاحب، اور گولی گوڑہ سے ہوتا ہوا سری گرو سنگھ سبھا، اشوک بازار، افضل گنج میں اختتام پذیر ہوا۔ نگر کیرتن میں جتھا تیرا جاٹھا، استری ستسنگ مراٹھا جاٹھا، ناندیڑ، جئے تیگن گٹکا اکھاڑا، سری امرتسر، اور دشمیش کل گیگھر جاٹھا شامل تھے، جنہوں نے سکھ مارشل آرٹ کا مظاہرہ کیا۔ نگر کیرتن کے دوران سکھ مردوں اور عورتوں نے گروانی پر مبنی خواتین کے ست سنگھ اور شبد کیرتن کا اہتمام کیا۔ نگر کیرتن میں ہزاروں سکھ مرد و خواتین نے شرکت کی۔ تقریب کے بعد، گرودوارہ مینجمنٹ کمیٹی نے سنگھ سنگت کے تعاون سے تمام حاضرین کو گرو کا لنگر پیش کیا۔ نگر کیرتن کے استقبال کے لیے مختلف مقامات پر جلیبیو اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ چیرمین گرودوارہ پربندھک سکندرآباد کمیٹی سردار کلدیپ سنگھ سلوجا، چیرمین شری گرو سنگھ سبھا اشوک بازار گرودوارہ پربندھک کمیٹی سردار گرو چرن سنگھ بگا، جنرل سکریٹری سردار نرنیر سنگھ گاندھی، ایس جوگیندر سنگھ مجرال، سردار ترندیپ سنگھ بھاٹیہ، سردار جسپال سنگھ توٹیجا، ایس گرودیپ سنگھ، ایس منجیت سنگھ، ایس۔ چاوڑا، اشوک کمار اروڑہ، اندرجیت سنگھ نارنگ وغیرہ، پوری گرودوارہ پربندھک کمیٹی نے نگر کیرتن میں تعاون کرنے والے تمام عقیدت مندوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود امرت 2.0 اسکیم کے کام کب مکمل ہوں گے؟

صرف سنگ بنیاد تک محدود پینے کے پانی کی اسکیم، اوور ہیڈ ٹینک کی تعمیر بھی جوں کی توں

پینے کے پانی کی مشکلات کا کسی کو احساس نہیں؟ کونسلر شراونی کی افسوس کا اظہار



شادنگر 23 نومبر (اسٹاف رپورٹر) عوام کو بہتر پینے کے پانی کی فراہمی کے مقصد سے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے مشترکہ فنڈز کے تحت شروع کی گئی امرت 2.0 اسکیم متعلقہ عہدیداروں کی لاپرواہی کے باعث تعطل کا شکار ہے۔ ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود کام مکمل نہ ہونے اور خاطر خواہ پیش رفت نہ ہونے پر مقامی عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ رنگاریڈی ضلع کے بلدیہ شادنگر کے 10 ویں وارڈ کی پیراڈائز کالونی میں اس اسکیم کے تحت پانی کی سربراہی کے نظام کو بہتر بنانے کے کاموں کا 17 فروری 2025 کو رکن پارلیمنٹ ڈی کے ارونا اور مقامی رکن اسمبلی و ریاستی سرکاری اداروں کے چیرمین ویرلا پلی شنکر نے سنگ بنیاد رکھا تھا۔ محکمہ صحت عامہ اور میونسپل انجینئرنگ کے تحت 50.27 کروڑ روپے کی لاگت سے ان کاموں کا آغاز کیا گیا تھا، تاہم آج تک منصوبے میں کوئی نمایاں پیش رفت نہیں ہوئی۔ خاص طور پر پیراڈائز کالونی میں تعمیر کیا جانے والا اوور ہیڈ واٹر ٹینک ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا، جس کے باعث اسکیم کی تکمیل غیر یقینی ہو گئی ہے۔ اس معاملے پر 10 ویں وارڈ کی خاتون کونسلر کوثر شراونی نے شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیراڈائز کالونی میں اوور ہیڈ واٹر ٹینک کی تعمیر مکمل ہونے سے نہ صرف اس کالونی بلکہ اطراف کی کئی دیگر کالونیوں میں بھی پانی کی سربراہی بہتر ہوگی۔ فی الحال بعض علاقوں میں مناسب مقدار میں پانی فراہم نہ ہونے کے سبب عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کے مطابق ٹینک کی تعمیر مکمل ہونے سے پانی کی سربراہی سے متعلق کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ کونسلر شراونی نے سوال کیا کہ عوام کی پینے کے پانی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود اگر ترقیاتی کام وقت پر مکمل نہیں کیے جاتے تو ان فنڈز کا کیا فائدہ؟ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں سے مطالبہ کیا کہ اسکیم کو نظر انداز کرنے کے بجائے فوری طور پر کام دوبارہ شروع کرتے ہوئے تیزی سے مکمل کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف افتتاح کے لیے پتھر کا بنیاد رکھنا کافی نہیں بلکہ ترقیاتی کاموں کو مکمل کر کے عوام تک ان کے ثمرات پہنچانا عہدیداروں کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے عوامی نمائندوں اور میونسپل حکام سے اپیل کی کہ امرت 2.0 اسکیم کے کاموں میں تیزی لاتے ہوئے پیراڈائز کالونی کے اوور ہیڈ واٹر ٹینک کی تعمیر جنگی خطوط پر مکمل کی جائے۔

عرس شریف:

حیدرآباد: 23 نومبر (راست) نبیرہ غوث الاقطاب حضرت سیدنا خواجہ محبوب اللہ رض و قطب دکن حضرت سیدنا محمد باقر حسینی فقیر پاشاہ رح صاحب و خلف اکبر حضرت سید شاہ جعفر صادق حسینی القادری صاحب رح، حضرت سید شاہ موسیٰ کاظم حسینی القادری صاحب المعروف بہ کاظم پاشاہ رح کا 21 واں عرس شریف بتاریخ 13 / جمادی الثانی 1448ھ مطابق 24 نومبر 2026 بروز منگل بمقام درگاہ شریف حضرت فقیر پاشاہ صاحب رح باقر نگر، تاڑبن نزد عید گاہ میر عالم میں ہوگا شرکت فرمائیں۔

لنگاریڈی گوڑہ میں اندراماں خاندانی زندگی بیمہ اسکیم کا آغاز

رنگاریڈی 23 نومبر (اسٹاف رپورٹر) رنگاریڈی ضلع شادنگر حلقے کے فرخنگر منڈل میں موجودہ لنگاریڈی گوڑہ گاؤں میں ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کردہ اہم فلاحی اسکیم اندراماں خاندانی زندگی بیمہ اسکیم کا سرپنچ ایم سی پروین کمار اور نائب سرپنچ ایروولا اشوک نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر



انہوں نے کہا کہ خاندان کے سربراہ کے انتقال کی صورت میں اہل خانہ کو مالی مشکلات سے بچاتے ہوئے انہیں معاشی تحفظ فراہم کرنا اس اسکیم کا بنیادی مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریب اور متوسط طبقے کے خاندانوں کے لیے اس طرح کی اسکیمیں مالی تحفظ کا اہم ذریعہ ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ گاؤں کے ہر مستحق خاندان تک حکومت کی فلاحی اسکیموں کے فوائد پہنچانے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے گی۔ اس پروگرام میں ڈپٹی تحصیلدار بالا اور دھن، وارڈ ممبران وٹیلہ ملیش یادو، ولیج سکریٹری رامو، گرام کمیٹی صدر سریش گوڑ، بولو کمار اور استفادہ کنندگان سُتالا یادماں، سُتالا راج شیکھر، منچا منی ملیش، سُتالا شیوا کمار، چنتو لا سگونماں، بلنی کلنا، کال اپا چاری سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

پولیس کا مطلب خوف نہیں، بلکہ عوام کیلئے بھروسہ اور تحفظ ہے

فرائض کی انجام دہی میں فرض شناسی، عوامی خدمت میں انسانیت: ایس آئی راجو نے عوام کے دلوں میں بنائی منفرد پہچان

یلاریڈی، کامارپڈی ضلع (سید کوثر علی کی رپورٹ) پولیس کی وردی پہننے کا مطلب صرف سختی اور قانون کا نفاذ نہیں، بلکہ اس وردی کے پیچھے انسانیت، ہمدردی اور عوامی خدمت کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ اس بات کو کامارپڈی ضلع کے یلاریڈی پولیس اسٹیشن کے ایس آئی راجو اپنی عملی خدمات کے ذریعے ثابت کر رہے ہیں۔ وہ اپنی فرض شناسی، ایمانداری اور عوامی خدمت کے جذبے سے یلاریڈی منڈل کے عوام کے دلوں میں ایک نمایاں مقام حاصل کر رہے ہیں۔ ایس آئی راجو پولیس محکمہ کی جانب سے سونپی گئی ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری اور پابندی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ منڈل میں امن و امان کی برقراری، جرائم پر قابو پانے، غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام اور رات کے وقت پولیس گشت جیسے امور میں وہ ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔ صبح سے رات تک صرف پولیس اسٹیشن تک محدود رہنے کے بجائے فیلڈ میں رہ کر عوامی مسائل سے براہِ راست واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ پولیس کی ذمہ داری صرف مقدمات درج کرنا نہیں بلکہ عوام کی خدمت اور مظلوموں کو انصاف فراہم کرنا بھی ہے۔ اسی جذبے کے تحت پولیس اسٹیشن آنے والے ہر متاثرہ شخص کے ساتھ وہ اپنے خاندان کے فرد جیسا سلوک کرتے ہیں۔ بالخصوص بزرگوں، خواتین اور غریب افراد کے مسائل کو خصوصی توجہ سے سنتے ہوئے انہیں انصاف دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جرائم پیشہ افراد اور سماج دشمن عناصر کے خلاف وہ سخت رویہ اختیار کرتے ہیں، جبکہ بے قصور افراد اور متاثرین کے ساتھ نرمی، ہمدردی اور انسانیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کے اس متوازن طرزِ عمل سے عوام میں پولیس کے تئیں اعتماد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ منڈل کے نوجوانوں کو منشیات، گانجہ، جوئے اور دیگر بری عادتوں سے دور رکھنے کے لیے بھی ایس آئی راجو خصوصی کونسلنگ پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں بیداری پروگراموں کے ذریعے نوجوانوں کو بہتر مستقبل کی جانب راغب کیا جا رہا ہے۔ نوجوانوں کے لیے وہ ایک رہنما اور بڑے بھائی کی طرح حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ ان کی ایمانداری، فرض شناسی اور عوامی خدمت کے جذبے کو دیکھتے ہوئے ضلع کے اعلیٰ پولیس عہدیدار بھی ان کی خدمات کی ستائش کر رہے ہیں۔ عوام کی جانب سے ملنے والی محبت اور اعلیٰ عہدیداروں کی حوصلہ افزائی انہیں مزید ذمہ داری کے ساتھ فرائض انجام دینے کا حوصلہ دے رہی ہے۔ یلاریڈی منڈل کے عوام کا کہنا ہے کہ اگر پولیس محکمہ میں ایسے فرض شناس اور انسانیت نواز عہدیدار موجود ہوں تو عوام کا پولیس پر اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔ عوامی خدمت اور فرض شناسی کی مثال بننے والے ایس آئی راجو مزید ترقی کرتے ہوئے اعلیٰ عہدوں تک پہنچیں، یہی یلاریڈی منڈل کے عوام کی دلی خواہش ہے۔



آر بی وی آر آر تلنگانہ پولیس اکیڈمی میں تیسری تلنگانہ اسٹیٹ پولیس ڈیوٹی میٹ 2026 کا آغاز

پولیس کمیشنر ڈاکٹر مہیش مرلی دھر بھگوت کی جانب سے قومی سطح پر 'ہیٹ ٹرک' حاصل کرنے پر زور



حیدرآباد: 23 نومبر (جنوبی سہارا) آئی پی ایس (IPS) ڈاکٹر مہیش مرلی دھر بھگوت نے چار روزہ ایونٹ میں 16 دستوں کے 500 اہلکار چھ مختلف شعبوں (ڈسپلنز) سے تعلق رکھنے والے 21 مقابلوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس موقع پر ٹی پولیس کمشنر ڈاکٹر مرلی بھاگوت نے اہلکاروں پر زور دیا کہ وہ اپنی تفتیشی مہارتوں کو مزید نکھاریں اور تلنگانہ پولیس کی جانب سے قومی سطح پر چیمپئن شپ جیتنے کے تسلسل کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے پولیس ڈیوٹی میٹ کے حیدرآباد میں انعقاد پر خیر مقدم کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا اور ملک گیر سطح پر تلنگانہ کی مسلسل کامیابی پر عہدیداروں اور مقابلے میں حصہ لینے والوں کو مبارک باد پیش کی اور اس ایقان کا اظہار کیا کہ اس مرتبہ بھی شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے تلنگانہ کے کیڈیٹس ملک بھر میں اول آتے ہوئے " کرینگے۔ اس افتتاحی تقریب سے دیگر اعلیٰ عہدیداروں نے بھی خطاب کیا۔ حیدرآباد سٹی پولیس کے زیرِ اہتمام تیسری تلنگانہ اسٹیٹ پولیس ڈیوٹی میٹ 2026 (3rd Telangana State Police Duty Meet – 2026) کی افتتاحی تقریب آج منعقد ہوئی۔ اس پروگرام کا مقصد تلنگانہ پولیس کے افسران اور ملازمین کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں، فنی مہارتوں، تفتیشی قابلیت اور فرائض کی انجام دہی میں بہترین کارکردگی کو فروغ دینا ہے۔ پولیس ڈیوٹی میٹ پولیس اہلکاروں کو اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے، جدید سائنسی طریقۂ تفتیش، ٹیکنالوجی کے استعمال اور جرائم کی تحقیقات میں مہارت کو مزید بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس نوعیت کے مقابلوں کے ذریعے پولیس اہلکاروں کی کارکردگی کا جائزہ لینے، ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور مختلف شعبوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والے اہلکاروں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ریاستی سطح پر منعقد ہونے والا یہ مقابلہ پولیس فورس میں پیشہ ورانہ مہارت، نظم و ضبط، جدید تکنیکوں سے واقفیت اور سائنسی بنیادوں پر تفتیش کے رجحان کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ تلنگانہ پولیس کی جانب سے اس طرح کے پروگراموں کے انعقاد سے پولیس اہلکاروں کو اپنی صلاحیتیں بہتر بنانے اور قومی سطح کے مقابلوں کے لیے خود کو تیار کرنے کا موقع ملتا ہے۔

چیف منسٹر ریونت ریڈی کی بے عملی کے باعث اے پی، کرشنا کا پانی منتقل کر رہا ہے

تقسیم ریاست کے قانون کے مطابق آبی وسائل کی تقسیم عمل میں لائی جائے: کے کویتا



راجمندری: 23 نومبر (جنوبی سہارا) تلنگانہ راکشنا سینا کی چیف کلوا کنٹلہ کویتا نے کہا کہ تلنگانہ چیف منسٹر کی بے عملی اور بے بسی کے باعث آندھرا پردیش کرشنا ندی کے پانی کو منتقل کر رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاستوں کی تقسیم کے قانون کے مطابق آبی وسائل کی تقسیم عمل میں لائی جائے اور اس معاملہ میں آندھرا پردیش کے چیف منسٹر چندرا بابو نائیڈو تعاون کریں۔ راجمندری میں اپنی دوست کی خوشدامن کے دیہانت پر غمزدہ خاندان سے ملاقات اور تعزیت کے لئے کویتا یہاں پہنچی تھیں۔ کویتا نے کہا کہ ریاستیں الگ ہونے کے باوجود عوام کے درمیان اتحاد، دوستی اور بھائی چارہ برقرار رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش بغیر اجازت کرشنا ندی کے پانی کو منتقل کر رہا ہے۔ اس معاملہ میں آندھرا کے قائدین پر تنقید کرنے کے بجائے تلنگانہ کے عوام چیف منسٹر کی بے عملی اور بے بسی پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ کویتا نے کہا کہ ریاست کی تقسیم کے وقت ہی یہ طئے کیا گیا تھا کہ آبی وسائل کی تقسیم قواعد اور اپیکس کونسل کے طئے کردہ طریقہ کار کے مطابق کی جائے گی۔ انہوں نے چندرا بابو نائیڈو سے اپیل کی کہ اسی اصول کے تحت خوشگوار ماحول میں پانی کی تقسیم کا عمل مکمل کیا جائے تاکہ دونوں ریاستوں کے درمیان دوستانہ تعلقات برقرار رہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مرکزی حکومت میں بی جے پی کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے تلنگانہ کے آبی وسائل کو لوٹنے کی کوشش کی گئی تو دونوں ریاستوں کے درمیان دوبارہ کشیدگی پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔

ریئل اسٹیٹ اسوسی ایشن کے نومنتخب صدر شیواجی کی رکن اسمبلی ویرلا پلی شنکر سے خیر سگالی ملاقات

رکن اسمبلی نے شیواجی کو مبارکباد دی، شہر کی ترقی کیلئے باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنے کا مشورہ

شادنگر: 23 نومبر (محمد معز الدین/جنوبی سہار) رنگاریڈی ضلع شادنگر شہر کی ریئل اسٹیٹ اسوسی ایشن کے نومنتخب صدر شیواجی نے شادنگر کے رکن اسمبلی اور ریاستی سرکاری اداروں کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے رکن اسمبلی کو گلدستہ پیش



کرتے ہوئے اپنے انتخاب سے متعلق تفصیلات سے واقف کروایا۔ ویرلا پلی شنکر نے نومنتخب صدر شیواجی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی نے کہا کہ ریئل اسٹیٹ کا شعبہ شہر کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس شعبے کو درپیش مسائل باہمی تال میل اور تعاون کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تاجر برادری اور اسوسی ایشن کے نمائندے شہر کی ترقی میں اپنا تعاون پیش کرتے ہوئے ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ اس ملاقات میں میونسپل چیئرمین اگا نور باسو یشور، کونسلر سی پینٹیا، چندولال، کتی چندر شیکھر پا، مادھو یادیو اور ریئل اسٹیٹ اسوسی ایشن کے عاملہ ارکان سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

نرداولی میں اندراماں خاندانی زندگی بیمہ اسکیم کا آغاز

سفید راشن کارڈ رکھنے والے افراد اسکیم کے اہل ہیں: سرپنچ بھاسکر گوڑ

رنگاریڈی: 23 نومبر (معز جنوبی سہار) رنگاریڈی ضلع شادنگر حلقے کے کیشم پیٹ منڈل کے موضع نرداولی میں پیر کے روز گرام پنچایت دفتر میں اندراماں خاندانی زندگی بیمہ



اسکیم کا سرپنچ بھاسکر گوڑ نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت غریب خاندانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے اس اسکیم پر عمل کر رہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ سفید راشن کارڈ رکھنے والے ہر فرد کو اس اسکیم سے استفادہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ سرپنچ نے اہل افراد کو مشورہ دیا کہ وہ اسکیم کی تفصیلات حاصل کرتے ہوئے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسکیم ضرورت کے وقت غریب خاندانوں کو مالی سہارا فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ گاؤں کے تمام اہل افراد میں اسکیم کے متعلق شعور بیدار کرتے ہوئے سرکاری فلاحی اسکیموں کو ہر مستحق تک پہنچانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ اس پروگرام میں نائب سرپنچ صفورہ عامر، پنچایت سکریٹری وجئے کمار، زرعی توسیعی افسر تیجا، وارڈ ممبران ناگراجو، چندریہ، رضوانہ بیگم معیز، منجولا، جنگلیش، مقامی قائدین دیدّ یلہ جنگیا، موتیالو، خواجہ، ملیش، اظہر، کاروبار شیوا اور دیگر گاؤں کے افراد موجود تھے۔



مریال گوڑہ: 23 نومبر (برہان) جے۔ رنگاریڈی سابق ایم ایل اے مریال گوڑہ، سی پی ایم لیڈر نے مطالبہ کیا فوری ای ایس آئی ڈسپنسری کیلئے سرکاری بلڈنگ محیا کر کے، مستقل بلڈنگ تعمیر کرنے ریاستی حکومت سے ڈمانڈ کیا۔ پی

کیا کوئی اپنی مادری زبان بھول سکتا ہے؟



محمد آصف اقبال، نئی دہلی

ہم یہ بات ماہرین لسانیات سے سنتے آئے ہیں کہ ہر مادری زبان کا ایک پس منظر ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں مخصوص مذہب، عقائد، نظریات، تہذیب، ثقافت، تمدن، معاشرت، معیشت، ہر سطح پر اس زبان کا ایک تہذیبی ورثہ ہوتا ہے، وہیں مخصوص زبان سے وابستہ رہنے، اسے اختیار کرنے، اسے بولنے اور لکھنے کی صلاحیت کے نتیجے میں اس مخصوص ورثے سے تعلق برقرار رہتا ہے۔ برخلاف اس کے مادری زبان کے علاوہ جس زبان کو جو شخص یا قوم اپنی مادری زبان بناتی ہے، غالب امکان یہ ہے کہ وہ اسی میں رچ بس جاتے ہیں یا رچ بس جانے کے امکانات قوی ہوجاتے ہیں۔ اس طرح دو زبانوں کے ثقافتی فوائد کے حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ اقلیتی پس منظر کے حامل گھرانوں کے بچے جو اپنے والدین کی زبان پر عبور رکھتے ہوں، انہیں اپنے والدین کے تہذیبی ورثے میں حصہ پانے کا زیادہ موقع ملتا ہے، اس طرح بچے کی شناخت کو تقویت ملتی ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ موجودہ دور میں ترقی پذیر ممالک میں مادری زبان کے علاوہ عموماً معیشت سے وابستہ زبان کو اختیار کیا جاتا ہے، تاکہ اس زبان کے سیکھنے اور اس پر عبور حاصل کرنے کے بعد فرد یا قوم کی معیشت بہتر ہو۔ وہیں دو زبانیں بولنے والے افراد کو طبی لحاظ سے بھی فوائد حاصل ہیں جیسا کہ ایک حالیہ اشاعت میں بتایا گیا کہ دو زبانیں بولنے والے افراد کو دماغی بیماری ڈیمینشیا لاحق ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے، لیکن زبانیں سیکھنے اور اس پر عبور حاصل کرنے کے فائدہ یہیں تک محدود نہیں ہیں، اس کے مزید فوائد بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں، اگرچہ سیکھنے والا شعوری طور پر پختہ ہو یا سیکھنے اور زبان پر عبور حاصل کرنے کے بعد اس کے شعور کو بالیدگی حاصل ہوجائے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بھی قومی تعلیمی پالیسی (NEP 2020) اور نیشنل کریکولم فریم ورک (NCFSE 2023) کے تحت، تین زبانوں کے فارمولے R1، R2، R3 کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بچے کو اسکول میں تین مختلف زبانیں پڑھنی ہوں گی، جن میں سے کم از کم دو کا مقامی ہندوستانی زبان (بھارتیہ بھاشا) ہونا لازمی ہے۔ سی بی ایس ای (CBSE) نے تعلیمی سیشن 2026-27 سے اس فریم ورک کو باقاعدہ طور پر نافذ کردیا ہے۔ یہ تین درجات کسی زبان کی قابلیت کی سطح کے بجائے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ بچہ کون سی زبان کس ترتیب اور مقصد کے تحت سیکھ رہا ہے۔ R1 پہلی زبان: یعنی بچے کی بنیادی زبان یا ذریعہ تعلیم (جس میں خواندگی کے لیے سب سے پہلے بچے کو تیار کیا جائے گا)۔ یہ بچے کی مادری زبان یا اسکول کی طرف سے پیش کردہ کوئی بھی زبان جیسے ہندی، انگریزی، اردو وغیرہ، ہو سکتی ہے۔ R2 دوسری زبان: R1 کے علاوہ دوسری کوئی اور زبان۔ اس کا R1 سے مختلف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح R3 تیسری زبان: R1 اور R2 دونوں سے الگ، ایک تیسری زبان۔ یعنی اگر R1 یا R2 میں کوئی ایک غیر ملکی زبان (جیسے انگریزی یا فرانسیسی) ہے، تو R3 کا ہندوستانی زبان ہونا ضروری ہے۔

آپ کے علم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق دو ہندوستانی زبانوں کی شرط۔ تین میں سے کم از کم دو زبانیں آئینِ ہند کے آٹھویں شیڈول میں شامل ہندوستانی زبانیں (مثلاً ہندی، اردو، سنسکرت، تمل، بنگالی، پنجابی وغیرہ) ہونی چاہئیں۔ اسی طرح اگر غیر ملکی زبانوں کی حد یہ ہے کہ بنیادی تین زبانوں کے انتخاب میں صرف ایک غیر ملکی زبان (جیسے انگریزی، فرانسیسی یا جرمن) رکھی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی بچہ انگریزی اور فرانسیسی دونوں پڑھنا چاہتا ہے، تو اسے دو ہندوستانی زبانیں پوری کرنے کے بعد فرانسیسی کو چوتھی اضافی زبان کے طور پر لینا ہوگا۔ جہاں تک یہ زبانیں سیکھنے کے عمل کی شروعات کی بات ہے تو کلاس 6 اور کلاس 9 میں اس کا اطلاق ہوگا۔ 2026-27 کے سیشن سے چھٹی جماعت (Class 6) اور یکم جولائی 2026 سے نویں جماعت (Class 9) کے طلباء کے لیے تینوں زبانیں پڑھنا لازمی ہے۔ تاہم، 2026-27 میں دسویں جماعت (Class 10) میں موجود طلباء پر یہ تبدیلی لاگو نہیں ہوگی اور وہ پرانے دو زبانوں کے نظام کے تحت ہی امتحان دیں گے۔ گرچہ نئی تعلیمی پالیسی میں بچوں پر تین زبانیں سیکھنے کے عمل پر اعتراضات بھی ہوئے ہیں لیکن یہ اعتراض زبان سیکھنے کے تعلق سے نہیں بلکہ اس کے نفاذ کے سلسلے میں ہوئے ہیں۔ اس لحاظ طویل مدتی منصوبے کی روشنی میں یہ عمل فائدہ مند ثابت ہوگا گرچہ فی الوقت اس میں کافی بچے اور ان کے والدین پریشانی سے دوچار ہیں۔

موجودہ دور میں بہت اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا کوئی اپنی مادری زبان بھول سکتا ہے؟ یہ سوال اس لیے بھی توجہ طلب ہے کہ گلوبلائزیشن نے دنیا کو محدود کردیا اور سمیٹ کر رکھ دیا ہے، لیکن زبان کو بھولنے یا اس کے تہذیبی ورثے سے دُوری کا عمل اُس وقت شروع ہوتا ہے جب ایک شخص تعلیم یا روزگار کے لیے اپنی مادری زبان کے علاوہ دیگر زبانوں کو اختیار کرتا ہے، وہیں جس ماحول اور کلچر میں وہ اپنے شب و روز کے اوقات گزارتا ہے، خود کو اسی زبان و تہذیب میں ڈھالنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ نتیجہ میں مادری زبان سے دوری عام مسئلہ بن کے ابھرتی ہے۔

مونیکا، فی الحال زبان کے بھولنے کے عمل پر تحقیق کررہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں میں اپنی مادری زبان چھوڑ کر دوسری زبان سیکھنے کا عمل عام بات ہے، کیونکہ بچے کا ذہن نئی چیزیں زیادہ آسانی سے سیکھتا ہے۔ پرانی باتیں بھولنا بھی ان میں عام ہے۔ 12 سال کی عمر تک کسی بھی بچے کی زبان میں بنیادی تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ یعنی وہ اپنی مادری یا پیدائشی زبان کو مکمل طور پر بھول سکتا ہے۔ کسی بچے کو نو سال کی عمر تک کسی دوسری زبان والے ملک میں بسا دیا جائے تو وہ اپنی مادری زبان مکمل طور پر بھول جاتا ہے۔ زبان کے اس بھٹکاؤ پر ساؤتھمپٹن یونیورسٹی کی لارا ڈومنگوز نے بھی تحقیق کی ہے۔ لارا نے برطانیہ میں رہنے والے ہسپانوی لوگوں اور امریکا میں آباد کیوبا کے لوگوں پر تحقیق کی ہے۔ لارا نے پایا کہ برطانیہ میں آباد ہسپانوی دُور، دُور آباد تھے، اس لیے ان میں سے اکثر انگریزی بولتے تھے جب کہ امریکا میں آباد کیوبا کے باشندے زیادہ تر میامی میں آباد ہیں اور وہ ہسپانوی بولتے ہیں، کیونکہ ان کے آس پاس رہنے والے لوگ اپنی مادری زبان ہسپانوی بولتے ہیں۔ اس زبان کی بھولنے اور نہ بھولنے کے اثرات ان کی تہذیب و ثقافت پر بھی محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات والدین کو اچھی طرح سمجھنی چاہیے کہ مادری زبان میں ہی بچے کو ایک نسل اپنا ماضی منتقل کرتی ہے اور مادری زبان میں ہی ایک نسل اپنے ثقافتی مستقبل کی تعمیر کرتی ہے۔ مادری زبان کے محاورے بچے کے مزاج کا پتا دیتے ہیں، زبان کی تراکیب انسان کی زبان کے علاقائی پس منظر کا اندازہ لگانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں اور مادری زبان کی شاعری جو ماں بچوں کو سلاتے ہوئے لوری میں سناتی ہے یا روتے ہوئے بچے کو چپ کرانے کے لیے گنگناتی ہے اور بہت ہی چھوٹی عمر میں کھیل تماشوں میں پڑھے جانے والے ٹوٹے پھوٹے اشعار کسی بھی زبان کی وہ بنیادیں ہیں جن پر اس کا شان دار محل تعمیر ہوتا ہے۔

گفتگو کے پس منظر میں مادری زبان سے نا صرف والدین کی وابستگی ضروری ہے بلکہ ماں باپ کو اپنے بچوں کو بھی مادری زبان سکھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے باوجود کہ دیگر زبانوں کو سیکھنے اور اس پر عبور حاص کرنے کا عمل بیک وقت جاری رہ سکتا ہے۔ اور بچے کا مستقبل ہر لحاظ سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔

بھیڑ کی پیروی یا شعور کی بیداری؟

انسان کو اپنی زندگی میں ایک ایسا داخلی معیار ضرور قائم کرنا چاہیے جس کی روشنی میں وہ اپنے فیصلوں کا جائزہ لے سکے۔ اسے خود سے سوال کرنا چاہیے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں، کیا وہ واقعی درست ہے؟ کیا یہ فیصلہ میری فکری آزادی اور اخلاقی ذمہ داری کے مطابق ہے؟ کیا میں کسی حقیقت کو سمجھ کر اس کے ساتھ کھڑا ہوں یا محض لوگوں کی پیروی کر رہا ہوں؟ کیا میری خاموشی کسی مصلحت کا نتیجہ ہے یا اپنے موقف پر قائم رہنے کی ہمت نہ ہونے کا اظہار؟ ایسے سوالات انسان کے اندر خود احتسابی کا شعور پیدا کرتے ہیں۔ یہی خود احتسابی اسے جذباتی فیصلوں، وقتی مقبولیت اور معاشرتی دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔

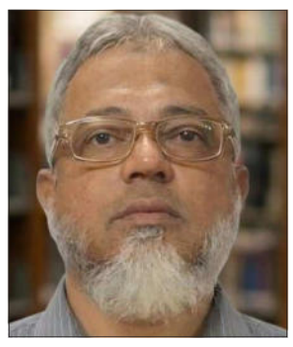

مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

انسانی زندگی کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ اکثر لوگ اپنی سوچ، فہم اور شعور کی بنیاد پر فیصلے کرنے کے بجائے دوسروں کے طرزِ عمل کو اپنے لیے معیار بنا لیتے ہیں۔ وہ اس بات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں کہ لوگ کیا کر رہے ہیں، بجائے اس کے کہ اس بات پر غور کریں کہ جو کچھ کیا جارہا ہے، وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ معاشرے میں کسی نظریے، رجحان، طرزِ زندگی یا رویّے کو محض اس لیے قبول کرلیا جاتا ہے کہ اکثریت اس کی پیروی کر رہی ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان اپنی انفرادی سوچ کو اجتماعی رجحانات کے تابع کردیتا ہے اور اسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ جس راستے پر سب چل رہے ہیں، یقیناً وہی راستہ منزل تک پہنچانے والا ہوگا۔ حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ کسی راستے کی درستی کا فیصلہ اس پر چلنے والوں کی تعداد سے نہیں، بلکہ اس راستے کی سمت، مقصد، اصول اور نتائج سے ہوتا ہے۔ بھیڑ کا بڑا ہونا کسی راستے کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں، جس طرح کسی راستے پر چند افراد کا چلنا اس کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں۔

یہ انسانی نفسیات کا ایک دلچسپ مگر قابلِ غور پہلو ہے کہ انسان اکثر تنہائی سے زیادہ اختلاف سے خوف زدہ ہوتا ہے۔ اسے اندیشہ رہتا ہے کہ اگر اس نے اجتماعی رجحان سے ہٹ کر کوئی فیصلہ کیا تو لوگ اسے عجیب سمجھیں گے، اس کی مخالفت کریں گے یا اس کے انتخاب کو قبول نہیں کریں گے۔ یہی خوف رفتہ رفتہ اس کی خود اعتمادی، فکری آزادی اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو کمزور کردیتا ہے۔ وہ اپنے ضمیر کی آواز کو خاموش کرکے دوسروں کی توقعات کے مطابق زندگی گزارنے لگتا ہے۔ اس کی ترجیحات، پسند و ناپسند، حتیٰ کہ اس کے خواب بھی معاشرتی دباؤ کے زیرِ اثر تشکیل پانے لگتے ہیں۔ یوں بظاہر وہ ایک آزاد انسان دکھائی دیتا ہے، لیکن حقیقت میں اس کی سوچ دوسروں کے فیصلوں کی اسیر بن چکی ہوتی ہے۔ وہ اپنی زندگی کا راستہ خود متعین کرنے کے بجائے اس راستے پر چلنے کو ترجیح دیتا ہے جسے معاشرے نے پہلے سے قابلِ قبول قرار دے رکھا ہو۔ حالاں کہ زندگی کی اصل معنویت اندھی تقلید میں نہیں، بلکہ بامقصد انتخاب اور باشعور طرزِ عمل میں پوشیدہ ہے۔ انسان کو یہ حق اور صلاحیت عطا کی گئی ہے کہ وہ حالات کا جائزہ لے، حقائق کو پرکھے، مختلف زاویوں سے غور و فکر کرے اور پھر اپنی عقل، تجربے، علم اور ضمیر کی روشنی میں کسی نتیجے تک پہنچے۔ یہی صلاحیت اسے محض ہجوم کا ایک فرد بننے سے بلند کرکے ایک صاحبِ فکر اور صاحبِ کردار شخصیت بناتی ہے۔ جو انسان ہر بات کو صرف اس لیے قبول کر لیتا ہے کہ دوسرے بھی اسے قبول کر رہے ہیں، وہ دراصل اپنی فکری ذمہ داری سے دست بردار ہوجاتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص کسی رائج نظریے یا اجتماعی رجحان کو قبول کرنے سے پہلے اس کی حقیقت جاننے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنی شخصیت کی تعمیر میں ایک اہم قدم اٹھاتا ہے۔

یہاں ایک بنیادی فرق کو سمجھنا ضروری ہے کہ انفرادی سوچ کا مطلب محض دوسروں سے اختلاف کرنا یا ہر اجتماعی روایت کو رد کردینا نہیں ہے۔ ہر وہ شخص باشعور نہیں ہوتا جو سب سے الگ راستہ اختیار کرتا ہے، اور نہ ہی ہر اجتماعی فیصلہ غلط ہوتا ہے۔ اصل کمال یہ ہے کہ انسان نہ تو اکثریت کے دباؤ میں آکر اپنی عقل کو معطل کرے اور نہ ہی محض اپنی انفرادیت ثابت کرنے کے لیے اختلاف کو اپنا شعار بنائے۔

اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ بعض اوقات اکثریت کا انتخاب درست بھی ہوتا ہے اور بعض مواقع پر کسی ایک فرد کی رائے بھی غلط ثابت ہوسکتی ہے۔ لہٰذا اصل معیار نہ اکثریت ہے، نہ اقلیت؛ اصل معیار حق، دلیل، اخلاقی اصول اور حقیقت پسندی ہے۔ اختلاف اسی وقت قابلِ قدر بنتا ہے جب اس کے پیچھے علم، بصیرت اور کوئی مضبوط فکری بنیاد موجود ہو۔

زندگی میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر شخص آپ کی سوچ کو سمجھے، آپ کے فیصلوں سے اتفاق کرے یا آپ کے انتخاب کی اہمیت کو تسلیم کرے۔ ہر انسان کا ذہنی پس منظر، تجربات، ترجیحات اور حالات دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

جس حقیقت کو آپ اپنے تجربے کی روشنی میں دیکھ رہے ہیں، ممکن ہے دوسرا شخص اسے کسی بالکل مختلف زاویے سے دیکھتا ہو۔ اس لیے ہر اختلاف کو مخالفت سمجھنا اور ہر عدم اتفاق کو اپنی ذات پر حملہ تصور کرنا درست نہیں۔ بعض اوقات لوگ آپ کے فیصلوں کو اس لیے نہیں سمجھ پاتے کہ وہ آپ کے حالات، مقاصد اور داخلی کشمکش سے واقف نہیں ہوتے۔ انہیں صرف آپ کا فیصلہ دکھائی دیتا ہے، اس کے پس منظر میں موجود وہ طویل غور و فکر، تجربات اور وجوہات نظر نہیں آتیں جنہوں نے آپ کو اس نتیجے تک پہنچایا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر شخص کو مطمئن کرنے کی کوشش میں اپنی زندگی کے بنیادی فیصلوں سے دست بردار ہوجانا دانش مندی نہیں۔

انسان کو اپنی زندگی میں ایک ایسا داخلی معیار ضرور قائم کرنا چاہیے جس کی روشنی میں وہ اپنے فیصلوں کا جائزہ لے سکے۔ اسے خود سے سوال کرنا چاہیے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں، کیا وہ واقعی درست ہے؟ کیا یہ فیصلہ میری فکری آزادی اور اخلاقی ذمہ داری کے مطابق ہے؟ کیا میں کسی حقیقت کو سمجھ کر اس کے ساتھ کھڑا ہوں یا محض لوگوں کی پیروی کر رہا ہوں؟ کیا میری خاموشی کسی مصلحت کا نتیجہ ہے یا اپنے موقف پر قائم رہنے کی ہمت نہ ہونے کا اظہار؟ ایسے سوالات انسان کے اندر خود احتسابی کا شعور پیدا کرتے ہیں۔ یہی خود احتسابی اسے جذباتی فیصلوں، وقتی مقبولیت اور معاشرتی دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔

تاریخ کا مطالعہ بھی اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ بڑے فکری، علمی، سماجی اور تہذیبی انقلابات ہمیشہ اس وقت رونما ہوئے جب کسی فرد یا جماعت نے مروجہ تصورات کو محض رواج کی بنیاد پر قبول کرنے سے انکار کیا اور حقائق کی روشنی میں نئے سوالات اٹھائے۔ جن لوگوں نے اپنے عہد کے مروجہ تصورات سے ہٹ کر سوچنے کی جرأت کی، ابتدا میں اکثر انہیں مخالفت، تنقید، تنہائی اور عدمِ قبولیت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وقت نے ثابت کیا کہ ہر نیا خیال غلط نہیں ہوتا اور ہر پرانا تصور محض قدامت کی وجہ سے درست نہیں رہتا۔

علم کی ترقی، معاشرتی اصلاح اور انسانی شعور کی وسعت کا ایک اہم محرک یہی آزادانہ غور و فکر اور دلیل کی بنیاد پر اختلاف کی صلاحیت رہی ہے۔ البتہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر نئی بات لازماً درست اور ہر پرانی بات لازماً فرسودہ ہے؛ بلکہ ہر نظریے کو اس کے دلائل، افادیت اور نتائج کی بنیاد پر پرکھنا ہی حقیقی علمی رویّہ ہے۔ اس تناظر میں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ اپنی الگ شناخت قائم کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ انسان بلند آواز میں اپنی برتری کا اعلان کرے یا ہر موقع پر دوسروں سے مختلف دکھائی دینے کی کوشش کرے۔ حقیقی انفرادیت شور و شہرت کی محتاج نہیں ہوتی؛ وہ انسان کے کردار، اصول پسندی، طرزِ فکر، فیصلوں کی پختگی اور عمل کی سنجیدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔ بعض لوگ دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اختلاف کرتے ہیں، جب کہ بعض لوگ حقیقت کا تقاضا سمجھ کر اختلاف کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلی صورت میں اختلاف محض شخصیت کی نمائش ہے، جب کہ دوسری صورت میں یہ فکری دیانت اور اصولی استقامت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک باشعور انسان کی کوشش یہ نہیں ہوتی کہ وہ ہر حال میں دوسروں سے مختلف نظر آئے، بلکہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر حال میں درست موقف اختیار کرے، خواہ اس کی تائید کرنے والے کم ہی کیوں نہ ہوں۔

زندگی کے بعض مراحل ایسے بھی آتے ہیں جب درست فیصلہ انسان کو بظاہر تنہا کردیتا ہے۔ اسے اپنے قریبی لوگوں کی مخالفت، معاشرتی تنقید یا عدمِ تعاون کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی اس کے انتخاب کو نادانی کہا جاتا ہے، کبھی اس کی سوچ کو غیر حقیقت پسندانہ قرار دیا جاتا ہے اور کبھی اسے سمجھوتہ نہ کرنے والا انسان سمجھ کر نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ ایسے مواقع پر انسان کے لیے سب سے بڑی آزمائش اپنی نیت، مقصد اور اصولوں پر قائم رہنا ہوتی ہے۔

تاہم استقامت کا مطلب ضد، انا یا اپنی غلطی پر اصرار نہیں؛ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دلیل کے سامنے جھکنے کا حوصلہ بھی رکھے اور دباؤ کے سامنے نہ جھکنے کا کردار بھی۔ اگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو تو رجوع کرنے میں کوئی عار محسوس نہ کرے، اور اگر اس کا موقف حقائق اور اصولوں پر مبنی ہو تو محض لوگوں کی ناراضی کے خوف سے اسے ترک نہ کرے۔

دراصل زندگی کی کامیابی کا تعلق اس بات سے نہیں کہ کتنے لوگ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں، بلکہ اس سے ہے کہ ہم کس سمت میں سفر کر رہے ہیں۔ بعض اوقات ایک طویل قافلہ بھی غلط سمت میں رواں دواں ہوتا ہے، جب کہ ایک تنہا مسافر درست منزل کی جانب بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی کو دوسروں کی نقل، معاشرتی مقابلے اور غیر ضروری توقعات کے تابع نہ کرے۔ دوسروں کی کامیابی سے رہنمائی ضرور حاصل کرے، ان کے تجربات سے سیکھے، اہلِ علم و بصیرت کے مشوروں سے فائدہ اٹھائے، لیکن اپنی عقل و بصیرت کو بالکل معطل نہ کرے۔ کسی سے سیکھنا کمزوری نہیں، لیکن سوچے سمجھے بغیر کسی کی پیروی کرنا فکری کمزوری ضرور ہے۔ اسی طرح دوسروں سے اختلاف کرنا کوئی کمال نہیں، جب تک اس اختلاف کے پیچھے کوئی مثبت مقصد، ٹھوس دلیل اور تعمیری فکر موجود نہ ہو۔

انسان کی اصل پہچان اس بات سے نہیں بنتی کہ وہ کتنی بڑی بھیڑ کا حصہ ہے، بلکہ اس بات سے بنتی ہے کہ اس کے پاس اپنا شعور، اپنا اصولی موقف اور اپنی فکری سمت کتنی واضح ہے۔ زندگی میں ہر شخص کو خوش رکھنا ممکن نہیں، ہر رائے سے اتفاق کرنا ضروری نہیں اور ہر مقبول راستے پر چلنا دانش مندی نہیں۔ کبھی اپنے ضمیر کی آواز سننے کے لیے دنیا کے شور سے فاصلہ اختیار کرنا پڑتا ہے، کبھی اپنی منزل کی حفاظت کے لیے غیر ضروری تنقید کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اور کبھی درست راستے پر چلنے کے لیے تنہا قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن یاد رکھیے، تنہا چلنا بذاتِ خود کوئی فضیلت نہیں؛ فضیلت اس بات میں ہے کہ انسان حق اور صداقت کی راہ پر ثابت قدم رہے۔ کیونکہ زندگی کا مقصد بھیڑ میں گم ہوجانا نہیں، بلکہ اپنے شعور کو بیدار رکھتے ہوئے ایک ایسی شخصیت کی تعمیر کرنا ہے جو حالات کے بہاؤ میں بہنے کے بجائے اپنے اصولوں کی روشنی میں راستہ متعین کرے۔

اس لیے بھیڑ کا حصّہ بننے سے پہلے یہ ضرور دیکھیے کہ وہ کس سمت جا رہی ہے؛ کیونکہ منزل کا تعین قدموں کی کثرت سے نہیں، راستے کی درستی سے ہوتا ہے۔ اپنی سوچ کو زندہ رکھیے، اپنے ضمیر کو بیدار رکھیے اور اپنی شناخت کو اصولوں کے ساتھ وابستہ رکھیے۔ دنیا کی ہر آواز کے پیچھے چلنے کے بجائے کبھی اپنے اندر کی اس آواز کو بھی سنیے جو آپ کو سوچنے، سمجھنے اور حق کا انتخاب کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہی فکری آزادی ہے، یہی خود شناسی ہے اور یہی ایک باوقار، بامقصد اور بامعنی زندگی کا اصل جوہر ہے۔

لداخ: جمہوریت سرد خانے میں

لداخ میں جمہوری نمائندگی کو کمزور کرنے کی کوششیں ایک بار پھر سوالوں کے گھیرے میں ہیں۔ ملک بھر میں الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کرائی، جس کا مقصد بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام فہرستوں سے خارج کرنا تھا۔ تاہم جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور لداخ کو اس عمل سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔ لیکن اب لداخ میں بھی ووٹروں کی تعداد گھٹانے کا ایک الگ طریقہ اختیار کیے جانے کے الزامات سامنے آرہے ہیں۔ ایس آئی آر سے چھوٹ ملنے کے باوجود یہاں جمہوری نمائندگی کو کمزور کرنے کی کوششوں پر تشویش ظاہر کی جارہی ہے۔ لداخ کی آٹھ خودمختار پہاڑی ترقیاتی کونسلوں کے انتخابات 4 دسمبر کو ہونے والے ہیں۔ لیکن ان انتخابات کے لیے جس موسم کا انتخاب کیا گیا ہے، وہ اپنے آپ میں کئی سوالات کھڑے کرتا ہے۔ دسمبر میں لداخ کا درجہ حرارت منفی 20 سے 30 ڈگری سیلسیس تک پہنچ جاتا ہے۔ شدید سردی کے باعث سڑکیں بند ہوجاتی ہیں اور فضائی پروازوں کا سلسلہ بھی غیر یقینی ہوجاتا ہے۔ اس موسم میں علاقے کی تقریباً 20 سے 25 فیصد آبادی گرم میدانی علاقوں کی طرف نقل مکانی کرجاتی ہے۔ جو لوگ لداخ میں رہ جاتے ہیں، وہ بھی زیادہ تر وقت گھروں میں گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں بڑی تعداد میں لوگوں کا ووٹ ڈالنے کے لیے نکلنا مشکل ہے، جب کہ بزرگ شہریوں کے لیے تو یہ تقریباً ناممکن ہوسکتا ہے۔ لداخ کے مقامی رہنما ان موسمی حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کارگل ڈیموکریٹک الائنس (کے ڈی اے) کے رہنما سجاد حسین کرگلی کا کہنا ہے کہ ملک کے دوسرے حصوں میں ووٹ چوری کے الزامات سامنے آتے رہے ہیں، لیکن لداخ کو اب ایک تجربہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق یہاں کے لوگوں سے سیاسی نمائندگی چھینی جارہی ہے اور یک طرفہ فیصلے اس بات کا ثبوت ہیں کہ لداخ میں جمہوریت کو کمزور کیا جارہا ہے۔ اب تک لداخ میں صرف دو اضلاع، لیہہ اور کارگل تھے اور دونوں کی اپنی اپنی پہاڑی کونسل موجود تھی۔ لیکن انتظامیہ نے اب اضلاع کی تعداد بڑھا کر آٹھ کردی ہے۔ 10 نومبر کو یہ ساتی الیکشن کمیشن نے ان تمام آٹھ کونسلوں کے انتخابات کا اعلان کردیا۔ چیف سکریٹری آشیش کندرا نے اسے ایک تاریخی موڑ قرار دیتے ہوئے کہا کہ دسمبر میں انتخابات کرانے سے نئی کونسلوں کو بجٹ تیار کرنے کے لیے تین ماہ کا وقت مل سکے گا۔ تاہم لداخ کے رکن پارلیمنٹ محمد حنیف جان اس فیصلے سے متفق نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ سے مارچ یا اپریل میں انتخابات کرانے کی درخواست کی تھی، کیونکہ اس وقت تک سردیوں میں نقل مکانی کرنے والے لوگ واپس آچکے ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ شہری انتخابی عمل میں حصہ لے سکیں گے۔ انتخابات کی تاریخ ہی تنازعے کی واحد وجہ نہیں ہے۔ لیہہ ایپکس باڈی (ایل اے بی) کے رہنما سیرنگ دورجے لکرک کے مطابق پہاڑی کونسلوں کے آئینی و انتظامی ضوابط میں تبدیلیاں کی گئی ہیں، جس سے ان کے اختیارات میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ ان کا الزام ہے کہ بیشتر اختیارات لیفٹیننٹ گورنر کے حوالے کردیے گئے ہیں۔ نئے اضلاع میں کونسلوں کی نشستوں کی حد بندی اور انتخابی حلقوں کی تشکیل پر بھی جانبداری اور من مانی کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ ایل اے بی اور کے ڈی اے نے جب پہاڑی کونسلوں کے انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا تو انتظامیہ نے مبینہ طور پر سخت کارروائیوں کا راستہ اختیار کیا۔ 11 نومبر کو پولیس نے لیہہ میں احتجاجی مقام سے ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کو ہٹا دیا۔ وانگچک کا الزام ہے کہ نقاب پوش افراد نے انہیں زبردستی ایک گاڑی میں بٹھایا اور گھر پہنچا دیا۔ اس کے بعد سے ان کے گھر کے باہر تقریباً 20 مسلح پولیس اہلکار تعینات ہیں۔ انتخابی ضابطۂ اخلاق کا حوالہ دیتے ہوئے جاری ایک حکم نامے کے تحت انہیں 60 دن تک کسی بھی غیر مجاز ریلی، جلوس یا عوامی اجتماع میں شرکت سے روک دیا گیا ہے۔ اگرچہ حکم نامے میں نظر بندی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا، لیکن وانگچک کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مطلب انہیں عملاً گھر تک محدود کرنا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کو لکھے گئے خط میں انہوں نے واضح کیا کہ انتخابی ضابطۂ اخلاق کو پُرامن احتجاج کے حق کو ختم کرنے یا کسی شہری کو گھر میں محدود کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وانگچک کے تعلیمی اداروں پر بھی انتظامی دباؤ بڑھنے کے الزامات ہیں۔ اگست 2025 میں لیہہ انتظامیہ نے فینگ میں واقع ان کے ادارے ہمالین انسٹی ٹیوٹ آف آلٹرنیٹو لرننگ (ایچ آئی اے ایل) کے لیے مختص تقریباً 54 ہیکٹر زمین کا الاٹمنٹ منسوخ کردیا تھا۔ وانگچک نے اس کارروائی کو منظم طور پر ہراساں کرنے کی مہم قرار دیا تھا۔ نومبر 2026 میں انتظامیہ نے ایچ آئی اے ایل کو اس کے ڈیزرٹ فلاور اسکول کی سرگرمیاں بند کرنے کا نوٹس بھی جاری کیا۔ ادارے کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر اور وانگچک کی اہلیہ گیتانجلی انگمو نے اس نوٹس کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسکول کو عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (این او سی) دینے کی فائل خود انتظامیہ نے روک رکھی ہے، اس لیے ادارے کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ سڑکوں پر احتجاج کے راستے محدود ہونے کے بعد وانگچک کے پاس اپنی بات ملک کے عوام تک پہنچانے کے لیے سوشل میڈیا ہی ایک اہم ذریعہ رہ گیا ہے۔ ایک ویڈیو پیغام میں انہوں نے کہا کہ 24 ستمبر کو لیہہ میں پیش آنے والے واقعات کی عدالتی جانچ کے لیے قائم کمیشن کی رپورٹ انتہائی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ ان واقعات میں پولیس فائرنگ کے نتیجے میں چار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ دوسری طرف، مرکز کے زیر انتظام علاقے کی انتظامیہ پہاڑی کونسلوں کے انتخابات کرانے میں غیر معمولی تیزی دکھا رہی ہے۔ ان کے مطابق ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جمہوریت اور آئینی تحفظات پر بات چیت کے لیے اپنی پسند کے افراد کو منتخب نمائندوں کی جگہ لانے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق کئی دیہات کے لوگوں نے 21 نومبر کو ہونے والے پنچایت اور مقامی بلدیاتی انتخابات سے بھی دور رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح لداخ میں انتخابی عمل کے بائیکاٹ کا دائرہ وسیع ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ مرکزی حکومت اور لداخ کی قیادت کے درمیان مذاکرات بھی گزشتہ ماہ سے تعطل کا شکار ہیں۔ مقامی رہنماؤں کا الزام ہے کہ لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ انہیں بدنام کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ 7 نومبر کو سونم وانگچک نے ایک مبینہ اسٹنگ آپریشن کی ریکارڈنگ

مجاہد آزادی مولانا ابوالکلام کے روشن کارنامے نسل نو کے لیے مشعلِ راہ، پروفیسر وسیم اختر

مولانا ابوالکلام آزاد پبلک جونیر ہائی اسکول کا بیس سالہ جشن یوم تاسیس



بہرائچ .(سعید ہاشمی) مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت مختلف الجہات تھی ، انھوں نے اپنی وزارت کے دوران ملک میں عظیم تعلیمی خدمات انجام دیں، آئی آئی ٹی ، یو جی سی وغیرہ انھیں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، انھوں نے ملک میں تعلیمی نظام کو مستحکم بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا، ان کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ آج جس اسکول کے بیس سالہ جشن یوم تاسیس میں شرکت ہوئی ہے ، اس کا نام اسی عظیم شخصیت کے نام پر رکھا گیا، جو بہت مبارک نام ہے ،اس کے لیے اسکول کے بانی و منتظمین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار انگلر ل یونیورسٹی کے چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے کل شہر کے شملہ بینکویٹ ہال میں منعقد مولانا ابوالکلام آزاد پبلک جونیر ہائی اسکول کے بیس سالہ جشن یوم تاسیس میں کیا۔

پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر سید وسیم اختر نے مزید بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج میں خود کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ اس عظیم مجاہد آزادی اور وزیر تعلیم کے نام سے قائم اسکول کے اس ادبی وثقافتی پروگرام میں شرکت کررہا ہوں ۔ دعا ہے کہ یہ اسکول دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔

مہمان اعزازی سابق ضلع جج بی ڈی نقوی نے پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اگر کوئی قوم ترقی کرسکتی ہے تو تعلیم کے ذریعے ہی کرسکتی ہے، اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اسکول اور کالجوں کا قیام کریں، اور اچھی تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔ مجھے خوشی ہورہی ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد پبلک جونیر ہائی اسکول اپنے مشن میں مصروف ہے۔

معروف شاعر وناظم مشاعرہ واصف فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرا اس شہر سے تیس سال کا تعلق ہے، اور آج بھی میں خود کو یہاں کا ایک فرد سمجھتا ہوں، میں شروع سے اس اسکول کو جانتا ہوں، جو اپنے قیام کے روزِ اول سے ملت کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا فریضہ انجام دیتا آرہا ہے، اس کے لیے اسکول کی منتظمہ قابل مبارکباد ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد پبلک جونیر ہائی اسکول کے بیس سال مکمل ہونے پر منعقد ادبی وثقافتی پروگرام کا آغاز حافظ لطیف الرحمٰن نوری کی تلاوتِ قرآن مجید اور رئیس صدیقی کی نعتِ پاک سے ہوا ، پورے پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر سفیان احمد انصاری نے انجام دیے۔

اسکول کے بانی شفیق احمد باغبان نے استقبالیہ اور اسکول کے طلبہ نے ثقافتی پروگرام پیش کیا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

شہر کے معروف عظیم شاعر مظہر سعید نے مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت وخدمات پر مشتمل شان دار نظم پیش کی۔

اس موقع پر خواجہ خلیل احمد شاہ مرحوم ،مولانا سلامت اللہ بیگ ؒ ،مولانا کلیم اللہ نوریؒ کو "مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ" برائے تحریکِ آزادی دیا گیا ، جسے مرحومین کے پسزادوں (خواجہ سعود احمد شاہ، مرزا طارق بیگ، حافظ محمد افضل خاں) نے حاصل کیا۔ جبکہ "مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے تفسیر وخطابت "مفتی وحید اللہ قاسمی کو، خالد نعیم ، محمد عارف خاں، تنویر فاطمہ، محمد عبداللہ خان، منوج کمار جائسوال ، اکھلیش کمار سکسینہ کو" مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے تعلیمی خدمات"، پون چند اگروال ، ہیمنت کمار مشرا، سید شفیع الدین زیدی، سلیم صدیقی، سید شاداب حسین کو "مولانا ابو الکلام آزاد ایوارڈ برائے صحافت" ،"مظہر سعید علیگ بہرائچی، محمد جمال اظہر صدیقی، رئیس صدیقی کو" مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے شاعری"، اور ڈاکٹر سفیان احمد انصاری قاسمی وجنید احمد نور کو "مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے اردو ادب" دیا گیا۔

اس کے علاوہ جامعہ مسعودیہ نورالعلوم اور آزاد انٹر کالج قائم کرنے والے معروف عالم مولانا محفوظ الرحمٰن نامیؒ کو "مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ برائے تعلیمی خدمات" اُن کے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر تقی الرحمٰن قاسمی کو دیا گیا، اور مرحومہ شیخ نجمہ بیگم صاحبہ کو" افتخارِ تعلیم ایوارڈ" اور مرحوم ڈاکٹر محمد عالم سرحدی کو "مفکر قوم و ملت ایوارڈ" عطا کیا گیا، جسے اُن کے وارثین نے وصول کیا۔

علاوہ ازیں اسکول میں دس سال سے زائد تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ میں ریاض احمد صدیقی ، شیبا خان ، محمد صابر منصوری ، شہناز بیگم ومحمد راقم منصوری کو بھی اعزاز دیا گیا۔ ساتھ ہی اسکول کے بیس سال کے ٹاپرس طلبہ وطالبات اور ہیڈ بوائے وہیڈ گرل کو بھی ایوارڈ واعزاز سے نوازا گیا۔

اسی طرح بیس سالہ جشن یوم تاسیس کی مناسبت سے ایک یادگاری مجلہ کے اجرا بھی عمل میں آیا۔ اسکول کے بانی شفیق احمد باغبان ، منیجر محمد طاہر، محمد عامر (منیجر الہدیٰ انگلش اسکول) نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

قرآنی تعلیمات پر عمل آوری فلاح دارین، ضیاء الدین ندوی

معروف تعلیمی مرکز حسنین پبلک اکیڈمی، پینتے پور میں منعقدہ تکمیلِ حفظِ قرآن پر پروقار دعائیہ تقریب کا انعقاد





سیتاپور(نمائندہ)ممتاز دینی ادارہ حسنین پبلک اکیڈمی محلہ کسگری، پینتے پور، سیتاپور، یوپی) کے زیر اہتمام اکیڈمی کے ہونہار طالب علم ابوطالب کی تکمیلِ حفظِ قرآن کریم کے زرّیں موقع پر ایک روح پرور دعائیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت اکیڈمی کے سرپرستِ مولانا منیر احمد مظاہری نے کی تقریب کا آغاز اکیڈمی کے طالب علم محمد ارسلان کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، محمد احتشام مجبکہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نہایت خوش الحانی کے ساتھ نعتِ شریف کا نذرانہ پیش کیا۔ ثقافتی وعلمی حصے میں طالب علم محمد سعد بن معراج احمد نے 'عظمتِ قرآن' کے عنوان پر پُرمغز تقریر پیش کر کے سامعین سے دادِ تحسین حاصل کی۔ بعدازاں محمد جمعان اور ابوطلحہ نے مشترکہ طور پر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا معروف ترانہ پیش کر کے ماحول کو گرما دیا۔ اس موقع پر اکیڈمی کے منیجر * ڈاکٹر عزیز الرحمان ندوی نے حاضرین کے سامنے ادارے کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ حسنین پبلک اکیڈمی میں محض حفظِ قرآن اور دینیات ہی نہیں، بلکہ عصری تقاضوں کے پیشِ نظر اردو، ہندی، انگریزی اور ریاضی کی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ انہوں نے اکیڈمی کی جانب سے شائع کردہ دینیات کے دو رسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ادارے میں فی الحال دو شعبے سرگرمِ عمل ہیں؛ ایک شعبہ حفظِ قرآن کا، جبکہ دوسرا شعبہ اسکول و کالج کے طلبہ کو بنیادی دینیات سکھانے سے متعلق ہے۔ انہوں نے مستقبل کے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ حالات سازگار رہے تو جلد ہی مزید تعلیمی شعبوں کا افتتاح بھی عمل میں آئے گا۔ تقریب کے دوران شاعرِ اسلام حاجی یونس اور قاری محمد ظفر صاحب نے اپنے مخصوص ترنم میں عارفانہ اشعار پیش کر کے محفل میں سماں باندھ دیا۔ مولانا ضیاء الدین ندوی ناظم مدرسہ نورالایمان نور پور محمود آباد نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے حفظِ قرآن کی عظمت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظِ قرآن کو تکمیلِ حفظ پر جو روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے، دنیا کی کوئی بھی مسرت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ آپ اپنے بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیسر ضرور بنائیں، لیکن اس سے پہلے انہیں حافظِ قرآن ضرور بنائیں، کیونکہ جب ایک ڈاکٹر یا انجینئر حافظِ قرآن ہوگا تو اس کی شان وشوکت ہی نرالی ہوگی انہوں نے طالب علم ابو طالب کو تکمیلِ حفظ پر دلی مبارکباد پیش کی اور حسنین پبلک اکیڈمی کی ہمہ جہت تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آج امتِ مسلمہ کو ایسے ہی اداروں کی اشد ضرورت ہے جہاں دینی اور عصری تعلیم کو یکجا کر کے نئی نسل کی آبیاری کی جائے۔ اکیڈمی کے ڈائریکٹر محمد انس ندوی اکیڈمی کے قیام کے پس منظر میں کہا کہ 2020 میں شروع ہونے والے اس ادارے سے گزشتہ چھ سال کی قلیل مدت میں ایک درجن سے زائد حفاظِ کرام کا فارغ ہونا ادارہ اور خود ہمارے لیے فرحت اور سعادت مندی ہے اس روحانی مجلس میں مولانا ہارون قاسمی، مولانا عبدالرشید ندوی، مولانا رفیع الدین ندوی، مولانا نجیب باندوی، قاری عبدالحسیب، مفتی محمد اسعد ندوی، قاری ظفر، مفتی اسد ندوی، مولانا وسیم، مولانا عقیل الرحمان، مولانا شاداب ندوی، حافظ محمد ارشد، ڈاکٹر محمد اسلم قاسمی حافظ نادر، حافظ شارق، حافظ عبدالمعید، حافظ امام الدین، حافظ محمد ظفر، حافظ علی احمد، حاجی یونس، ماسٹر اقبال، عتیق احمد، محمد ارباز، مولوی عبدالحلیم، محمد سلیم عبدالرؤوف، اور مقامی سرکردہ لوگوں نے شرکت کی۔

'جامعہ ملیہ اسلامیہ کے امتحانی نظام میں اصلاحات'

شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں دوسرا توسیعی خطبہ



نئی دہلی۔(جنوبی سہارا نیوز) ''جامعہ ملیہ اسلامیہ میں امتحانی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور روایتی دستی طریقہ کار کو ڈیجیٹل سہولتوں سے مربوط کرنے کے لیے متعدد اصلاحی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ اس تبدیلی کا نمایاں پہلو امتحانی کارروائیوں میں شفافیت، سرعت اور انتظامی سہولت پیدا کرنا ہے، تاکہ امتحانات کا انعقاد، نتائج کی تیاری اور دیگر متعلقہ مراحل زیادہ منظم اور مؤثر انداز میں انجام پاسکیں۔'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر احتشام الحق، کنٹرولر امتحانات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے شعبہ اسلامک اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقد دوسرے توسیعی خطبے بعنوان ''جامعہ ملیہ اسلامیہ کے امتحانی نظام میں اصلاحات'' کے دوران کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جامعہ کے آن لائن امتحانی پورٹل نے طلبہ وطالبات کے لیے امتحانی امور کو پہلے سے کہیں زیادہ سہل بنا دیا ہے۔ فارم کے اندراج سے لے کر شیڈول اور نتائج کی دستیابی تک مختلف مراحل اب ڈیجیٹل نظام کے ذریعے انجام پا رہے ہیں اور اس سے طلبہ کو غیر ضروری دفتری پیچیدگیوں سے نجات ملی ہے۔ نیز جامعہ پریس کا قیام بھی اسی اصلاحی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ مہمانِ خصوصی، پروفیسر اقتدار محمد خان، ڈین، فیکلٹی برائے انسانی علوم ولسانیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے مہمان مقرر کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کی حقیقی ترقی اور کام یابی اسی وقت ممکن ہے جب اس کا انتظامی نظام اساتذہ کی ضروریات اور طلبہ کی توقعات سے پوری طرح ہم آہنگ ہو، اس تناظر میں پروفیسر احتشام الحق کی خدمات نہایت اہمیت کی حامل ہیں کہ تدریسی حلقوں سے ان کا قریبی تعلق اور طلبہ کے مسائل وضروریات سے ان کی گہری واقفیت انہیں امتحانی نظام کو زیادہ موثر، سہل اور طلبہ کی توقعات سے ہم آہنگ بنانے میں مدد دیتی ہے۔ جناب جنید حارث، صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی جامعہ کی ترقی اور اسے عالمی تعلیمی معیار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ انتظامی سطح پر جاری اس جدوجہد میں کنٹرولر امتحانات پروفیسر احتشام الحق کا کردار بھی انتہائی قابل قدر ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں اور انتظامی تجربے سے جامعہ کے امتحانی نظام کو بہتر بنانے اور اس کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر امتحانی نظام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کی کارکردگی کا اندازہ اس کے نظامِ امتحانات اور نتائج کے معیار سے بھی ہوتا ہے۔ امتحانات کا بروقت اور منظم انعقاد، نیز نتائج کی تیاری میں معیار اور شفافیت، ادارے کی تعلیمی سنجیدگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس لیے امتحانی نظام میں اصلاحات کو جامعہ کی انتظامی ضرورت کے ساتھ اس کی علمی ترقی اور عالمی تعلیمی معیار کے حصول کی کوششوں کا ایک اہم پہلو سمجھنا چاہیے۔

پروگرام کا آغاز شعبہ کے طالب علم محمد حمزہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر جاوید اختر نے انجام دیے، جب کہ کلمات تشکر ڈاکٹر محمد ارشد، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز نے ادا کیے۔ آخر میں سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ اس موقع پر شعبہ کے جملہ اساتذہ پروفیسر سید شاہد علی، ڈاکٹر محمد مشتاق، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، ڈاکٹر خورشید آفاق، ڈاکٹر عبدالوارث خان، ڈاکٹر انیس الرحمن، ڈاکٹر محمد اسامہ، ڈاکٹر ندیم سحر عنبرین، ڈاکٹر اویس منظور ڈار، ڈاکٹر محمد اشرف الکوثر، ڈاکٹر محمد وسیم اور کنیز فاطمہ کے علاوہ ریسرچ اسکالرس اور ایم اے و بی اے کے طلبہ وطالبات کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

جنتادرشن میں آٹھویں جماعت کے طالب علم سے یوگی آدتیہ ناتھ کی ملاقات

لکھنؤ، 23 نومبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پیر کو عوامی درشن پروگرام میں ایک مختلف انداز میں نظر آئے۔ گونڈا سے آئے آٹھویں جماعت کے طالب علم پرنس نے کرکٹ کھیلنے کے لیے مالی مدد اور کوچنگ فراہم کرنے کی درخواست کی، جس پر وزیر اعلیٰ نے اس کی بات توجہ سے سنی اور تقریباً 4 سے 5 منٹ تک اس کی کونسلنگ کی۔ وزیر اعلیٰ نے بچے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا، تمہارا نام پرنس ہے، اس لیے پڑھ لکھ کر واقعی 'پرنس' بنو۔ ہم تمہارا کرکٹ میں بھی داخلہ کروادیں گے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ عوامی درشن میں موجود کرسیوں پر بیٹھے ہر شخص کے پاس پہنچے اور ایک ایک کر کے ان کی درخواستیں وصول کیں۔

کشمیر میں سردی کی شدت میں اضافہ، پہلگام منفی 3.8 ڈگری سیلسیس کے ساتھ سرد ترین مقام رہا

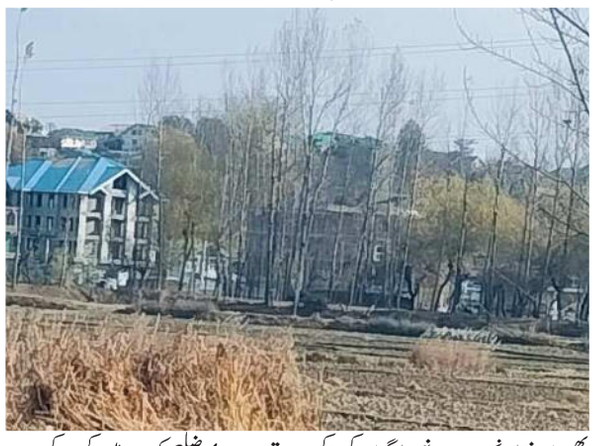

سری نگر، 23 نومبر (ہ س)۔ وادی کشمیر کے بیشتر علاقوں میں رات کا درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے ریکارڈ ہونے کے باعث سردی کا زور ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے، جس سے لوگوں کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہے۔ محکمہ موسمیات کے ایک ترجمان کے مطابق مشہور سیاحتی مقام پہلگام وادی کا سرد ترین علاقہ رہا، جہاں کم از کم درجہ حرارت منفی 3.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ ہوا۔ ایک دن پہلے یہ منفی 2.0 ڈگری سیلسیس تھا۔

وادی کے ایک اور مشہور سیاحتی مقام گلمرگ میں رات کا درجہ حرارت منفی 0.2 ڈگری سیلسیس رہا۔ گرمائی دارالحکومت سری نگر میں بھی پارہ نقطۂ انجماد سے نیچے چلا گیا اور کم از کم درجہ حرارت منفی 4.0 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ ایک روز قبل یہ صفر ڈگری سیلسیس تھا۔ سرحدی ضلع کپوارہ میں کم از کم درجہ حرارت منفی 1.4 ڈگری سیلسیس رہا، جبکہ 'گیٹ وے آف کشمیر' کے نام سے مشہور قصبہ قاضی گنڈ میں پارہ صفر ڈگری سیلسیس سے گر کر منفی 1.6 ڈگری سیلسیس پر آگیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق وادی میں 30 نومبر تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔ ادھر پیر کو وادی میں صبح سے ہی موسم خشک رہا اور ہلکی سی دھوپ بھی نکلی رہی، تاہم صبح اور شام کے اوقات میں شدید سردی کا سامنا ہے۔ اس سردی سے بچنے کے لیے لوگ روایتی لباس 'پھیرن' پہنے اور کانگڑیوں کا استعمال کرتے نظر آرہے ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ بجلی مہنگی ہونے اور اسمارٹ میٹر نصب ہونے کے باعث وہ گرمی کے لیے الیکٹرانک آلات کے استعمال سے گریز کر رہے ہیں۔

پونے میٹرو میں پہلی بار تکنیکی خرابی، دو گھنٹے خدمات معطل، اتوار کو مسافروں کو شدید دشواری



پونے، 23 نومبر (ہ س)۔ پونے میٹرو کے وناز سے رام واڑی روٹ پر اتوار کی صبح میٹرو ٹرین کے ریک میں تکنیکی خرابی پیدا ہونے سے خدمات تقریباً 2 گھنٹے معطل رہیں۔ رپورٹ کے مطابق اس روٹ پر پہلی مرتبہ ایسی تکنیکی رکاوٹ سامنے آئی ہے۔ تعطیل کے دن خریداری اور دوسرے کاموں کے لیے گھروں سے نکلنے والے شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ میٹرو پر انحصار کرنے والے مسافروں کو متبادل ذرائع آمدورفت اختیار کرنا پڑے۔ مختصر عرصے میں پونے کے عوامی ٹرانسپورٹ نظام کا اہم حصہ بننے والی میٹرو کی خدمات اچانک متاثر ہونے سے تکنیکی دیکھ بھال، نظام کی کارکردگی اور ہنگامی متبادل انتظامات سے متعلق سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ پونے کے مشرقی اور مغربی علاقوں کو جوڑنے والا وناز رام واڑی روٹ ایکوا لائن کے نام سے معروف ہے اور اسے روٹ نمبر 2 بھی کہا جاتا ہے۔ اس منصوبے کو 23 جون 2010 کو پونے میونسپل کارپوریشن کے اجلاس میں منظوری ملی تھی، جبکہ مرکزی کابینہ نے 8 دسمبر 2016 کو میٹرو کے پہلے مرحلے کی منظوری دی۔ وزیراعظم نریندر مودی نے 24 دسمبر 2016 کو منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس روٹ کی مجموعی لمبائی 75.15 کلومیٹر ہے اور اس میں 16 اسٹیشن شامل ہیں۔ مارچ 2024 سے یہاں مسافر خدمات شروع ہوئیں اور ابتدا ہی سے مسافروں کا اچھا ردعمل ملا۔ رپورٹ کے مطابق تقریباً 2 سال کے اندر روزانہ مسافروں کی تعداد سوا لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی، جبکہ اتوار کو یہ تعداد تقریباً ڈیڑھ گنا بڑھ جاتی ہے۔ مالی سال 2025 سے 2026 کے دوران وناز رام واڑی روٹ پر مجموعی طور پر 3 کروڑ 88 لاکھ 78 ہزار 223 مسافروں نے سفر کیا۔

امیٹھی: اجتماعی دعائیہ اجتماع کی آڑ میں مبینہ طور پر مذہب تبدیل کرانے کا الزام، 10 افراد کے خلاف مقدمہ درج

امیٹھی، 23 نومبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے ضلع امیٹھی کے کمرولی تھانہ علاقے کے تحت سندوروا گاؤں میں اتوار کے روز اجتماعی دعائیہ اجتماع کی آڑ میں مبینہ طور پر مذہب تبدیل کرانے کا معاملہ سامنے آنے کے بعد علاقے میں ہلچل مچ گئی۔ الزام ہے کہ درج فہرست ذات (ایس سی) سے تعلق رکھنے والے غریب خاندانوں کو رقم، مکان اور بہتر طبی سہولتیں فراہم کرنے کا لالچ دے کر عیسائی مذہب اختیار کرنے کے لیے آمادہ کیا جارہا تھا۔ اس معاملے میں مندر کے پجاری کی شکایت پر پولیس نے 10 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ دکشن موکھی ہنومان مندر، کوٹھی پال پور کے پجاری اگھنی پانڈے نے پولیس کو دی گئی تحریری شکایت میں بتایا کہ 22 نومبر کو انہیں اطلاع ملی تھی کہ سندوروا روڈ کے رہنے والے راج کمار اور ان کی اہلیہ سوریہ کلا کے گھر پر اجتماعی دعائیہ اجتماع منعقد کیا جارہا ہے۔ الزام کے مطابق اس اجتماع میں کئی ریاستوں سے مرد اور خواتین شریک ہوئے تھے۔ اطلاع ملنے پر پجاری موقع پر پہنچے اور حالات کی جانکاری حاصل کی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ مہاراشٹر، اتراکھنڈ، اڈیشہ اور اعظم گڑھ سمیت مختلف مقامات سے آئے ہوئے لوگ درج فہرست ذات کے خاندانوں کی خواتین اور دیگر افراد کو اجتماعی طور پر لالچ دے کر عیسائی مذہب اختیار کرنے کے لیے آمادہ کر رہے تھے۔ انہیں رقم، مکان اور طبی سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ زندگی کی پریشانیاں دور کرنے کا یقین بھی دلایا جارہا تھا۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ موقع سے عیسائی مذہب سے متعلق بائبل اور دیگر تبلیغی مواد برآمد ہوا ہے۔ اس معاملے میں شکایت کنندہ نے راج کمار، سوریہ کلا، سری نواسن، دیویا، رائل راڈکس، ریتا راڈکس، مہپال سنگھ بند، ایل وینا ولیمز، پرکاش راؤ اور کنہیا بند سمیت 10 افراد کو نامزد کیا ہے۔

نائب صدر جمہوریہ سمیت کئی رہنماؤں نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو سالگرہ کی مبارک باد دی

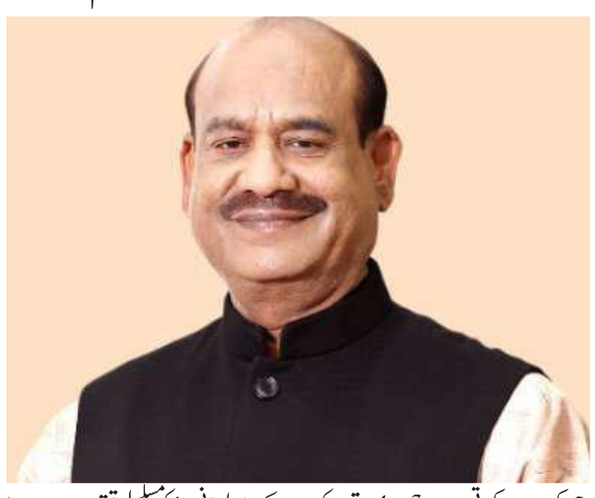

نئی دہلی، 23 نومبر (ہ س)۔ نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سمیت کئی رہنماؤں نے پیر کے روز لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو ان کی سالگرہ پر دلی مبارک باد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں لکھا کہ پارلیمانی جمہوریت کو مضبوط بنانے، پارلیمانی اداروں کے وقار کو برقرار رکھنے اور لوک سبھا کی کارروائی کو موثر انداز میں چلانے میں اوم برلا کا کردار قابلِ ستائش ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا انہیں اچھی صحت، خوشیاں اور ملک کی خدمت میں مسلسل کامیابیاں عطا فرمائے۔ ساتھ ہی انہوں نے اوم برلا کی درازی عمر اور خوش حال زندگی کی تمنا بھی کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ اوم برلا کا ملنسار مزاج اور آئین کی گہری سمجھ ایوان کی کارروائی کو خوش اسلوبی سے چلانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے ان کا مضبوط عزم سب کے لیے باعثِ ترغیب ہے۔ وزیر اعظم نے ان کی درازی عمر اور اچھی صحت کی دعا کی۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ پارلیمانی روایات کو برقرار رکھنے اور جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے کے لیے اوم برلا کا غیر متزلزل عزم ہندوستان کے پارلیمانی سفر کو مسلسل تقویت دے رہا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ اور امداد باہمی امت شاہ نے کہا کہ اپنے وسیع تجربے اور دور اندیشی کی بدولت اوم برلا ایوان کی کارروائی کو بامقصد سمت دینے اور جمہوری اقدار و پارلیمانی روایات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے کہا کہ اوم برلا کی موثر قیادت میں مختلف ممالک کی پارلیمانوں کے ساتھ بات چیت اور تبادلے کے عمل کو نئی رفتار ملی ہے، جس سے عالمی سطح پر ہندوستان کی ساکھ اور مقام مزید مضبوط ہوا ہے۔ مرکزی وزیر زراعت اور کسانوں کی بہبود شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ اوم برلا ایک سادہ مزاج اور خوش اخلاق شخصیت کے مالک ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر کی حیثیت سے ان کی قیادت ہندوستان کی جمہوری اور پارلیمانی روایات کو مسلسل مضبوط بنا رہی ہے۔ مرکزی وزیر ثقافت وسیاحت گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا کہ اوم برلا کی پرسکون اور ملنسار شخصیت لوگوں کو اپنائیت کا احساس دلاتی ہے۔ ان کے ساتھ وقت گزارنا خوش گوار ہوتا ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا انہیں ہمیشہ خوش اور صحت مند رکھے۔ مرکزی وزراء کرن رجیجو اور گری راج سنگھ نے بھی اوم برلا کو سالگرہ کی دلی مبارک باد پیش کی۔

اکولہ کے سرکاری اسپتال میں مریض کا دو انٹرن ڈاکٹروں پر حملہ، طبی عملے کا احتجاج

ممبئی، 23 نومبر (ہ س)۔ مہاراشٹر کے اکولہ میں واقع گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ جنرل اسپتال میں زیر علاج ایک مریض نے مبینہ طور پر دو انٹرن ڈاکٹروں پر حملہ کر دیا، جن میں ایک خاتون ڈاکٹر بھی شامل ہے۔ حملے کے خلاف انٹرن ڈاکٹروں نے احتجاج کرتے ہوئے کام بند کر دیا اور اسپتال میں مناسب حفاظتی انتظامات کا مطالبہ کیا۔ یہ واقعہ اسپتال کے وارڈ نمبر 23 میں پیش آیا، جہاں متعلقہ مریض علاج کے لیے داخل تھا۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں مریض کو پہلے اسٹریچر پر لیٹے اور پھر اچانک انٹرن ڈاکٹروں کی جانب بڑھ کر حملہ کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔ فوٹیج میں دونوں ڈاکٹر حملے سے بچنے کے لیے بھاگتے دکھائی دیتے ہیں، اس کے بعد وہاں موجود افراد اور سیکورٹی اہلکار نے مریض پر قابو پالیا۔ رپورٹ کے مطابق مریض کو منشیات کی لت سے متعلق مسائل کا سامنا تھا اور گزشتہ روز سے اس کا علاج جاری تھا۔ بتایا گیا ہے کہ اس کی حالت میں بہتری آئی تھی، تاہم ڈاکٹروں نے علاج مکمل ہونے تک اسپتال میں داخل رہنے کا مشورہ دیا۔ اسی دوران مریض مبینہ طور پر مشتعل ہوگیا اور ایک انٹرن ڈاکٹر پر حملہ کر دیا۔ اس نے اپنے ساتھی کی مدد کے لیے پہنچنے والی خاتون انٹرن ڈاکٹر کو بھی مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا۔ واقعے کے بعد ناراض انٹرن ڈاکٹر شکایت لے کر اسپتال انتظامیہ کے پاس پہنچے لیکن اطلاعات کے مطابق انتظامی دفتر بند تھا اور ڈین سمیت سینئر افسران دستیاب نہیں تھے۔ انہوں نے اپنی ڈیوٹیاں معطل کر کے کام بند کرنے کا احتجاج شروع کیا اور سوال اٹھایا کہ اپنی حفاظت یقینی نہ ہونے پر وہ مریضوں کا علاج کیسے کرسکتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد سرکاری اسپتالوں میں ڈاکٹروں اور دیگر طبی کارکنوں کی حفاظت، انتظامیہ کے ردعمل اور مستقبل میں ایسے حملوں کی روک تھام کے اقدامات پر توجہ مرکوز ہوگئی ہے۔

نکھل گپتا کو امریکہ میں سزا، ملک کی صاف شفاف شبیہ پر کلنک



ڈاکٹر سلیم خان

سرزمینِ امریکہ پر فراڈ یا امیگریشن قوانین کی خلاف ورزی وغیرہ کے الزام میں کئی لوگوں کو سزا ہوچکی ہے لیکن وہ ان انفرادی جرم تھا ۔ اس کا حکومت سے کوئی تعلقات نہیں جوڑا جاسکا لیکن مودی کا زمانہ اس بات کے لیے یاد کیا جائے گا کہ اس دور میں ایک خالصتانی شدت پسند کو اجرتی طور پر قتل کرنے اور منی لانڈرنگ کی سزا جس نکھل گپتا کو سنائی گئی اس کا تعلق سرکار سے ہوجاتا ہے۔ امریکی عدالت نے ہندوستانی شہری نکھل گپتا کو خالصتانی دہشت گرد گرو پتونت سنگھ پنو کے قتل کی سازش رچنے کے الزام میں 19 سال اور سات ماہ قید کی سزا سنادی اور مودی جی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ وہ اپنے دوست ٹرمپ سے اتنا بھی نہیں کہہ سکے کہ اسے دہلی بھیج دیا جائے ہم مقدمہ چلا کر سزا دے دیں گے ۔ اصل میں ہوا یہ کہ 55 سالہ نکھل گپتا نے اس سال کے شروع میں گرو پتونت پنوں کے حوالے سے معاہدہ قتل، قتل کی سازش، اور منی لانڈرنگ کی سازش کا اعتراف کرلیا۔ امریکی تحقیقات کے مطابق 2023 میں نکھل گپتا نے پنوں کے قتل کی منصوبہ بندی میں ملوث متعدد افراد سے رابطہ کیا۔ ان میں سے وکاس یادو تو نیم فوجی دستے کا ملازم تھا اور اب گپتا کا شریک ملزم ہے اسی نے گپتا سے کسی ایسے شخص سے رابطہ کرنے کو کہا جو قتل کے لیے شوٹر کا بندوبست کرسکے۔ گپتا نے جس شخص سے رابطہ کیا وہ کوئی مجرم نہیں تھا بلکہ امریکی ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن (ڈی ای اے) کا ایک خفیہ ایجنٹ نکل گیا۔

وزارتِ داخلہ سمیت قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال تک کو پھنسانے والی اس دردناک داستان کا آغاز دراصل اس وقت ہوا جب مودی جی دوسری بار انتخاب جیت کر 2019 میں 'سکھ فار جسٹس' نام کی سکھ علیحدگی پسند تنظیم کو دہشت گردوں کے زمرے میں شامل کردیا تھا۔ گرو پتونت سنگھ چونکہ امریکہ میں حکومت ہند کے خلاف ایک علیحدہ سکھ ریاست کے قیام کی تحریک میں بہت پیش پیش تھا اس لیے اسے اہم مطلوبہ مجرموں کی فہرست میں شامل کرلیا گیا۔ یہاں تک سب ٹھیک تھا۔ حکومت ہند کے لیے موقع تھا کہ وہ امریکی انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کرکے اسے ہندوستان لاکر مقدمہ کرنے کی کوشش کرتی لیکن بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس نے سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کے بجائے انگلی ٹیڑھی کردی اور بھول گئی کہ اپنے ملک میں کسی کا انکاؤنٹر کردینا یا کروا دینا جس قدر سہل ہے بیرونِ ملک یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ راز اس وقت کھلا جب امریکہ کے تفتیش کاروں نے پتونت سنگھ پنوں کے قتل کی سازش کے معاملے میں جون 2023 کے اندر نکھل گپتا نام کے ایک ہندوستانی باشندے کو چیک کی راجدھانی پراگ سے گرفتار کرلیا۔

آگے چل کر ایف بی آئی کے ذریعہ طویل تفتیش کے بعد عدالت میں جو فرد جرم داخل ہوئی اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی خفیہ ایجنسی را کے ایک ایجنٹ وکاس یادو نے پنوں کو قتل کرنے کے لیے نکھل گپتا کو استعمال کیا تھا۔ اس کام کے لیے اس نے ایک لاکھ رقم کے عوض کرائے کے قاتل کی خدمات ایک سرکاری ایجنٹ سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ امریکی تحقیقاتی ٹیم کے مطابق استغاثہ نے مانا کہ یہ رقم وکاس یادو نے فراہم کی تھی۔ گپتا نے چونکہ شوٹر کا بندوبست کرنے کے لیے امریکی تحقیقاتی ایجنسی کے ایجنٹ کی خدمات حاصل کرلیں اس اسے پوری بات چیت اور لین دین کی نگرانی کا موقع مل گیا۔ امریکہ کی ڈرگ انفورسمنٹ ایجنسی ڈی ای اے نے پنوں کو قتل کرنے کی سازش کے معاملے میں وکاس یادو اور نکھل گپتا کے درمیان براہ راست رابطہ کا الزام لگادیا۔ امسال فروری (2026) میں نکھل گپتا نے رقم لے کر قتل کرنے، رقم لے کر قتل کرنے کی سازش کرنے اور منی لانڈرنگ کے تین معاملوں میں عدالت کے اندر اپنا جرم قبول کرلیا۔ حکومت ہند نے امریکہ کی تفتیش کی تکمیل کے بعد حکومت ہند کے ساتھ شواہد کا اشتراک کیا۔ اس کے باوجود مودی سرکار نے اپنے اہلکاروں کا قتل کی اس مبینہ سازش سے تعلق کا انکار کردیا۔ نکھل گپتا کے خلاف نیویارک میں جاری مقدمہ کا فیصلہ 20 نومبر کو سنادیا گیا۔

اس فیصلے سے قبل امریکی حکومت نے مقدمے میں متاثرہ اور گواہ پتونت سنگھ کو عدالت میں اپنا مکمل بیان دینے کی اجازت دی۔ عدالت کا فیصلہ آتے وقت کچھ آڈیوز اور ویڈیوز بھی چلائی گئیں جنھیں 200 سے زیادہ لوگوں نے عدالت کے بڑے ہال میں دیکھا۔ اپنی سزا سنانے سے پہلے، گپتا نے عدالت میں ایک ندامت بھرا ذاتی خط پیش کیا۔ اس خط میں وقت واپس جاکر 2023 کی غلطیوں کو درست کرنے کا عندیہ ہے۔ اس نے اپنے خاندان اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو تکلیف پہنچانے پر بھی افسوس کا اظہار کیا۔ گپتا نے لکھا کہ وہ کسی کے مارے نہ جانے پر تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اگر کوئی مرجاتا یا زخمی ہوجاتا تو یہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا افسوسناک سانحہ ہوتا۔ اس کے برخلاف سماعت کے دوران گرو پتون سنگھ پنوں نے بھی عدالت میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ جب سے ان کی جان کو خطرہ سامنے آیا ہے، وہ اپنی باقاعدہ قانونی مشق کو انجام دینے سے قاصر ہیں۔ پنوں ایک امریکی اور کینیڈین شہری ہیں۔ ان کا تعلق خالصتان کی حامی تنظیم سے ہے جسے ہندوستان میں دہشت گرد قرار دیا گیا ہے۔ امریکی استغاثہ نے الزام لگایا کہ ہندوستانی حکومت سے جڑے افراد اس سازش میں ملوث تھے۔

مودی سرکار پر آفات و مصیبت کا سلسلہ اندرونِ ملک کے علاوہ بیرونِ ملک سے بھی جاری و ساری ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے یارِ غار صدر ڈونلڈ ٹرمپ جب سے امریکہ میں برسرِ اقتدار ہوئے ہیں آئے دن کوئی نہ کوئی نیا فتنہ ساتھ سمندر پار کر کے سرزمینِ ہند پر آدھمکتا ہے۔ پچھلے دنوں جب امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اپنی آمد سے قبل پیش بندی کے طور پر اپٹسٹین فائلس میں سے ہردیپ پوری کی ایک تصویر نکال کر روانہ کردی تاکہ اپنی مرضی منوانے میں سہولت رہے۔ انہوں نے اندر خانے کیا کیا منوایا یہ تو خدا بہتر جانتا ہے مگر بظاہر ہندوستانی وزیر خارجہ جئے شنکر کے دفتر میں جاکر ان سے ملنے کے بجائے انہیں دہلی سے ممبئی بلوالینا بھی کوئی کم توہین نہیں تھی۔ اب ایس سی او کی کانفرنس دہلی ہونے والی ہے جس میں چین اپنا زور لگائے گا اور اس کے ساتھ پاکستان بھی موجود ہوگا تو اس کے پہلے اجیت ڈوبھال کے خلاف امریکہ کی ایک عدالت سے سمن چلا آیا اور اس نے کھلبلی مچادی۔ ان مصائب سے نجات کے لیے اگر مذہبی ہندو اپنے کسی دھرما چاریہ سے رجوع کرے تو اسے جواب ملے گا کہ قدیم سناتن صحیفوں میں سمندر پار کرنے (یعنی سمندر یاترا) پر پابندی تھی یا اسے ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔

پانچویں صدی قبل مسیح کی تحریر بودھائن دھرم سوتر میں یہ ذکر ملتا ہے کہ سمندر پار کرنے کی پابندی کا پاس و لحاظ نہ رکھا جائے اس کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔ مودی کے بعد بھاگوت نے بھی گویا اس مصیبت کو دعوت دی ہے۔ ہندومت کے قدیم مذہبی صحیفوں (دھرم شاستروں) میں سمندر پار کے سفر کو روحانی اور سماجی طور پر آلودگی یا زوال کا باعث سمجھا جاتا تھا، کیونکہ اس سفر کے دوران اپنے مذہبی رسوم و رواج کی پابندی کرنا مشکل ہوجاتا تھا۔ آر ایس ایس کے لوگ تو ویسے بھی مذہبی رسوم و رواج اپنی سیاسی ضرورت کے پیشِ نظر لائٹ اور کیمرے کے سامنے ہی ادا کرتے ہیں۔ ویسے بودھائن دھرم سوتر اور بعض دیگر روایات میں بحالتِ مجبوری سمندر پار سفر کرنے کی صورت میں اپنی پاکیزگی یا نفس کی بحالی کے لیے خاص قسم کے کفارے (پرایشچت) کا ذکر ملتا ہے۔ اس میں طویل عرصے تک سخت عبادات اور روزے (وغیرہ) رکھے جاتے تھے لیکن آر ایس ایس والوں کو بھلا ان میں کیا دلچسپی؟ ویسے اگر کسی کے دامن پر اپٹسٹین جیسے داغ ہوں تو وہ کسی کمبھ میں ڈبکی لگانے سے بھی مٹنے سے رہے۔ ڈاکٹر منجے نے برطانیہ واپسی سے آکر اپنے شاگردِ رشید کیشو بلی رام ہیڈگیوار کو آر ایس ایس قائم کرنے کی ہدایت تو کی مگر بیرونِ ملک جانے کا تلقین نہیں کی اور ان کے بعد بھی کسی سربراہ نے جرأت نہیں کی یہاں تک کہ نوزائیدہ سنگھ ایک سو سال کا ہوگیا۔

آر ایس ایس کی تاریخ میں غالباً پہلی بار سرسنگھ چالک موہن بھاگوت نے صد سالہ تقریب کے بہانے امریکہ کا سفر کیا لیکن وہ کوئی خاص کامیابی نہیں حاصل کرسکے۔ انہوں نے نہ تو انگریزی صحافیوں یا گورے دانشوروں سے ملاقات کرکے ان کے سامنے ان کے سامنے اپنا ورلڈ ویو (عالمی نقطۂ نظر) پیش کرنے کی جرأت کی اور نہ خالصتانیوں کو ترنگے کی بے حرمتی سے روکنے میں کامیاب ہوئے۔ زعفرانی یک رنگی کے قائل سنگھ کی ترنگے پر چم سے پرخاش بہت پرانی ہے اس کے باوجود وہ منظر ان کی طبیعت پر گراں تو گزرا ہی ہوگا۔ گرو پتونت سنگھ پنوں کی شکایت پر نکھل گپتا تو سزا سنادی گئی لیکن اگر آگے چل کر خدا نخواستہ اجیت ڈوبھال کو امریکہ کی عدالت میں حاضر ہوجانا پڑ جائے تو تب تو یہ بہت بڑا جھٹکا ہوگا۔ اس سے بھاگوت سمیت مودی جی کی بھی عالمی ساکھ پوری طرح خاک میں مل جائے گی۔ گوتم اڈانی نے خود عدالت سے بری کروانے کے لیے امریکہ میں کروڈوں ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ کردیا اب اجیت ڈوبھال کو گرفتار ہونے سے بچانے کے لیے قیمت چکائی جائے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

سونیا گاندھی کی کتاب اور اختلافِ رائے کا بدلتا ہندوستان



افتخار احمد قادری

کانگریس پارلیمانی پارٹی کی سربراہ سونیا گاندھی کی کتاب کی اشاعت نے ہندوستان کے سیاسی، صحافتی اور فکری حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ کسی کتاب کی مقبولیت کا پیمانہ محض اس کی فروخت کی رفتار نہیں ہوتا، بلکہ اس کے مندرجات پر اٹھنے والے سوالات، اس کے گرد تشکیل پانے والی فکری کشمکش اور مختلف طبقات کی جانب سے ظاہر کیے جانے والے ردِعمل بھی اس کی معنویت متعین کرتے ہیں۔ سونیا گاندھی کی اس تصنیف کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی منظرنامہ سامنے آرہا ہے۔ کتاب کے منظرِ عام پر آنے کے بعد جہاں قارئین کی ایک بڑی تعداد اس کے مطالعے میں دلچسپی لے رہی ہے، وہیں سیاسی مبصرین، صحافتی حلقے اور مختلف نظریاتی وابستگی رکھنے والے افراد اس کے مندرجات پر اپنی اپنی آرا پیش کررہے ہیں۔ کسی نے اس کا خیرمقدم کیا ہے تو کسی نے اس کے بعض مندرجات سے اختلاف کیا ہے، لیکن اس پورے معاملے میں سب سے زیادہ قابلِ غور پہلو یہ ہے کہ ایک کتاب کے ذریعے اٹھائے گئے سوالات کا جواب علمی استدلال سے دیا جارہا ہے یا سیاسی عصبیت کے شور میں اصل موضوع کو ہی پسِ پشت ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے؟

سونیا گاندھی نے اپنی اس تصنیف کے ذریعے اپنے سیاسی سفر، خاندانی تجربات اور ان حالات کو قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے جن سے ان کی زندگی مختلف ادوار میں متاثر ہوتی رہی۔ ان کے مطابق ان کے خاندان کے تعلق سے طویل عرصے تک ایسی باتیں گردش کرتی رہی ہیں جنہیں وہ حقیقت کے برعکس سمجھتی ہیں۔ ان کے نزدیک سیاسی مخالفت اور نظریاتی اختلاف کے نام پر بعض اوقات واقعات کو اس انداز میں پیش کیا گیا کہ اصل صورتِ حال پسِ منظر میں چلی گئی اور مفروضوں نے حقائق کی جگہ لے لی۔ چنانچہ انہوں نے اپنی یادداشتوں اور تجربات کو تحریری صورت میں محفوظ کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ ان واقعات کا وہ پہلو بھی سامنے آسکے جسے ان کے خیال میں اب تک مناسب طور پر بیان نہیں کیا گیا تھا۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی سیاسی شخصیت کو اپنی زندگی کے تجربات، اپنے خاندان کے حالات اور اپنے سیاسی سفر کے بارے میں اظہارِ خیال کا حق حاصل نہیں؟ جمہوری معاشرے میں یہ حق کسی ایک جماعت، نظریے یا سیاسی خاندان تک محدود نہیں ہوتا۔ ہر شخص کو اپنے تجربات بیان کرنے، اپنے موقف کی وضاحت کرنے اور اپنے بارے میں قائم شدہ تصورات کو چیلنج کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ البتہ اس اختیار کے ساتھ یہ ذمہ داری بھی وابستہ ہے کہ بیان کردہ واقعات کی صحت، تاریخی تناظر اور واقعات کی غیر جانب دارانہ تفہیم کو ملحوظ رکھا جائے۔ اسی طرح قارئین اور ناقدین کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ تحریر کے مندرجات کا تنقیدی جائزہ لیں، اس کے دعووں کو پرکھیں اور جہاں ضروری سمجھیں وہاں دلیل کے ساتھ اختلاف کریں۔ سونیا گاندھی کا یہ کہنا بھی قابلِ توجہ ہے کہ وہ ابتدا میں کتاب لکھنے کے حوالے سے تذبذب کا شکار تھیں۔ ان کے مطابق ان کے بچوں راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی سمیت ایک قریبی دوست کے اصرار نے انہیں اس فیصلے کی طرف مائل کیا۔ اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی اشاعت محض ایک ادبی سرگرمی نہیں، بلکہ اپنے ماضی کو محفوظ کرنے اور اپنی زندگی کے بعض ایسے گوشوں کو بیان کرنے کی کوشش بھی ہے جن کے بارے میں مصنفہ سمجھتی ہیں کہ عوام کو ان سے واقف ہونا چاہیے۔ کسی بھی سیاسی شخصیت کی خودنوشت یا یادداشتوں کی اہمیت اسی وقت متعین ہوتی ہے جب قارئین انہیں محض شخصی بیان سمجھ کر قبول کرنے کے بجائے تاریخی شعور اور تنقیدی بصیرت کے ساتھ پڑھیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاسی شخصیات کی تحریروں کو غیر جانب دارانہ تاریخ کا مکمل متبادل قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہر مصنف اپنے تجربات، اپنے زاویۂ نظر اور اپنی فکری ترجیحات کے زیرِ اثر واقعات کو بیان کرتا ہے۔ ممکن ہے ایک ہی واقعے کو دو مختلف شخصیات بالکل مختلف انداز میں پیش کریں۔ اس لیے کسی کتاب میں درج ہر بات کو حرفِ آخر سمجھ لینا بھی درست نہیں اور محض مصنف کی سیاسی وابستگی کی بنیاد پر اس کے پورے متن کو مسترد کردینا بھی علمی دیانت کے منافی ہے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ کتاب کے مندرجات کو دستیاب تاریخی شواہد، مستند دستاویزات اور دیگر متعلقہ بیانات کی روشنی میں جانچا جائے۔ یہی وہ طریقۂ کار ہے جس سے اختلافِ رائے کو تعمیری مکالمے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ افسوس ناک صورتِ حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی تصنیف کے مندرجات کا مطالعہ کیے بغیر اس کے خلاف فضا سازی شروع کردی جائے۔ کسی کتاب سے اختلاف کرنا ایک بات ہے اور اس کے مطالعے سے پہلے ہی اس کے خلاف محاذ کھول دینا بالکل دوسری بات۔ علمی دنیا میں تنقید کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ پہلے موضوع کو سمجھا جائے، مصنف کے استدلال کو پڑھا جائے، اس کے پیش کردہ شواہد کا جائزہ لیا جائے اور پھر اپنی رائے قائم کی جائے۔ اس کے برعکس اگر کسی تحریر کو محض اس لیے ناقابلِ قبول قرار دے دیا جائے کہ اس کا مصنف سیاسی طور پر ہمارے پسندیدہ حلقے سے تعلق نہیں رکھتا تو یہ طرزِ فکر علمی بلوغت کے بجائے ذہنی انجماد کی علامت بن جاتا ہے۔ کتاب کی نقولات کو نقصان پہنچانے یا انہیں پھاڑنے جیسے واقعات بھی اسی ذہنی رویے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کسی کتاب کو پھاڑ دینے سے اس میں درج کسی بات کی تردید نہیں ہوجاتی، نہ ہی صفحات کو تلف کردینے سے کسی تاریخی واقعے کی حقیقت تبدیل ہوتی ہے۔ اگر کسی مصنف نے غلط معلومات پیش کی ہیں تو ان کی اصلاح کے لیے مستند حوالوں اور مضبوط دلائل کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ کتاب کی بے حرمتی اور اس کے خلاف جذباتی مظاہروں کی۔ کتاب سے اختلاف رکھنے والا شخص اس کا جواب لکھ سکتا ہے، اس کے دعووں کو چیلنج کرسکتا ہے، اس کے مندرجات پر مباحثہ کرسکتا ہے، لیکن اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کے مطالعے کے اختیار کو بھی سلب کرنے کی کوشش کرے۔

ہندوستان کی تہذیبی تاریخ میں کتاب اور مکالمے کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، تہذیبوں، زبانوں اور نظریات کے حامل افراد نے ایک دوسرے سے اختلاف بھی کیا اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ یہی تنوع ہندوستانی معاشرت کی ایک بنیادی شناخت رہا ہے۔ اختلاف کو برداشت کرنا، مخالف موقف کو سننا اور دلیل کی بنیاد پر اس کا جواب دینا کسی بھی مہذب معاشرے کی فکری بالیدگی کا مظہر ہے۔ لیکن اگر اختلاف کو دشمنی میں تبدیل کردیا جائے اور کسی سیاسی شخصیت کی تحریر کو اس کی جماعتی وابستگی کے ترازو میں تول کر فیصلہ صادر کردیا جائے تو اس سے معاشرے میں مکالمے کی گنجائش محدود ہونے لگتی ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستانی سیاست میں سیاسی تقسیم اور نظریاتی کشیدگی نے کئی نئے مظاہر کو جنم دیا ہے۔ سیاسی مخالفین کے درمیان اختلافات پہلے بھی موجود تھے، حکومتوں پر تنقید بھی ہوتی تھی اور حزبِ اختلاف کے رہنما بھی اقتدار کے فیصلوں کو چیلنج کرتے تھے، لیکن جمہوری سیاست کی اصل خوب صورتی یہ تھی کہ اختلاف کے باوجود سیاسی وجود اور اظہارِ خیال کے حق کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ اب صورتِ حال کے بعض پہلو ایسے دکھائی دیتے ہیں جہاں سیاسی مخالفت کے ساتھ شخصی اور نظریاتی مخاصمت بھی شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ کسی رہنما کا بیان ہو، کسی صحافی کا تجزیہ ہو یا کسی مصنف کی کتاب، اس پر گفتگو کرنے سے پہلے ہی اس کی سیاسی شناخت کو موضوعِ بحث بنادیا جاتا ہے۔ اس پورے منظرنامے میں ذرائع ابلاغ کے کردار کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ صحافت کا بنیادی فریضہ واقعات کی تحقیق، حقائق کی ترسیل اور عوامی شعور کی آبیاری ہے۔ ایک صحافی یا اینکر کا کام یہ نہیں کہ وہ کسی سیاسی جماعت کے موقف کو بغیر تحقیق کے عوامی حقیقت بنا کر پیش کرے۔ اگر کسی کتاب میں ایسے انکشافات یا دعوے موجود ہیں جو سیاسی اہمیت رکھتے ہیں تو صحافتی اداروں کو چاہیے کہ وہ ان کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کریں، متعلقہ افراد کا موقف حاصل کریں اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر ناظرین کو صورتِ حال سے آگاہ کریں۔ لیکن جب بعض ٹیلی ویژن مباحثے تحقیق کے بجائے شور و غوغا، الزام تراشی اور کردار کشی کا ذریعہ بن جائیں تو صحافت کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ کسی بھی کتاب کے بارے میں رائے قائم کرنے کا حق ہر شخص کو ہے مگر اس حق کے استعمال میں صحافتی ذمہ داری اور فکری دیانت کو فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سونیا گاندھی کی کتاب پر ہونے والی ہر تنقید کو سیاسی تعصب قرار دینا مناسب نہیں ہوگا۔ جمہوریت میں کسی مصنف، سیاست داں یا بااثر شخصیت کو تنقید سے بالاتر نہیں سمجھا جاسکتا۔ اگر کتاب کے کسی حصے میں تاریخی حقائق کی صحت پر سوال اٹھتا ہے، کسی واقعے کی تعبیر پر اختلاف ہے یا کسی بیان کی تائید میں مزید شواہد درکار ہیں تو ان سوالات کا خیر مقدم ہونا چاہیے۔ تنقید کا دروازہ بند کردینا بھی اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا کسی کتاب کو پڑھے بغیر مسترد کردینا۔ سونیا گاندھی کی جانب سے کتاب کی تقریبِ اجرا کے موقع پر تنقید کو عوامی رائے کا حصہ تسلیم کرنے کا اظہار اسی وسیع تر جمہوری رویے کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔ ایک مصنف کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کتاب اشاعت کے بعد صرف اس کی ذاتی ملکیت نہیں رہتی، بلکہ قارئین کے مطالعے، سوالات اور تنقیدی تجزیے کا موضوع بن جاتی ہے۔

دراصل کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت اس بات سے متعین نہیں ہوتی کہ اس کی تعریف کرنے والوں کی تعداد کتنی ہے یا اس کے مخالفین کتنے زیادہ ہیں۔ اس کا اصل معیار اس میں پیش کردہ مواد، تحقیق کی صحت، اسلوبِ بیان اور تاریخی و فکری اہمیت ہے۔ بعض کتابیں اپنے عہد کے سیاسی حالات کی دستاویز بن جاتی ہیں، بعض شخصی تجربات کے ذریعے تاریخ کے ان گوشوں کو روشن کرتی ہیں جو سرکاری بیانیوں یا عمومی مباحث میں جگہ نہیں بنا پاتے، جب کہ بعض تصانیف اپنے مندرجات کی وجہ سے شدید اختلافات کو جنم دیتی ہیں۔ سونیا گاندھی کی اس کتاب کو بھی اسی تناظر میں پڑھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے مندرجات سے اتفاق کرنے والوں کو بھی دلیل پیش کرنی چاہیے۔

پیغامِ آزاد کانفرنس کا پیغام

ابوالبرکات شاذ قاسمی



22 نومبر 2026 کو ضلع ہائی اسکول، موتی ہاری کے گراؤنڈ میں ایم ایل سی خالد انور کے زیر اہتمام و انتظام ایک تاریخی اجلاس بعنوان "پیغامِ آزاد کانفرنس" منعقد ہوا۔ جس کے لیے کئی مہینوں سے کوششیں جاری تھیں۔ محترم ایم ایل سی بنفسِ نفیس بلاک در بلاک اور گاؤں در گاؤں جاکر اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کی عوام و خواص سے اپیل کررہے تھے اور پروگرام کے انعقاد کے پس پردہ مقاصد کو لوگوں کو بتارہے تھے، سمجھارہے تھے۔ پروگرام وقت مقررہ پر شروع ہوا اور بہت حد تک کامیاب بھی رہا علاقے کے علما، ادباء، صحافی اور آزاد کے شیدائی دور دراز کی مسافت طے کرکے موتی ہاری ضلع اسکول کے وسیع و عریض میدان تک پہنچے جن میں ہندو مسلم سکھ عیسائی و پس ماندہ ہر طبقات کے افراد شامل تھے۔ سب پرجوش تھے۔ سب کے چہروں پر خوشیاں تھیں اور دل میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ جس میں طوفان تھا اور ایک ہیجان بپا تھا۔ سب مولانا آزاد کے پیغامات کو جاننا، سننا، چاہتے تھے۔ بلاشبہ مولانا آزاد ہندوستان کے ان غیور، جرأت مند، باہمت اور ہمہ جہت و گوناگوں صلاحیتوں کے حامل رہنماؤں میں سے ایک تھے جنہوں نے ہندوستان کی تہذیبی، تعلیمی اور انتظامی امور کے خدوخال کو درست کرنے، اسے بنانے اور سنوارنے میں اپنا اہم کردار ادا کیا اور اس میں اپنی پوری زندگی لگادی۔ اس کے لیے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ یہ آزاد ہی تھے؛ جنہوں نے دوقومی نظریے کو یکسر خارج کیا اور کھل کر اس کی مخالفت کی۔ یہ مولانا آزاد ہی کی شخصیت تھی؛ جنہوں نے ہندو مسلم اتحاد کا پیغام دیا۔ یہ آزاد ہی تھے؛ جو مشترکہ تہذیبی کلچر کے ہمیشہ علم بردار رہے۔ یہ آزاد ہی تھے؛ جنہوں نے جناح کے پیغام کو بزدلی سے تعبیر کرتے ہوئے جامع مسجد، دہلی، کی سیڑھیوں سے ہندی مسلمانوں کو آواز دی، ان کی غیرت کو للکارا، اپنے آباء واجداد کی قربانیاں یاد دلائیں، ملت کے لیے ان کی بے لوث عقیدت و محبت کو یاد دلایا، انہیں پاکستان جانے سے روکا۔ یہ سب مولانا کی دوراندیشی تھی۔ ان کی فکر بلیغ کی پہچان تھی۔ ان کی سیاسی بصیرت تھی۔ جو لوگ ان کو اپنا رہنما مانتے تھے ان کی باتوں کو تسلیم کرلیا وہ یہی رہ گئے اور آج بھی وہ ہندوستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کررہے ہیں۔ یہ تو آزاد کے وہ کارنامے ہیں جو ان کی ادبی و علمی کارناموں کے علاوہ ہیں۔ ان کی علمی و ادبی کارناموں کا تذکرہ ان کے تذکرہ کی طرح کافی ضخیم و طویل ہے۔ ملک کی آزادی کے بعد بطور وزیر تعلیم انہوں نے ہندوستان میں جو تعلیم کے لیے ضابطے وضع کیے، جو نئی اکیڈمیاں قائم کیں وہ آج بھی قائم ہیں اور بے نظیر ہیں۔ مولانا آزاد ہی کی کوششوں سے یو جی سی نیٹ UGC NET کا کنسپٹ ملا، تکنیکی اور پیشہ وارانہ تعلیم کو فروغ حاصل ہوا، آئی، آئی، ٹی، (IIT) کی شروعات ہوئی جس میں سر فہرست آئی آئی ٹی کھڑگ پور شامل ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن 1948 اور سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن 1952 کی بنیاد رکھی۔ اکیڈمی، سنگیت ناٹک اکیڈمی، للت کلا اکیڈمی اور انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز ICCR جیسے ادارے قائم کیے۔ یہ آزاد ہی تھے؛ جو وزیر تعلیم بنتے ہی سیکنڈری سطح تک مفت اور لازمی تعلیم کے ساتھ پیشہ وارانہ تعلیم پر بھی زور دیا۔ یہ آزاد ہی تھے؛ جنہوں نے خواتین کی تعلیم کے لیے منصوبہ سازی کی اور تعلیم نسواں و تعلیم بالغاں پر زور دیا، سائنسی تعلیم پر زور دیا، تعلیم میں فلسفہ و منطق کی اجارہ داری کو ختم کرکے اس کی جگہ تہذیب و تمدن اور مشترکہ تہذیب کی تفہیم پر مبنی معاشرتی تعلیم کو شامل کیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ کوئی ایسی شخصیت یا رہنما کا نام بتایا جائے جن کی ذات پر سیکولرزم کی بنیادیں قائم ہو اور جن کے اقوال و افعال، افکار و خیالات میں جمہوریت کے نقوش ملتے ہوں، جس کی روح میں جمہوری نظام بستا ہو، تو بلاشبہ مولانا آزاد کی تنہا و منفرد شخصیت کا نام نامی ہی پیش کیا جائے گا۔ ایسی عبقری شخصیت کے خیالات و افکار کو عام کرنا اور ہندوستانی سماج و معاشرہ کو مولانا آزاد کی زندگی کے روشن و منور کرنوں سے منور کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔ بہتر جمہوری نظام کو پھر سے مضبوط مستحکم کرنے کے لیے ضروری تھا کہ مولا آزاد کی صالح افکار، عمدہ خیالات کو عام کیا جائے اور یہ کام جواں سال لیڈر ایم ایل سی خالد انور نے "پیغامِ آزاد کانفرنس" منعقد کرکے، کیا ہے انہوں نے اس کام کو ایسے وقت میں کیا ہے جب کہ اس کی ملک و قوم دونوں کو بہت ضرورت تھی۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں عوام و خواص کی شرکت رہی جس میں ہر مذہب و مسلک قوم برادری خاص طور سے پہلی بار ایسا اتفاق ہوا کہ ضلع چمپارن کی سرزمین پر ہندو مسلم ایک ساتھ ایک اسٹیج پر اور ایک شخصیت کے نام پر جمع ہوئے یہ سب مولانا آزاد کے نام کا اثر تھا کیونکہ انہوں نے پوری عمر ہندو مسلم اتحاد کا پیغام دیا وہ ہندو مسلم کو ایک قوم مانتے تھے آج ان کے نام پر ہندو مسلم سب متحد نظر آئے مگر افسوس کہ اس پروگرام کو بھی کچھ میڈیا والوں نے مسلمانوں کا پروگرام ہسلمانوں کی کانفرنس وغیرہ کا نام دے کر اس کی اہمیت اور افادیت کو کم کرنے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر اس قسم کی خبریں چلائی گئی جس کی شہ سرخی کچھ یوں تھیں موتہاری میں پورے ضلع سے علماء کرام جمع ہو رہے ہیں"، "موتی ہاری ضلع اسکول کے میدان میں مسلمانوں کا بہت بڑا پروگرام"، "پورے چمپارن سے مسلمانوں کا آنا شروع ہوگیا اب دیکھئے کیا ہوگا "" سارے مسلمان جمع ہو رہے ہیں" وغیرہ وغیرہ جس میں لفظ "مسلمان" کو نمایاں کیا گیا اور یہ باور کرایا گیا کہ یہ پروگرام صرف مسلمانوں کا ہے یا یہ صرف ایک مذہبی پروگرام ہے۔ اس قسم کی رپورٹنگ پیغام آزاد کے مقاصد کے لیے مفتی رپورٹنگ ہے مولانا آزاد کو صرف مسلمانوں کے ساتھ جوڑنا؛ ان کے ساتھ ناانصافی اور ظلم ہے۔ مولانا آزاد کے خیالات و افکار صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں پورے ملک کے لیے ہیں ان کی قربانیاں صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری ہندوستانی قوم (جن میں ہندو مسلم سکھ عیسائی ہر ذات و برادری کے لوگ شامل ہیں) کے لیے ہیں ۔ساتھ ہی کچھ مفتی رپورٹنگ ایم ایل سی خالد انور کے زیر انتظام اور ان کی سرپرستی کو لے کر بھی ہوئی کہ جس طرح "دین بچاؤ دیش بچاؤ" کانفرنس کی "اگوائی" کرکے انہوں نے اپنا قد بلند کیا اور اس کانفرنس کا استعمال کرکے انہوں نے "اپنا الو سیدھا کیا" تھا اسی طرح "پیغامِ آزاد کانفرنس" خالد انور صاحب کی طرف سے نتیش کمار کی گھٹتی مقبولیت کے بعد اپنے وقار کو بچانے اور مسلمانوں میں اپنے اثر و رسوخ کو قائم کرنے کی ایک سیاسی کوشش ہے۔ جس میں خالد انور اپنی بکھرتی

ایران کے ساتھ جنگ 2029 تک جاری رہ سکتی ہے، سابق امریکی وزیر دفاع مارک ایسپر کا بڑا دعویٰ



واشنگٹن، 23 نومبر (ہ س)۔ سابق امریکی وزیر دفاع مارک ایسپر نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ایران کے ساتھ جاری جنگ 2027 سے آگے بڑھ کر 2028 یا 2029 تک بھی جاری رہ سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جنگ کے مقاصد حاصل کرنے میں طویل وقت لگے گا اور اس کا مستقبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اختیار کردہ حکمت عملی پر منحصر ہوگا۔ مارک ایسپر نے امریکی میڈیا نیٹ ورک 'نیوز نیشن' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کم از کم 2027 تک جاری رہے۔ تاہم اصل سوال یہ ہے کہ آیا یہ تنازع 2028 یا 2029 تک بھی پہنچے گا۔ ان کے مطابق اس کا انحصار جنگ کے دوران اختیار کی جانے والی حکمت عملی اور اس کے نتائج پر ہوگا۔ سابق امریکی وزیر دفاع نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایران کے خلاف اختیار کی گئی معاشی ناکہ بندی کی پالیسی کی حمایت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران پر دباؤ بڑھانے کے لیے ایک منظم اور طویل مدتی بین الاقوامی حکمت عملی کی ضرورت ہے، جس کے تحت ایرانی معیشت کو مسلسل دباؤ میں رکھا جائے، تاکہ تہران مذاکرات کی میز پر آنے کے لیے سنجیدگی سے مجبور ہو۔ ایسپر نے ایران میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ایرانی کرنسی ریال کی قدر میں شدید گراوٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ معاشی دباؤ کی حکمت عملی مؤثر ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ اس کے مطلوبہ نتائج فوری طور پر سامنے نہیں آئیں گے بلکہ اس کے لیے طویل انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔ سابق امریکی وزیر دفاع نے ایران جنگ کے امریکی سیاست پر پڑنے والے اثرات کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق وسط مدتی انتخابات سے قبل ایران کے ساتھ جنگ امریکی ووٹروں کے لیے ایک اہم مسئلہ بن گئی تھی۔ انتخابات میں ڈیموکریٹس نے بڑی کامیابی حاصل کی اور کانگریس کے دونوں ایوانوں پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

انتخابات سے قبل گیلپ کے ایک سروے میں تقریباً 77 فیصد ووٹروں نے ایران جنگ کو اپنے انتخابی فیصلے کے لیے انتہائی اہم یا بہت اہم مسئلہ قرار دیا تھا۔ ریپبلکن پارٹی کی انتخابی شکست کے بعد امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے بھی اس ناکامی کی ایک بڑی وجہ ایران جنگ کو قرار دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جنگ اس قیمت پر لڑنے کے قابل تھی کہ اس کے نتیجے میں اگلے چھ برس کے لیے سینیٹ کا کنٹرول کھونا پڑے، تو اسے کھل کر اس موقف کا دفاع کرنا چاہیے۔ تاہم امریکی صدر کے دورہ چین کے بعد جمعہ کو منعقدہ پریس کانفرنس میں جے ڈی وینس نے اس سوال کا براہ راست جواب دینے سے گریز کیا کہ آیا ایران جنگ انتخابی نقصان اٹھانے کے قابل تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں فیصلہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کرتے ہیں اور وہ دوبارہ بھی یہی فیصلہ کریں گے۔ وینس نے اس بات پر زور دیا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ایک اہم مقصد ہے۔ انہوں نے ایران کو دہشت گردی کی سرپرستی کرنے والا بڑا ملک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی ذمہ داری امریکی صدر کی حمایت کرنا ہے۔ جے ڈی وینس کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے مارک ایسپر نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نائب صدر ایران جنگ کی مکمل حمایت نہیں کرتے، جیسی حمایت صدر ٹرمپ ان سے توقع رکھتے ہیں۔

ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی کا اثر، امریکی جامعات سے غیر ملکی طلبہ کی تعداد میں ریکارڈ کمی



واشنگٹن، 23 نومبر (ہ س)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سخت امیگریشن پالیسیوں کے اثرات اب وہاں کی جامعات میں بھی نمایاں ہونے لگے ہیں۔ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند غیر ملکی طلبہ کی تعداد میں مسلسل کمی دیکھی جا رہی ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق، 2026 کے موسم خزاں میں امریکی کالجوں اور یونیورسٹیوں میں نئے داخلہ لینے والے بین الاقوامی طلبہ کی تعداد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 15 فیصد کمی آئی ہے۔ اس سے پہلے 2025 کے موسم خزاں میں بھی نئے غیر ملکی طلبہ کے داخلوں میں 18 فیصد گراوٹ درج کی گئی تھی۔

انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ایجوکیشن (IIE) کی تازہ رپورٹ کے مطابق، امریکہ کے 809 کالجوں اور یونیورسٹیوں سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار میں مجموعی طور پر بین الاقوامی طلبہ کی تعداد میں بھی 9 فیصد کمی سامنے آئی ہے۔ یہ کمی گزشتہ سال کی 3 فیصد گراوٹ کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنے والے طلبہ کے رجحان میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، غیر ملکی طلبہ کی تعداد میں کمی کی کئی وجوہات ہیں، جن میں ویزا حاصل کرنے کا مشکل عمل، امریکی سفری پابندیاں، امیگریشن قوانین میں تبدیلی اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد امریکہ میں کام کرنے کے مواقع سے متعلق غیر یقینی صورت حال اہم ہیں۔ تقریباً 88 فیصد تعلیمی اداروں نے ویزا درخواستوں کے عمل کو طلبہ کی تعداد میں کمی کی ایک بڑی وجہ بتایا، جبکہ 70 فیصد اداروں نے سفری پابندیوں کو اہم سبب قرار دیا۔ اس کے علاوہ 60 فیصد اداروں کے مطابق طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لیے امریکہ کے بجائے دوسرے ممالک کا رخ کر رہے ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے غیر ملکی طلبہ کے ویزا ریکارڈ کی جانچ، بعض طلبہ کے قانونی اسٹیٹس کی منسوخی اور امیگریشن قوانین میں سختی نے بھی طلبہ اور تعلیمی اداروں کے درمیان تشویش پیدا کی ہے۔ گزشتہ سال ہزاروں غیر ملکی طلبہ کے ویزا ریکارڈ منسوخ کیے جانے کے بعد امریکی جامعات میں بے چینی پھیل گئی تھی۔ غیر ملکی طلبہ کے لیے امریکہ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملازمت حاصل کرنے کا موقع بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں آپشنل پریکٹیکل ٹریننگ (OPT) پروگرام کے مستقبل پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت غیر ملکی طلبہ کو اپنی تعلیم سے متعلق شعبے میں امریکہ میں عارضی طور پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ امریکی محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی نے اس پروگرام کے لیے درخواست دینے والے طلبہ پر 70 ہزار ڈالر تک کی فیس عائد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ کے قیام کو چار سال تک محدود کرنے کے منصوبے پر بھی تنازع پیدا ہوا۔

ڈیموکریٹس کی انتخابی فتح کے بعد ایران مزید جارحانہ ہو گیا ہے: ٹرمپ



واشنگٹن: 23 نومبر (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹس کی کامیابی کے بعد ایران مزید جارحانہ ہو گیا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ٹروتھ سوشل'' پر ایک پوسٹ میں واضح کیا کہ ایرانی قیادت ڈیموکریٹس کو ''کمزور اور امریکہ کو تباہ کرنے والا'' سمجھتی ہے، تاہم انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں پہلے ہی توقع تھی کہ وسط مدتی انتخابات میں ڈیموکریٹس کی فتح اور ریپبلکنز کی شکست کے بعد ایران مزید جارحانہ رویہ اختیار کرے گا، اور ان کے بقول حقیقت میں ایسا ہی ہوا ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایران نے گذشتہ ہفتے کے دوران اب تک کے مقابلے میں سب سے زیادہ ڈرون اور میزائل داغے ہیں، تاہم انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکہ نے تمام ایرانی ڈرونز اور میزائلوں کو مار گرایا اور ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ایک اور تناظر میں امریکی صدر نے ایران پر الزام عائد کیا کہ اس نے اب تک 81 ہزار مظاہرین کو ہلاک کیا ہے۔ معاشی امور کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ تیل کی قیمتوں میں ریکارڈ کمی واقع ہوئی ہے، مزید کہا کہ وسط مدتی انتخابات کے بعد قیمتیں تیزی سے نیچے آئی ہیں۔ اسی تسلسل میں ٹرمپ نے امریکی ٹی وی چینل ''فاکس نیوز'' کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور ایران پرامن تصفیے تک پہنچنے کے لیے اپنے مذاکرات جاری رکھے ہوئے ہیں، تاہم یہ مذاکرات بالواسطہ طور پر ہو رہے ہیں۔ فاکس نیوز کے نامہ نگار ٹرے ینگسٹ نے امریکی صدر کے ساتھ انٹرویو کے بعد بتایا کہ صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ یہ مذاکرات بالواسطہ انداز میں جاری ہیں۔

لیبیا کے بن غازی میں روسی بحری جہاز پر ڈرون حملہ، جہاز سمندر میں ڈوبا، 10 افراد زخمی



طرابلس، 23 نومبر (ہ س)۔ مشرقی لیبیا کے شہر بن غازی کی بندرگاہ پر لنگر انداز روسی بحری جہاز کو مشتبہ سمندری ڈرون حملے میں شدید نقصان پہنچا۔ حملے کے بعد جہاز میں زوردار دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی۔ اس واقعے میں روسی اور لیبیائی شہریوں سمیت 10 افراد زخمی ہو گئے۔ مقامی حکام کے مطابق، روسی بحری جہاز کا نام 'مرکوری' بتایا گیا ہے۔ یہ روسی بحریہ کا ایک جنگی جہاز تھا، جو روس واپسی کے دوران ایندھن اور ضروری سامان لینے کے لیے بن غازی کی بحری بندرگاہ پر رکا ہوا تھا۔ لیبیا کی مشرقی حکومت کے مطابق، ابتدائی تحقیقات میں شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جہاز کو سمندری ڈرون کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ حملے کے دوران کئی ڈرون جہاز کی طرف بھیجے گئے، جن میں سے چار کو تباہ کر دیا گیا، جبکہ دو ڈرون جہاز سے ٹکرا گئے۔ اس کے نتیجے میں زوردار دھماکہ ہوا اور آگ بھڑک اٹھی۔ میڈیکل ذرائع کے مطابق، اس واقعے میں 10 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں روس اور لیبیا کے شہری شامل ہیں۔ تمام زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی گئی ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے حوالے سے مقامی میڈیا نے رپورٹ کی ہے کہ سیٹلائٹ سے حاصل ہونے والی تصاویر میں روسی بحری جہاز کا بیشتر حصہ پانی میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا ہے۔ جہاز کا کچھ حصہ پانی کی سطح سے اوپر نظر آ رہا ہے، جبکہ بندرگاہ کے قریب دھواں اور ملبہ بھی دیکھا گیا ہے۔ اس واقعے کے چند گھنٹوں بعد بن غازی کے ساحل کے قریب مالٹا کے پرچم والے ایک تجارتی مال بردار جہاز کو بھی سمندری ڈرون سے نشانہ بنائے جانے کی اطلاع ملی۔ لیبیا کی بحریہ نے اس جہاز کے عملے کو بحفاظت بچا لیا۔ اطلاعات کے مطابق، لیبیا کی بحری اور فضائی فورسز نے ساحل کے قریب 20 سے زیادہ ڈرون کشتیوں کو بھی روکا یا تباہ کیا۔ اس حملے کے پیچھے یوکرین کا ہاتھ ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے، تاہم یوکرین نے باضابطہ طور پر حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے اور نہ ہی روس کی جانب سے فوری طور پر کوئی سرکاری ردعمل سامنے آیا ہے۔ لیبیا کی مشرقی حکومت نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے ملک کی خودمختاری اور سمندری سلامتی کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

بحرین: ایرانی حملے میں ایک معذور شہری اور ایک پاکستانی زخمی

ریاض: 23 نومبر (ایجنسی) بحرین میں ایک صنعتی تنصیب کو نشانہ بنانے والی ایرانی جارحیت کے بعد بحرینی وزارتِ داخلہ نے انکشاف کیا کہ اس حملے میں ایک معذور شہری اور ایک پاکستانی مقیم شدید زخمی ہو گئے ہیں اور دونوں ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بحرین ڈیفنس فورس کی جنرل کمانڈ نے بتایا کہ فضائی دفاعی نظام نے ہفتے کے روز متعدد بزدلانہ ایرانی فضائی حملوں کو ناکام بنایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ ایران بحرین کو نشانہ بنانے والے اپنے مجرمانہ حملوں کے ذریعے اپنا منظم جارحانہ رویہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ بحران کی جنرل کمانڈ نے کہا کہ ایرانی حملوں کو ناکام بنانے کی کارروائیوں کے نتیجے میں گرنے والے ملبے (چھرّوں) سے معمولی مادی نقصان ہوا اور دو افراد زخمی ہوئے جن میں سے ایک معذور شہری ہے اور دوسرا پاکستانی تارک وطن ہے۔

نیوزی لینڈ کے خلاف ٹیسٹ ڈرا ہونے کے بعد شبھمن گل کا آئی سی سی سے گیند پر لعاب لگانے کی پابندی ہٹانے کا مطالبہ



ویلنگٹن، 23 نومبر (ہ س)۔ بھارتی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان شبھمن گل نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سے گیند کو چمکانے کے لیے لعاب (Saliva) کے استعمال پر عائد پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان ویلنگٹن میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ میچ کو ڈرا ہونے کے بعد گل نے کہا کہ کورونا وبا ختم ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں، اس کے باوجود گیند پر لعاب لگانے کی اجازت نہ ہونا ان کی سمجھ سے باہر ہے۔ میچ کے آخری دن بھارت کو جیت کے لیے نیوزی لینڈ کے آٹھ وکٹ حاصل کرنے تھے، لیکن گلین فلپس اور ڈیرل مچل کی مضبوط شراکت کو توڑنے میں بھارتی گیند باز ناکام رہے۔ دونوں بلے بازوں نے آخری دو سیشن میں 43 اوور تک کریز پر ڈٹے رہ کر بھارت کی جیت کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ میچ کے بعد پریس کانفرنس میں شبھمن گل نے کہا، ''مجھے نہیں معلوم کہ گیند کو چمکانے کے لیے لعاب کے استعمال کی اجازت کیوں نہیں ہے۔ کورونا وبا ختم ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب بھی اس کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی ہے۔'' کورونا وبا کے دوران انفیکشن کے خطرے کو کم کرنے کے لیے آئی سی سی نے 2020 میں گیند پر لعاب کے استعمال پر عارضی پابندی عائد کی تھی۔ بعد میں 2022 میں اس پابندی کو مستقل کر دیا گیا۔ حالانکہ 2025 میں انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں لعاب کے استعمال پر عائد پابندی ہٹا دی گئی تھی، لیکن ٹیسٹ کرکٹ میں یہ پابندی اب بھی برقرار ہے۔

گیند کے ایک جانب چمک برقرار رکھنے اور ریورس سوئنگ حاصل کرنے کے لیے عام طور پر لعاب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر ہموار پچوں پر یہ گیند بازوں کے لیے کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ویلنگٹن ٹیسٹ میں بھی بھارتی ٹیم کو ایسی ہی ہموار پچ کا سامنا کرنا پڑا، جہاں گیند بازوں کو وکٹ حاصل کرنے کے لیے کافی محنت کرنی پڑی۔ ایسے میں شبھمن گل نے گیند پر لعاب کے استعمال کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ہاتھ میں فریکچر کے باعث ول جیکس انگلینڈ واپس لوٹیں گے، ٹام بینٹن کو نائب کپتان کی ذمہ داری



ملبورن، 23 نومبر (ہ س)۔ انگلینڈ کے آل راؤنڈر ول جیکس ہاتھ میں فریکچر ہونے کی وجہ سے آسٹریلیا کے محدود اوورز کے دورے سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ ٹام بینٹن کو ٹیم کا نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پانچویں اور آخری ٹی 20 بین الاقوامی میچ کے لیے انگلینڈ کی ٹیم میں ایک نئے کھلاڑی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

ول جیکس کو ملبورن میں کھیلے گئے پہلے ٹی 20 میچ کے دوران چوٹ لگی تھی۔ اس میچ میں انگلینڈ کو قریبی مقابلے کے بعد شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ انگلینڈ کی اننگز کے 19 ویں اوور میں بین ڈوارشوئس کی گیند پر مشکل کیچ پکڑنے کی کوشش کے دوران جیکس کے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگ گئی۔ ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا، جس کے بعد انہیں میدان چھوڑنا پڑا۔ طبی جانچ میں ان کے ہاتھ میں فریکچر کی تصدیق ہوئی، جس کے بعد انہیں وطن واپس لوٹنا پڑ رہا ہے۔ ان کے ساتھی کھلاڑی گولڈ کوسٹ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ اس چوٹ کی وجہ سے جیکس پہلی بار انگلینڈ کی کپتانی کرنے کا موقع بھی گنوا بیٹھے ہیں۔ جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے پہلے انگلینڈ کو پانچواں اور آخری ٹی 20 میچ کھیلنا ہے۔ اس میچ میں مستقل کپتان ہیری بروک دستیاب نہیں ہوں گے۔ ایسے میں جیکس کو 2 دسمبر کو کینبرا میں ہونے والے میچ میں ٹیم کی قیادت سونپنے کا منصوبہ تھا۔ اب ان کی جگہ ٹام بینٹن یہ ذمہ داری سنبھالیں گے۔ انہیں فل سالٹ اور سیم کرن جیسے تجربہ کار کھلاڑیوں پر ترجیح دیتے ہوئے نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ فل سالٹ 2024 میں آسٹریلیا کے خلاف انگلینڈ کی کپتانی کر چکے ہیں۔

اے آر رحمان نے فلم 'رامائن' کی موسیقی کے لیے تین سال تک کی سخت محنت کی



ممبئی، 23 نومبر (ہ س)۔ نتیش تیواری کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم 'رامائن' اپنی شاندار تیاری اور فن کاروں کے ساتھ ساتھ موسیقی کے حوالے سے بھی موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے۔ فلم کی موسیقی کی ذمہ داری آسکر ایوارڈ یافتہ موسیقار اے آر رحمان اور ہانس زیمر کو سونپی گئی ہے۔

اے آر رحمان نے حال ہی میں ایک گفتگو کے دوران انکشاف کیا کہ فلم 'رامائن' کی موسیقی پر پوری توجہ مرکوز کرنے کے لیے انہوں نے تقریباً 10 سے 12 فلموں میں موسیقی دینے کی پیش کش ٹھکرا دی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اس پروجیکٹ کو اپنا پورا وقت اور تخلیقی صلاحیتیں دینا چاہتے تھے۔

رحمان نے بتایا کہ وہ گزشتہ تین سال سے فلم کی موسیقی تھیم اور دیگر دھنوں پر کام کر رہے ہیں۔ اس دوران کئی دھنوں کے 12 سے 13 مختلف ورژن تیار کیے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ 'راون تانڈو' کی دھن پر بھی کئی مرتبہ کام کیا گیا اور آخر کار ایسا ورژن تیار ہوا جسے سبھی نے پسند کیا۔

رحمان کے مطابق یہ پورا عمل ان کے لیے ایک نہایت خوب صورت تجربہ رہا۔ انہوں نے کہا کہ کئی بڑے فلم سازوں کے ساتھ کام کرنے کی پیش کش ٹھکرانے کے باوجود انہیں اپنے اس فیصلے پر فخر ہے۔ وہ کسی بھی پروجیکٹ کو اسی وقت قبول کرتے ہیں جب وہ ان کی تخلیقی سوچ اور فن سے ہم آہنگ ہو۔ فلم 'رامائن: حصہ اول' کے میوزک البم میں 'جے جے رام'، 'راون تانڈو' اور 'سیتا از اسپائریشن' جیسے گانے شامل ہیں۔ 'جے جے رام' کو اریجیت سنگھ اور شریا گھوشال نے اپنی آواز دی ہے، جبکہ 'راون تانڈو' وشال ددلانی نے گایا ہے۔ 'سیتا از اسپائریشن' میں اے آر امین، ویشالی سامنت، رکشیتا سریش اور انترا نندی کی آوازیں سنائی دیں گی۔ ان گیتوں کے بول شاعر کمار وشواس نے لکھے ہیں۔ البم میں 'جے جے رام' کا آرکسٹرل ورژن اور 'رام تھیم' بھی شامل ہے، جسے اے آر رحمان اور ہانس زیمر نے مل کر تیار کیا ہے۔

ویلنگٹن ٹیسٹ ڈرا، مچل اور فلپس کی مزاحمتی بلے بازی نے بھارت کو جیت سے محروم کر دیا



ویلنگٹن، 23 نومبر (ہ س)۔ نیوزی لینڈ نے پہلے ٹیسٹ کے آخری دن پیر کو شاندار صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کو جیت سے محروم کر دیا۔ میزبان ٹیم نے دوسری اننگز میں 120 اوورز تک بلے بازی کرتے ہوئے میچ ڈرا کرا لیا۔ آخری دن صبح کے سیشن میں دو وکٹیں گنوانے کے باوجود نیوزی لینڈ کے بلے بازوں نے پورے دن بھارتی گیند بازوں کو کامیابی سے دور رکھا۔

ڈیرل مچل (186 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 49 رن) اور گلین فلپس (126 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 26 رن) نے چھٹی وکٹ کے لیے 63 رن کی ناقابل شکست شراکت قائم کی۔ دونوں نے نیوزی لینڈ کا اسکور پانچ وکٹ پر 239 رن تک پہنچا دیا اور بھارتی ٹیم کی جیت کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

ویلنگٹن میں صبح موسم ابر آلود اور تیز ہواؤں والا تھا۔ پہلے سیشن میں 26 اوورز کے کھیل میں صرف 38 رن بن سکے۔ رن بنانے کی رفتار محض 1.46 رن فی اوور رہی۔ اس دوران بھارت نے دو وکٹیں حاصل کیں اور ڈیون کونوے اور راچن روندرا کے درمیان دوسرے وکٹ کے لیے 72 رن کی مزاحمتی شراکت توڑ دی۔ دونوں بلے باز 200 سے زیادہ گیندوں تک دفاعی انداز میں بھارتی گیند بازوں کا سامنا کرتے رہے اور موقع ملنے پر چوکے بھی لگائے۔

پہلے سیشن کے تقریباً ایک گھنٹے بعد واشنگٹن سندر نے ہوا کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند کو ٹرن اور ڈرفٹ کرایا اور کونوے کو آؤٹ کر دیا۔ کونوے (165 گیندوں پر 65 رن) کے بلے کا اندرونی کنارہ لگا، جس کے بعد گیند ان کے پیڈ سے ٹکرا کر اچھلی اور وکٹ کیپر رشبھ پنت کے دستانوں میں چلی گئی۔ اس دوران جسپریت بمراہ کو پیچ پر دوڑنے کے معاملے میں امپائر کی جانب سے باضابطہ وارننگ بھی دی گئی۔ شبھمن گل نے دوسرے گھنٹے میں گیند بازی میں تبدیلی کرتے ہوئے پرسدھ کرشنا کو حملے پر لگایا۔ طویل قامت تیز گیند باز نے راچن روندرا کو اپنا شکار بنایا۔ روندرا ڈرائیو کھیلنے کی کوشش میں گیند کو صحیح طور پر قابو نہیں کر سکے اور ان کے بلے کا کنارہ لے کر گیند گلی میں چلی گئی، جہاں کے ایل راہل نے شاندار کیچ پکڑا۔ روندرا 129 گیندوں پر 37 رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد ٹام بلنڈل اور ڈیرل مچل نے مورچہ سنبھالا اور مزید کوئی وکٹ گنوائے بغیر پہلا سیشن ختم کیا۔ دوسرے سیشن کے آغاز میں بھارت کے پاس مچل کو رن آؤٹ کرنے کا موقع تھا، لیکن آکاش دیپ مڈ آن پر گیند صحیح طریقے سے نہیں پکڑ سکے اور مچل کو زندگی مل گئی۔ اس کوشش پر کپتان شبھمن گل ناراض دکھائی دیے۔ تاہم، دو اوور بعد انشول کمبوج نے بلنڈل کو وکٹ کے پیچھے کیچ آؤٹ کرا دیا۔

بھارت نے ڈی آر ایس کا سہارا لیا اور فیصلہ اس کے حق میں رہا۔ اس طرح نیوزی لینڈ کا اسکور پانچ وکٹ پر 176 رن ہو گیا۔ بھارت نے 83 ویں اوور کے آغاز میں دوسری نئی گیند لی۔ بمراہ نے ایک جانب سے اور آکاش دیپ نے دوسری جانب سے گیند بازی شروع کی۔ ڈرنکس بریک سے پہلے مچل اور فلپس نے ایک ایک چوکا لگایا۔ فلپس نے آکاش دیپ کی گیند کو کور کے اوپر سے کھیل کر چوکا لگایا اور نیوزی لینڈ کو 200 رن کے پار پہنچا دیا۔ اس کے بعد پرسدھ کرشنا نے بمراہ کی جگہ گیند سنبھالی اور مچل کو پریشان کرنے کی کوشش کی، لیکن بھارت کو ایک آسان کیچ کا موقع اس وقت گنوانا پڑا جب فارورڈ شارٹ لیگ پر کوئی فیلڈر موجود نہیں تھا۔ واشنگٹن کی گیند فلپس کے پیڈ سے ٹکرائی تو بھارت نے ڈی آر ایس لیا، لیکن امپائرز کال کی وجہ سے فلپس ناٹ آؤٹ رہے۔ مچل اور فلپس نے چائے کے وقفے تک بلے بازی جاری رکھی اور بھارت کو مزید کوئی کامیابی حاصل نہیں کرنے دی۔ دوسرے سیشن میں 25 اوورز کے دوران 49 رن بنے اور ایک وکٹ گری۔ اس دوران رن بنانے کی رفتار 1.96 رن فی اوور رہی۔

کاویری آبی تنازعہ: تملناڈو کے لنک پروجیکٹ کیخلاف سپریم کورٹ سے رجوع

کرناٹک کی عبوری حکم امتناعی کی درخواست



نئی دہلی، بنگلور (ایجنسی) دریائے کاویری کے پانی کی تقسیم سے متعلق کرناٹک اور تملناڈو کے درمیان جاری تنازعہ ایک بار پھر سپریم کورٹ پہنچ گیا ہے۔ کرناٹک حکومت نے تملناڈو کے مجوزہ کاویری-وائیگائی- گنڈر (CVG) لنک پروجیکٹ کیخلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کرتے ہوئے اس منصوبے پر کام روکنے کیلئے عبوری حکم امتناعی جاری کرنے کی اپیل کی ہے۔ کرناٹک حکومت نے اپنے مقدمے میں اس پروجیکٹ کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔ ریاست کا موقف ہے کہ کاویری ندی کے پانی سے متعلق یکطرفہ طور پر کوئی منصوبہ شروع کرنا بین الریاستی آبی حقوق اور طے شدہ ضابطوں کیخلاف ہے۔ ریاستی حکومت نے اس معاملے میں تملناڈو اور مرکزی حکومت کیخلاف عارضی حکم امتناعی کی درخواست بھی پیش کی ہے۔ کرناٹک کا کہنا ہے کہ اس طرح کے منصوبے سے کاویری ندی کے پانی کی تقسیم اور ریاست کے آبی حقوق پر اثر پڑ سکتا ہے۔ دستیاب تفصیلات کے مطابق، تملناڈو حکومت نے اس منصوبے کیلئے 5 جنوری کو مرکزی حکومت سے اصولی منظوری طلب کی تھی۔ کرناٹک نے اسی اقدام کی قانونی حیثیت پر اعتراض کرتے ہوئے عدالت سے مداخلت کی اپیل کی ہے۔ اس مقدمے کے ذریعے کرناٹک حکومت نے واضح کیا ہے کہ کاویری ندی کے پانی سے متعلق کسی بھی نئے منصوبے پر پیش رفت سے قبل متعلقہ ریاستوں کے حقوق اور بین الریاستی آبی معاہدوں کو ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ کاویری ندی کے پانی کی تقسیم کا معاملہ کئی دہائیوں سے کرناٹک اور تملناڈو کے درمیان تنازعہ کا سبب بنا ہوا ہے۔ دونوں ریاستیں اپنے اپنے آبی حقوق کے تحفظ کیلئے قانونی اور انتظامی سطح پر جدوجہد کررہی ہیں۔

کرناٹک میں ماحول دوست سیاحت کو فروغ دیا جائیگا: کے جے جارج



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک میں جنگلاتی ماحول اور جنگلی حیات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے ماحول دوست سیاحت کو فروغ دیا جائیگا۔ وزیر سیاحت کے جے جارج نے پیر کو متعلقہ افسران کو اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے متعودی نیچر کیمپ سمیت مناسب جنگلاتی علاقوں کی نشاندہی کرکے ضروری منظوری کے بعد سفاری، ٹریکنگ اور دیگر سیاحتی سرگرمیاں شروع کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کو کہا۔ اس کے علاوہ کینی، بندی پور اور کیمنو گنڈی کے جنگل لاجس اینڈ ریزورٹس میں رہائش، صفائی اور دیگر سہولتیں بہتر بنانے کی ہدایت دی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ سیاحت کو فروغ دینے کے دوران قدرتی جنگلاتی نظام اور جنگلی حیات کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا۔ اس شعبے میں مقامی دیہاتیوں اور نوجوانوں کو بھی شامل کرکے نیچر گائیڈ، مہمان نوازی اور دیگر خدمات کے ذریعے روزگار کے مواقع فراہم کیے جائینگے۔ محکمہ جنگلات، کرناٹک ایکوٹورزم ڈیولپمنٹ بورڈ اور جنگل لاجس اینڈ ریزورٹس باہمی تعاون سے پائیدار سیاحتی منصوبوں پر عمل کرینگے۔

یوم دستور کے موقع پر آل انڈیا ملی کونسل کی جانب سے کاروان برائے اتحاد وہم آہنگی کا انعقاد ہوگا



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) آل انڈیا ملی کونسل کی جانب سے یوم دستور کے موقع پر جمعرات 26 نومبر 2026 کو کاروان برائے اتحاد وہم آہنگی کا اہتمام کیا جائیگا۔ اس پروگرام کا مقصد دستور ہند، شہریوں کے حقوق و فرائض اور ملک کی جمہوری و سیکولر اقدار کے تحفظ کی ضرورت کے تعلق سے عوام میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ یہ کاروان اتحاد وہم آہنگی، بنگلور کے مختلف عبادتخانوں کا دورہ کریگا اور یہ آئینی شعور بیدار کرنے، شہری حقوق کے تحفظ اور بین المذاہب اتحاد کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم پہل ہے۔ اس پروگرام کا آغاز آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک کے صدر مفتی احمد مثنیل رشادی کی صدارت میں دارالعلوم سبیل الرشاد میں ایک خصوصی اجتماع سے ہوگا جس میں دستور ہند کے ماہرین اس کے نفاذ، اہمیت اور بنیادی اصولوں پر اظہار خیال کرینگے۔ اس کارروائی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے سلیمان خان، قومی معاون جنرل سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل نے کہا کہ 26 نومبر کو یوم دستور اس لیے منایا جاتا ہے کہ اسی دن 1949 میں دستور ہند کو منظور کیا گیا تھا۔ یہ دن ہمیں شہریوں کی حیثیت سے اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کی یاد دہانی کا ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، دستور ہمارے ملک کی بنیاد ہے اور یہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب کا محافظ بھی ہے۔ دستور کا دیباچہ واضح طور پر آزادی، عدل، مساوات اور اخوت کے اصولوں کی ضمانت دیتا ہے اور ہر شہری کو یکساں حقوق فراہم کرتا ہے۔ یہ وہ بنیادی اقدار ہیں جو کسی بھی مہذب معاشرے کیلئے ناگزیر ہیں۔ سلیمان خان نے خبردار کیا کہ دستور کو کمزور کرنے کے اثرات براہِ راست شہریوں کے حقوق اور ملک کی ترقی میں ان کی شرکت پر مرتب ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ دستوری دفعات کو کمزور کرنے کی کوششوں سے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات کے پیش نظر عوام میں آئینی شعور بیدار کرنا اور دستور کے تحفظ کیلئے اجتماعی کوششیں کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہوگیا ہے۔ محمد فیاض شریف، جنرل سکریٹری ملی کونسل کرناٹک نے کہا کہ دستور کے بنیادی ڈھانچے کو کمزور کرنے اور سماج میں انتشار پیدا کرنیوالی طاقتوں کی کوششوں کے خدشات کے پیش نظر یوم دستور کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے کہا، چاہے ہندو ہوں، مسلمان، سکھ ہوں یا عیسائی، تمام مذہبی برادریوں کو دستور کے تحفظ کیلئے متحد ہوکر کھڑا ہونا چاہیے۔ دستور ہر شہری کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے بدلے دستور کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ جب شہریوں کے حقوق خطرے میں ہوں تو ہم خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتے فیاض شریف نے بتایا کہ دارالعلوم سبیل الرشاد میں اجلاس کے بعد آل انڈیا ملی کونسل کے صدر کی جانب سے اس کاروان کو روانہ کیے جانے کی توقع ہے۔ کاروان میں دستورِ ہند کی نقول، قومی پرچم اور کرناٹک کا پرچم شامل ہونگے اور یہ کاروان اتحاد وہم آہنگی کا پیغام لیکر مختلف عبادت گاہوں تک پہنچے گا۔ یہ کاروان برائے اتحاد وہم آہنگی بنگلور کے مختلف علاقوں سے گزرتے ہوئے ایک مندر، گردوارہ، چرچ اور جین مندر کا دورہ کریگا۔ منتظمین کا منصوبہ ہے کہ ان تمام مذہبی اداروں کے سربراہان کو دستور ہند کی نقول پیش کی جائیں، تاکہ اتحاد، باہمی احترام اور مذہبی ہم آہنگی کا پیغام عام کیا جاسکے۔ اس پہل کا ایک اہم مقصد مختلف مذاہب کے رہنماؤں سے ملاقات کرنا اور تمام مذہبی وسماجی برادریوں کے افراد کو دستوری اقدار کے تحفظ کیلئے متحد ہونے کی ترغیب دینا بھی ہے۔ منتظمین نے کہا کہ یہ کاروان اس پیغام کو عام کریگا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے تنوع اور مساوات، اخوت اور تمام شہریوں کو حاصل دستوری حقوق کے تحفظ کے مشترکہ عزم میں مضمر ہے۔

جی ایچ ناگراج نے کے پی سی سی کے نئے خزانچی کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا



چکبالاپور (صلاح الدین) بنگلور کے کے پی سی دفتر میں پیر کے روز منعقدہ تقریب میں چکبالاپور کے سینئر کانگریس رہنما جی ایچ ناگراج نے کے پی سی سی کے نئے خزانچی کی حیثیت سے عہدے کا جائزہ لیا۔ یہ تقریب کے پی سی سی صدر بی کے ہری پرساد کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کے پی سی سی صدر بی کے ہری پرساد نے کہا کہ جی ایچ ناگراج گزشتہ چار دہائیوں سے زائد عرصے سے سابق رکن پارلیمنٹ آر ایل جالپا کے ساتھ مل کر پارٹی کی تنظیم کیلئے مسلسل محنت کرتے رہے ہیں۔ عہدے کا جائزہ لینے کے بعد خطاب کرتے ہوئے جی ایچ ناگراج نے کہا کہ 2028 کے اسمبلی انتخابات میں ریاست میں دوبارہ کانگریس حکومت قائم کرنے کیلئے تمام رہنماں اور کارکنوں کے ساتھ مل کر متحدہ طور پر جدوجہد کی جائیگی۔ جی ایچ ناگراج نے انہیں یہ اہم ذمہ داری سونپنے میں تعاون کرنیوالے کے پی سی سی صدر بی کے ہری پرساد، وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار، اے آئی سی سی صدر ملیکارجن کھرگے، سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا اور اے آئی سی سی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سمیت پارٹی کے تمام سینئر رہنماؤں سے اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سینئر رہنماؤں کی رہنمائی میں پارٹی کی تنظیم اور اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دینگے۔ تقریب میں وزیر ضمیر احمد خان، نصیر احمد، ضلع کانگریس صدر کے این کیشوا ریڈی، سابق صدر نندی انجناپا، سابق وزیر شیوشنکر ریڈی، کے این راجنا سمیت کئی رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے نئے خزانچی کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر کانگریس کے نوجوان رہنما اور بے ایچ این فاؤنڈیشن کے صدر این ونئے شام، کے پی سی سی اقلیتی شعبہ کے نائب صدر بی ایس رفیع اللہ، ضلع کانگریس نائب صدر پٹنہلی کرشنا، ضلع یوتھ کانگریس صدر کویر اچوشنکر، اڈگل شری دھر، ایڈوکیٹ نارائن سوامی، کوڈیس وتنکٹیش، بلدیہ کے سابق ارکان امبریش، نرسمہا مورتی، مدثر داد، ایچ ایس گارڈن ڈانس سری نواس، ماٹلا پناہلی سمیع اللہ سمیت کئی کانگریسی رہنما موجود تھے اور انہوں نے جی ایچ ناگراج کو مبارکباد پیش کی۔

مناسب حل فراہم کرنے کیلئے ضروری اقدامات کریں: رحیم خان



بیدر (سید یداللہ حسینی) رکن اسمبلی رحیم خان کی قیادت میں بیدر تعلقہ کے ریٹلی گاؤں میں 'جن سیوا' پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کے دوران رحیم خان نے دیہاتیوں سے براہِ راست بات چیت کی اور ان کے مسائل، مشکلات اور مختلف مطالبات سنے۔ عوام کی جانب سے اٹھائے گئے خدشات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مناسب حل فراہم کرنے کیلئے ضروری اقدامات کریں۔ اس پروگرام میں مختلف سرکاری محکموں کے 40 سے زائد عہدیداروں نے شرکت کی۔ یہ پروگرام عوام کیلئے ایک مؤثر پلیٹ فارم ثابت ہوا، جہاں وہ اپنے مسائل براہِ راست متعلقہ محکموں کے حکام کے سامنے پیش کر سکتے تھے دیہاتیوں نے رکن اسمبلی کی توجہ کئی اہم امور کی جانب مبذول کرائی جن میں پینے کے پانی، سڑکوں، نکاسی آب، بنیادی ڈھانچے اور سرکاری اسکیموں کے نفاذ سے متعلق مسائل شامل تھے۔ عوامی شکایات پر توجہ دیتے ہوئے رکن اسمبلی نے ہر مسئلے کو سنجیدگی سے لیا اور عہدیداروں کو ہدایت کی کہ وہ ان مسائل کے فوری حل کیلئے مخلصانہ کوششیں کریں۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد عوام کو سرکاری دفاتر کے بار بار چکر لگانے کی زحمت سے بچانا، سرکاری خدمات اور سہولیات کو براہِ راست لوگوں تک پہنچانا، اور منتخب عوامی نمائندوں، سرکاری عہدیداروں اور عوام کے درمیان براہِ راست رابطہ قائم کرنا ہے۔

حادثات کی روک تھام کیلئے اے آئی کیمرے اور اسمارٹ انفورسمنٹ نظام نافذ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) ریاست کرناٹک میں سڑک حادثات اور ان کے نتیجے میں ہونے والی اموات پر قابو پانے کیلئے اے آئی پر مبنی جدید ٹیکنالوجی، اسمارٹ کیمروں اور سائنسی بنیادوں پر حادثاتی مقامات کی اصلاح کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حادثات کے متاثرین کو فوری طبی امداد فراہم کرنے اور ہنگامی طبی سہولیات کو مزید مستحکم بنانے پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ یہ بات ریاستی حکومت کی چیف سکریٹری ڈاکٹر شالنی رجنیش نے کہی۔ انہوں نے اپنی صدارت میں منعقدہ 24 ویں کرناٹک اسٹیٹ روڈ سیفٹی اتھارٹی کے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ سڑکوں کی حفاظت صرف کسی ایک محکمے کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ ایک اہم عوامی فریضہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے پولیس، محکمہ ٹرانسپورٹ، صحت، تعمیرات عامہ، شہری ترقیات اور بلدیاتی اداروں کو باہمی تعاون کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ ڈاکٹر شالنی رجنیش نے بتایا کہ ریاست میں گاڑیوں کی تعداد میں مسلسل اضافے کے باوجود 2018 سے 2026 کے درمیان فی 10 ہزار گاڑیوں کے حساب سے حادثات کی شرح میں 27 فیصد کی آئی ہے، جو 17.28 سے گھٹ کر 12.56 رہ گئی ہے۔ اسی طرح اموات کی شرح میں بھی 21 فیصد کمی درج کی گئی ہے جو 4.55 سے کم ہوکر 3.59 ہوگئی ہے۔





وی این سینئر سٹی زن اسوسی ایشن، سبھاش نگر، نلمنگل کی جانب سے 71 واں کنڑا راجیوتسوا منایا گیا۔ ماہر امراض جلد ڈاکٹر سی وتنکیش نے کنڑا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر اسوسی ایشن کے صدر شی رنگناتھ، کارپوریٹر شری راؤ، سبنا و دیگر حاضر رہے۔.....(تصویر: انصر)

25 نومبر کو تعلقہ سطح کا پرتیبھا کارنجی اور کلا اتسو

رام نگرم (غضنفر بیگ) شہری انتظامیہ اور ضلع انچارج وزیر ایچ سی بال کرشن کی صدارت میں 24 نومبر بروز منگل صبح 10 بجے ضلع پنچایت کے کانفرنس ہال میں سال 27-2026 کے کے ڈی پی کی پیش رفت کا جائزہ اجلاس منعقد ہوگا اس اجلاس میں 20 نکاتی پروگرام سمیت مختلف ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا جائیگا۔ یہ اطلاع ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر نے دی ہے۔ مرکزی حکومت کی امداد سے چلنے والی اسکیموں کے ضلع سطح کے ترقیاتی، تال میل اور نگرانی کمیٹی کا اجلاس 25 نومبر بروز بدھ صبح 11 بجے ضلع پنچایت کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوگا۔ بنگلور دیہی لوک سبھا حلقے کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سی این منجوناتھ اجلاس کی صدارت کرینگے۔ یہ اطلاع ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر اور دیشا کمیٹی کے رکن سکریٹری نے دی ہے۔ سال 27-2026 کے عالمی یوم معذورین کی تقریب کے سلسلے میں بنگلور ساؤتھ ضلع کے معذور افراد کیلئے 26 نومبر بروز جمعرات صبح 10 بجے ضلع اسپورٹس اسٹیڈیم میں کھیلوں اور ثقافتی مقابلوں کا انعقاد کیا جائیگا۔ ضلع کے معذور افراد سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان مقابلوں میں حصہ لیں۔ یہ اطلاع ضلع معذورین بہبود افسر نے دی ہے۔ ضلع پنچایت، رام نگرم تعلقہ پنچایت اور محکمہ اسکولی تعلیم کے اشتراک سے 25 نومبر بروز بدھ صبح 10 بجے میں بلاک ایجوکیشن آفیسر کے دفتر کے پیچھے واقع سرکاری گرلز پی یو کالج میں تعلقہ سطح کے پرتیبھا کارنجی اور کلا اتسو 27-2026 کا انعقاد کیا جائے گا۔

اوقاف سے متعلق امور میں شفافیت کو یقینی بنانے مجاہد بابا کا مطالبہ



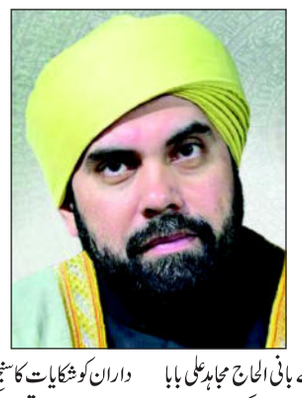



بنگلورو: (پریس ریلیز) صدائے اتحاد کے بانی الحاج مجاہد علی بابا نے آج شہر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی وزیر برائے اقلیتی امور واوقاف سے مطالبہ کیا کہ اضلاع میں تشکیل دی جانے والی مختلف کمیٹیوں میں نئے اور اہل افراد کو نمائندگی کا موقع فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹیوں کی تشکیل میں شفافیت، اہلیت اور عوامی اعتماد کو بنیادی اہمیت دی جانی چاہیے۔ مجاہد علی بابا نے کہا کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں مساجد، خانقاہوں، عیدگاہوں اور قبرستانوں سمیت مسلم برادری سے متعلق متعدد اہم امور ہیں، جن کے بارے میں مقامی سطح پر معلومات رکھنے والے افراد کو کمیٹیوں میں شامل کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق یہ ایک اچھا موقع ہے کہ مسلم سماج کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ذمہ دار اور فعال افراد کو آگے آنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے بعض موجودہ کمیٹیوں کے ارکان کے تعلق سے بھی اعتراضات اٹھائے اور کہا کہ جن افراد کے خلاف پہلے شکایات اور اعتراضات سامنے آچکے ہیں، انہیں مسلسل ذمہ داریوں پر برقرار رکھنے کے بجائے نئے لوگوں کو موقع دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے سوال کیا کہ وزارت اور متعلقہ محکموں میں تبدیلیوں کے باوجود بعض کمیٹیوں کی تشکیل اور ان کے ارکان کے معاملے میں تبدیلی کیوں نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ ذمہ داران کو شکایات کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے اور کمیٹی کے کام کاج میں شفافیت برقرار رکھنی چاہیے۔ انہوں نے بعض معاملات میں عدالتی احکامات اور قانونی حدود کا بھی حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ادارے یا کیمپس کے معاملے میں قانون اور عدالت کے احکامات کی پابندی ضروری ہے۔ ان کے مطابق اگر کسی معاملے میں خلاف ورزی ہوتی ہے تو متعلقہ حکام کو مناسب کارروائی کرنی چاہیے۔ مجاہد علی بابا نے وزیر اوقاف پوٹی قادر اور متعلقہ عوامی نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے میں محض رسمی کارروائی تک محدود نہ رہیں بلکہ شکایات کی جانچ کرکے مناسب فیصلے کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم برادری کے اداروں اور املاک کے تحفظ کے لیے ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمیٹیوں میں ایسے افراد کو شامل کیا جانا چاہیے جو عوامی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو دیانت داری کے ساتھ انجام دے سکیں۔ ان کے مطابق نئے اور اہل افراد کو موقع دینے سے اداروں کے کام کاج میں بہتری اور عوام کا اعتماد بحال کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مجاہد علی بابا نے مطالبہ کیا کہ اقلیتی اداروں سے متعلق شکایات کا ازالہ کیا جائے، کمیٹیوں کی تشکیل پر نظر ثانی کی جائے اور عوامی مفاد کو ترجیح دیتے ہوئے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

آشا کارکنوں کے احتجاج کے ساتھ حکومت کی بے توجہی افسوسناک: ششی دھر آرادھیا



بنگلور (پریس ریلیز) آشا کارکنوں کے جائز مطالبات کی منظوری کیلئے بنگلور میں جاری دن رات کے دھرنے اور ستیہ گرہ کے تیئں ریاستی حکومت کے غفلت آمیز رویے کی مذمت کرتے ہوئے عام آدمی پارٹی کی جانب سے گورنر کو ایک یادداشت پیش کی گئی۔ عام آدمی پارٹی کے کاگزار صدر سیتا رام گنڈپا کی قیادت میں پیش کی گئی یادداشت میں گورنر سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آشا کارکنوں کے مسائل پر فوری توجہ دیں اور ان کے جائز مطالبات کو پورا کرنے کیلئے ریاستی حکومت کو مناسب ہدایات جاری کریں۔ یادداشت پیش کرنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے عام آدمی پارٹی کے بنگلور ٹی صدر ششی دھر آرادھیا نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے دیہی اور شہری علاقوں میں دن رات لوگوں کی صحت کی دیکھ بھال کیلئے کام کرنیوالی آشا کارکنوں کو آج اپنے حقوق کیلئے سڑکوں پر اترنے پر مجبور ہونا پڑا ہے، جو کانگریس حکومت کی انتظامی ناکامی کا ثبوت ہے۔ یہ خواتین محنت کشوں کی محنت کی توہین ہے۔ انہوں نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہزاروں خواتین کارکنان سردی اور بارش کی پروا کیے بغیر دن رات احتجاج کر رہی ہیں اکیلی مائیں اپنے چھوٹے بچوں کو بھی احتجاجی مقام پر لا کر جدوجہد کر رہی ہیں، جو کہ نہایت دردناک بات ہے۔ احتجاجی مقام پر پینے کے پانی، بیت الخلاء، آرام اور طبی سہولیات جیسی بنیادی سہولیات فراہم نہ کرنا حکومت کی بے حسی کو ظاہر کرتا ہے۔ آرادھیا نے کہا کہ کیا حکومت کو ان خواتین کی صحت اور زندگی کی کوئی فکر نہیں ہے جو لوگوں کی صحت کے تحفظ کیلئے کام کرتی ہیں؟ احتجاج کے دوران بیمار پڑنے اور ہسپتال میں داخل ہونے کی نوبت آنے کے باوجود حکومت کی خاموشی قابل مذمت ہے۔ یہ صرف مزدوروں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ خواتین کی عزت، روزگار اور انسانی حقوق سے متعلق ایک سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گورنر اس معاملے میں فوری مداخلت کریں اور حکومت کو ہدایت دیں کہ وہ آشا کارکنوں کے تمام جائز مطالبات پر تحریری ضمانت دے۔ حل کیلئے ایک مخصوص وقت کی حد مقرر کی جائے اور تب تک مظاہرین کو ضروری بنیادی سہولیات اور طبی امداد فراہم کرنے کی حکومت کو ہدایت دی جائے۔ ششی دھر آرادھیا نے خبردار کیا کہ عام آدمی پارٹی آشا کارکنوں کی اس جائز جدوجہد کی مکمل حمایت کرتی ہے اور اگر حکومت نے فوری ردعمل نہ دیا تو اس احتجاج کو مزید شدید کیا جائیگا۔